

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
	باب البدعات والرسوم	
	(بدعات اور رسومات کا بیان)	
۲۳	بدعت کی تعریف	۱
۲۵	فرض، سنت، بدعت وغیرہ کی تعریف	۲
۲۷	سنت و بدعت کی تعریف و تقسیم	۳
۳۱	بدعت کی تقسیم	۴
۳۲	ایضاً	۵
۳۳	بدعت کی اقسام	۶
۳۶	ایضاً	۷
۳۹	کیا غیر بدعت چیز بھی خیر میں ہے؟	۸
۳۷	جمع قرآن اور تراویح کی کیا بدعت ہیں؟	۹

۳۱	واقعہ سرحدوں کے قتل پر شیعہ	۳۱
۳۲	حقوقِ مین پر غور	۳۲
۳۳	ایمان سے شیعہ میں فرق	۳۳
۳۴	آخر آدمی جان بوجھ کر کے اصول فقہ	۳۴
۳۵	آخر آدمی پر مباحی	۳۵
۳۶	آخر آدمی کے ان اصولوں کا رد	۳۶
۳۷	آخر آدمی میں پادشاہ	۳۷
۳۸	آخر آدمی پر فہم و شہد میں حاکم الحاکم	۳۸
۳۹	آخر آدمی پر فہم و شہد میں حاکم الحاکم	۳۹
۴۰	آخر آدمی کے لئے ایک لفظ طیب	۴۰
۴۱	آخر آدمی کے لئے ایک لفظ طیب	۴۱
۴۲	ایضالِ ثواب وغیرہ کے آخر آدمی پر شیعہ	۴۲
۴۳	ایضالِ ثواب کے لئے غور	۴۳
۴۴	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۴۴
۴۵	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۴۵
۴۶	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۴۶
۴۷	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۴۷
۴۸	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۴۸
۴۹	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۴۹
۵۰	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۰
۵۱	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۱
۵۲	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۲
۵۳	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۳
۵۴	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۴
۵۵	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۵
۵۶	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۶
۵۷	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۷
۵۸	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۸
۵۹	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۵۹
۶۰	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۰
۶۱	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۱
۶۲	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۲
۶۳	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۳
۶۴	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۴
۶۵	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۵
۶۶	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۶
۶۷	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۷
۶۸	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۸
۶۹	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۶۹
۷۰	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۰
۷۱	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۱
۷۲	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۲
۷۳	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۳
۷۴	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۴
۷۵	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۵
۷۶	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۶
۷۷	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۷
۷۸	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۸
۷۹	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۷۹
۸۰	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۰
۸۱	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۱
۸۲	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۲
۸۳	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۳
۸۴	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۴
۸۵	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۵
۸۶	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۶
۸۷	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۷
۸۸	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۸
۸۹	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۸۹
۹۰	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۰
۹۱	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۱
۹۲	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۲
۹۳	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۳
۹۴	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۴
۹۵	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۵
۹۶	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۶
۹۷	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۷
۹۸	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۸
۹۹	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۹۹
۱۰۰	ایضالِ ثواب کے لئے غور کی تعمیری	۱۰۰

۵۳	ایصالِ ثواب کے لئے تین تہیں	۱۱۷
۵۵	ایصالِ ثواب کے کھانے کا حق کون ہے؟	۱۱۷
	(مرتبہ صداقہ و سلام کا بیان)	
۵۶	روحانی الہامیک یا رسول اللہ کا ثبوت	۱۱۷
۵۷	الان کے بعد پانچ نماز تہمت	۱۱۷
۵۸	الان سے پہلے اور شریف پر حنا	۱۱۷
۵۹	ایضا	۱۱۷
۶۰	ختم تراویح کے بعد مسنونہ و سلام یا آدم علی افتاد پر حنا	۱۱۷
۶۱	تراویح کے بعد مخصوص انیمہ پر مخصوص اردو پر حنا	۱۱۷
۶۲	بعد نماز جمعہ صبح صلوٰۃ و سلام	۱۱۷
۶۳	تجرک مسکت سے قس صلوٰۃ و سلام	۱۱۷
۶۴	کئی نماز کے بعد صلوٰۃ و سلام یا کس پر حنا	۱۱۷
۶۵	مسنونہ و سلام پڑھنے کا طریقہ	۱۱۷
۶۶	بعد نماز فجر و عصر اور شریف حج پر حنا	۱۱۷
۶۷	روزِ شریف احکام کی زبردستی پر حنا	۱۱۷
۶۸	وعدہ میں باندھنا کھانے سے بچنے کا اور شریف پر حنا	۱۱۷
۶۹	بکھس و حکام میں روزِ شریف حج پر حنا	۱۱۷
۷۰	جہاں فی روزِ شریف حج پر حنا	۱۱۷
۷۱	آواز سے صلوٰۃ و سلام	۱۱۷
۷۲	حج پر حنا کے بعد اور وٹا لیتے پر حنا	۱۱۷
۷۳	نماز کے بعد سلام پر حنا	۱۱۷

۱۲۰	باتھ باؤڈوین و صوفیہ اسلام پر بحث	۷۴
۱۲۱	مرکز اسلام آباد کے شریف اور شیخ	۷۵
۱۲۲	درویش	۷۶
۱۲۳	ایک شخص کی کہانی	۷۷
۱۲۴	درویش و شیخ کی تعلیم	۷۸
۱۲۵	ایک اور شریف	۷۹
۱۲۶	ایک خاص درویش کی تعریف	۸۰
۱۲۷	درویش کی فطرت و روح	۸۱
۱۲۸	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۲
۱۲۹	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۳
۱۳۰	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۴
۱۳۱	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۵
۱۳۲	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۶
۱۳۳	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۷
۱۳۴	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۸
۱۳۵	درویش کی تعلیم و تربیت	۸۹
۱۳۶	درویش کی تعلیم و تربیت	۹۰
۱۳۷	درویش کی تعلیم و تربیت	۹۱
۱۳۸	درویش کی تعلیم و تربیت	۹۲
۱۳۹	درویش کی تعلیم و تربیت	۹۳
۱۴۰	درویش کی تعلیم و تربیت	۹۴
۱۴۱	درویش کی تعلیم و تربیت	۹۵

(غرائض و رمیدین کے بعد معافہ کا بیان)

۶۶	مسند و دواؤں باقیوں سے پانچ سے ۹	۱۳۰
۶۷	مسند و بعد نماز	۱۳۱
۶۸	مسند و بعد رمیدین	۱۳۳
۶۹	نہر و غیر سے بعد نماز	۱۳۴
۷۰	ایضاً	۱۳۶
۷۱	تہج و نہر	۱۳۷
۷۲	ایضاً	۱۳۸
۷۳	مسند و بعد نماز	۱۳۹
۷۴	نماز جمعہ سے پہلے بعض رسم پر بعد میں مسند	۱۴۰

(اذان کے وقت اٹھوٹھے چومنے کا بیان)

۷۵	اذان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہ میں نے اٹھوٹھے چومے	۱۴۱
۷۶	انہمہا کہ میں نے اٹھوٹھے چومے	۱۴۲
۷۷	اذان کے بعد اٹھوٹھے چومنا	۱۴۷
۷۸	اٹھوٹھے چومنا اور چلے سستہ	۱۴۸
۷۹	اذان میں اٹھوٹھے چومنا	۱۴۹
۸۰	چات اذان نہیں ابراہیم	۱۵۰

(میل و وسیرت کی محافل اور عرس کا بیان)

۸۱	میل و وسیرت	۱۵۱
۸۲	میل و وسیرت	۱۵۲
۸۳	میل و وسیرت	۱۵۳
۸۴	میل و وسیرت	۱۵۴

۱۰۵	سوانح و یادیں (۱)	۱۰۵
۱۰۶	ظہر منکشی سید الشریف چاند	۱۰۶
۱۰۷	نخل منار کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۰۷
۱۰۸	مید میں "انٹی میں اللہ علیہ السلام"	۱۰۸
۱۰۹	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۰۹
۱۱۰	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۰
۱۱۱	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۱
۱۱۲	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۲
۱۱۳	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۳
۱۱۴	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۴
۱۱۵	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۵
۱۱۶	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۶
۱۱۷	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۷
۱۱۸	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۸
۱۱۹	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۱۹
۱۲۰	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۰
۱۲۱	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۱
۱۲۲	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۲
۱۲۳	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۳
۱۲۴	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۴
۱۲۵	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۵
۱۲۶	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۶
۱۲۷	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۷
۱۲۸	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۸
۱۲۹	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۲۹
۱۳۰	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۰
۱۳۱	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۱
۱۳۲	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۲
۱۳۳	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۳
۱۳۴	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۴
۱۳۵	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۵
۱۳۶	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۶
۱۳۷	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۷
۱۳۸	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۸
۱۳۹	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۳۹
۱۴۰	نیل لکھنؤ کے شہریت جیوہا و دیوانہ	۱۴۰

۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۰

۲۰	شعبہ ریاست اور ان کے امور	۲۱۰
۲۱	شعبہ ریاست میں چھوٹی کٹاری کا استعمال	۲۱۱
۲۲	شعبہ ریاست کی دکانیں	۲۱۲
۲۳	شعبہ ریاست کے دکاندار	۲۱۳
۲۴	شعبہ ریاست کے دکاندار کے لئے قواعد	۲۱۴
۲۵	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۱۵
۲۶	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۱۶
۲۷	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۱۷
۲۸	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۱۸
۲۹	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۱۹
۳۰	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۰
۳۱	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۱
۳۲	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۲
۳۳	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۳
۳۴	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۴
۳۵	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۵
۳۶	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۶
۳۷	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۷
۳۸	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۸
۳۹	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۲۹
۴۰	شعبہ ریاست میں دکاندار کے لئے قواعد	۲۳۰

۸۲	پہلیں رو۔ پچھونچ میں کچھ کر کے دیکھو	۲۸۷
۱۸۳	نئی دہائی کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرنا	۲۸۸
۱۸۴	نیا کئی کچھ میں ہے: مری مغرب کی فضا: نئے نئے قیاس و قیاسات	۲۸۹
۹۵	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۰
۸۶	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۱
۱۸۷	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۲
۱۸۸	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۳
۱۸۹	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۴
۱۹۰	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۵
۱۹۱	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۶
۱۹۲	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۷
۱۹۳	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۸
۱۹۴	بھارت کی نئی تہذیب	۲۹۹
۱۹۵	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۰
۱۹۶	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۱
۱۹۷	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۲
۱۹۸	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۳
۱۹۹	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۴
۲۰۰	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۵
۲۰۱	بھارت کی نئی تہذیب	۳۰۶

کتاب العلم

ما يتعلق بطلب العلم

(طلب علم کی بات)

۲۰۲	تشریف آوری کی بات	۲۰۲
۲۰۳	یہ علم کیا ہے؟	۲۰۳
۲۰۴	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۰۴
۲۰۵	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۰۵
۲۰۶	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۰۶
۲۰۷	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۰۷
۲۰۸	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۰۸
۲۰۹	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۰۹
۲۱۰	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۰
۲۱۱	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۱
۲۱۲	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۲
۲۱۳	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۳
۲۱۴	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۴
۲۱۵	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۵
۲۱۶	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۶
۲۱۷	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۷
۲۱۸	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۸
۲۱۹	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۱۹
۲۲۰	یہ علم کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۲۰

۲۱۸ عالم دینی کی فلاحی برائیوں پر نوٹ	۲۱۸
۲۱۹ جس چیز کے لیے دینی محسوس ہو کہ ہرگز نہ ہو دینی بچہ	۲۱۹
۲۲۰ امانت میں خیر و شر	۲۲۰
۲۲۱ لہذا بعد میں خیر و شر کی حد تک	۲۲۱
(خاص احکامات اور عبادات کا عمل)		
۲۲۲ فرض و جب و نہی کی تحریف	۲۲۲
۲۲۳ فقہاء نے پیرس "اور سے تیس" اور "اور سے تیس" کا حجب	۲۲۳
۲۲۴ سر جب ہوا ہے "تو لہذا خیر" کیوں کیا؟	۲۲۴
۲۲۵ الحدیث "تو لہذا خیر" کی تفسیر	۲۲۵
۲۲۶ "اور لہذا خیر" اور "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۲۶
۲۲۷ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۲۷
۲۲۸ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۲۸
۲۲۹ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۲۹
۲۳۰ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۰
۲۳۱ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۱
۲۳۲ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۲
۲۳۳ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۳
۲۳۴ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۴
۲۳۵ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۵
۲۳۶ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۶
۲۳۷ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۷
۲۳۸ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۸
۲۳۹ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۳۹
۲۴۰ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۴۰
۲۴۱ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۴۱
۲۴۲ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۴۲
۲۴۳ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۴۳
۲۴۴ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۴۴
۲۴۵ "اور لہذا خیر" کی تفسیر	۲۴۵

۲۶۶	رقبہ و خلیہ کا مشرب پاؤں	۲۶۶
۲۶۷	"اٹھی" طریت" کیب کا ختم	۲۶۷
۲۶۸	"سید" کوئی "مہر" کے مطابق	۲۶۸
۲۶۹	معدہ اور نچھ میں فرق	۲۶۹
۲۷۰	رواۃ شامی و افقوی کی تعریف	۲۷۰
۲۷۱	مہارت و ان کے متعلقہ فرائض	۲۷۱
(فتویٰ کا بیان)		
۲۷۲	کوشش اور منتی میں فرق	۲۷۲
۲۷۳	"توبہ" اور "توبہ" کے معنی میں فرق	۲۷۳
۲۷۴	تانی و تانی و تانی و تانی	۲۷۴
۲۷۵	جامیہ مفتی	۲۷۵
۲۷۶	فیہ مقدرہ طبع فتویٰ	۲۷۶
۲۷۷	غیر مجتہد اور غیر مفتی کا فتویٰ	۲۷۷
۲۷۸	غیر مجتہد کے فتویٰ کا درجہ دینے کی طرف متوجہ ہونا	۲۷۸
۲۷۹	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۷۹
۲۸۰	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۰
۲۸۱	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۱
۲۸۲	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۲
۲۸۳	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۳
۲۸۴	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۴
۲۸۵	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۵
۲۸۶	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۶
۲۸۷	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۷
۲۸۸	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۸
۲۸۹	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۸۹
۲۹۰	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۰
۲۹۱	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۱
۲۹۲	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۲
۲۹۳	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۳
۲۹۴	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۴
۲۹۵	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۵
۲۹۶	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۶
۲۹۷	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۷
۲۹۸	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۸
۲۹۹	غیر مجتہد کا فتویٰ	۲۹۹
۳۰۰	غیر مجتہد کا فتویٰ	۳۰۰

۳۶۵	۲۶۵
۳۶۶	۲۶۶
۳۶۷	۲۶۷
۳۶۸	۲۶۸
۳۶۹	۲۶۹
۳۷۰	۲۷۰
۳۷۱	۲۷۱
۳۷۲	۲۷۲
۳۷۳	۲۷۳
۳۷۴	۲۷۴
۳۷۵	۲۷۵
۳۷۶	۲۷۶
۳۷۷	۲۷۷
۳۷۸	۲۷۸
۳۷۹	۲۷۹
۳۸۰	۲۸۰
۳۸۱	۲۸۱
۳۸۲	۲۸۲
۳۸۳	۲۸۳
۳۸۴	۲۸۴
۳۸۵	۲۸۵
۳۸۶	۲۸۶
۳۸۷	۲۸۷
۳۸۸	۲۸۸
۳۸۹	۲۸۹
۳۹۰	۲۹۰
۳۹۱	۲۹۱
۳۹۲	۲۹۲
۳۹۳	۲۹۳
۳۹۴	۲۹۴
۳۹۵	۲۹۵
۳۹۶	۲۹۶
۳۹۷	۲۹۷
۳۹۸	۲۹۸
۳۹۹	۲۹۹
۴۰۰	۳۰۰

(تعلیم و سوان کا بیان)

www.ahlehaq.org

۲۹۰	۲۹۰
۲۹۱	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۸
۲۹۹	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۰
۳۰۱	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۲
۳۰۳	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۸
۳۰۹	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۰
۳۱۱	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۲
۳۱۳	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۴
۳۱۵	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۶
۳۱۷	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۸
۳۱۹	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۰
۳۲۱	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۲
۳۲۳	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۴
۳۲۵	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۶
۳۲۷	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۸
۳۲۹	۳۲۹
۳۳۰	۳۳۰

۳۲۹	التفسیر قرآن زبانی - عاشرت	۷۷۳
۳۳۰	شرح جہلی زبانی کے لئے تفسیر بیان کرنا	۷۷۵
۳۳۱	تحریر تفسیر کیا ہے	۷۷۷
۳۳۲	زبان نامہ میں کاموں میں سے مرتبہ قرآن معیت ایک آیت کی تفسیر پر	۷۷۷
۳۳۳	کلام پر فہم زیادت پر	۷۷۹
۳۳۴	تفسیر مومنی اور کثیر خانی اور قرآن مجلی کے نئے طریقہ تفسیر	۷۸۰
۳۳۵	"لہ تعالیٰ کا معنی" یہ اسلام ہے تفسیر میں اسرا ایات میں سے ہے	۷۸۰
	(تجویز اور ترتیب قرآنی کلام)	
۳۳۶	قرآن میں جہاں کی متوال ہیں اہل شریعت	۷۸۱
۳۳۷	مفسر قرآن کی متوال کا علم	۷۸۱
۳۳۸	کیا اہل تفسیر نے اس پر	۷۸۳
۳۳۹	"وقت زعفران" کا مطلب	۷۸۵
۳۴۰	"کیا آیت پر وقت کی بات ہے"	۷۸۶
۳۴۱	اور زعفران میں "اسرا" "اسلام" پر وقت	۷۸۶
۳۴۲	تفسیر "خدا" کا	۷۸۷
۳۴۳	"قرآن" میں "اسے ساتھ کرنا"	۷۹۰
۳۴۴	معروف و مجمل کا فرق	۷۹۱
۳۴۵	مفسر قرآن میں ماریت سے بچنے کا طریقہ	۷۹۳
۳۴۶	تفسیر قرآن میں	۷۹۶
۳۴۷	تفسیر قرآن و قرآن کے ساتھ پڑھنا	۷۹۵
۳۴۸	قرآن پڑھنے میں ماریت اور سب حدیث و احادیث قرآن	۷۹۵
۳۴۹	قرآن و تفسیر قرآن میں سب سے بڑا	۷۹۵

۳۹۰	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۰
۳۹۱	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۱
۳۹۲	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۲
۳۹۳	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۳
۳۹۴	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۴
۳۹۵	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۵
۳۹۶	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۶
۳۹۷	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۷
۳۹۸	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۸
۳۹۹	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۵۹
۴۰۰	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۰
۴۰۱	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۱
۴۰۲	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۲
۴۰۳	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۳
۴۰۴	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۴
۴۰۵	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۵
۴۰۶	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۶
۴۰۷	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۷
۴۰۸	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۸
۴۰۹	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۶۹
۴۱۰	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۰
۴۱۱	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۱
۴۱۲	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۲
۴۱۳	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۳
۴۱۴	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۴
۴۱۵	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۵
۴۱۶	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۶
۴۱۷	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۷
۴۱۸	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۸
۴۱۹	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۷۹
۴۲۰	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۰

(حفظ قرآن کا بیان)

۴۲۱	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۱
۴۲۲	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۲
۴۲۳	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۳
۴۲۴	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۴
۴۲۵	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۵
۴۲۶	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۶
۴۲۷	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۷
۴۲۸	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۸
۴۲۹	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۸۹
۴۳۰	قرآن اور قرآن مجید کے قرآن	۳۹۰

۳۷۲	برجہ نقطہ سے آخری پانی تعلیم میں جانا.....	۵۱۷
(آداب قرآن کا بیان)		
۳۷۳	قرآن پاک کو بے وضو نہ پڑھا کیسا ہے؟.....	۵۲۰
۳۷۴	معلم مسند رکھ کر قرآن کریم کو بلا وضو پڑھنا.....	۵۲۰
۳۷۵	طلبہ کے وضو قرآن پڑھنا.....	۵۲۱
۳۷۶	بے وضو بچوں کو قرآن پڑھنا.....	۵۲۲
۳۷۷	ربانی مریض کے لئے قرآن کا چھون.....	۵۲۲
۳۷۸	باد وضو قرآن پڑھنا.....	۵۲۳
۳۷۹	باد وضو سے قبل قرآن پڑھنا.....	۵۲۳
۳۸۰	بیضہ.....	۵۲۴
۳۸۱	بے وضو جس کو میں پڑھنا.....	۵۲۵
۳۸۲	بے وضو قرآن پاک بچوں اور بے غسل مسجد میں جانے کی توجہ سے معافی.....	۵۲۵
۳۸۳	حال شریف لئے ہوئے بیت اظہار جانہ.....	۵۲۶
۳۸۴	قرآن کریم کی طرف پشت کرنا.....	۵۲۷
۳۸۵	قرآن شریف کی صرف پٹیاں.....	۵۲۷
۳۸۶	جس کو میں قرآن پاک پڑھنا جس کو میں بیوقوف سے سمجھتی ہوں.....	۵۲۸
۳۸۷	ایک شخص چار پائی پر بیٹھا اور دوسرا شخص نیچے قرآن پاک پڑھتا ہے کہ.....	۵۲۸
۳۸۸	قرآن کے قریب بیٹھ کر قرآن کریم پڑھنا.....	۵۲۹
۳۸۹	کسی نے بیٹھا، اب قرآن کریم نیچے کو.....	۵۲۹
۳۹۰	کسی نے بیٹھ کر قرآن کریم پڑھنا.....	۵۳۰
۳۹۱	استاذ کرسی پر بیٹھا اور بچے کھڑے پڑھنا کیا حکم ہے؟.....	۵۳۰
۳۹۲	بچے ان کا کرسی پر بیٹھا جب کہ ان کی سب بیٹھے ہوں.....	۵۳۱

۲۹۳	قرآن پات کو پادشہ	۵۳۱
۲۹۴	تفہیم قرآن کریم	۵۳۲
۲۹۵	تفہیم صحیفہ	۵۳۳
۲۹۶	قرآن کریم کو بطور عروت کے پڑھنے	۵۳۴
۲۹۷	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے چار	۵۳۵
۲۹۸	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۳۶
۲۹۹	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۳۷
۳۰۰	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۳۸
۳۰۱	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۳۹
۳۰۲	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۰
۳۰۳	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۱
۳۰۴	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۲
۳۰۵	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۳
۳۰۶	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۴
۳۰۷	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۵
۳۰۸	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۶
۳۰۹	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۷
۳۱۰	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۸
۳۱۱	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۴۹
۳۱۲	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۵۰
۳۱۳	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۵۱
۳۱۴	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۵۲
۳۱۵	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۵۳
۳۱۶	قرآن کریم کی قرآن کریم کے لئے سے	۵۵۴

۲۵۰	۲۱۹
۲۵۱	۲۲۰
۲۵۲	۲۲۱
۲۵۳	۲۲۲
۲۵۴	۲۲۳
۲۵۵	۲۲۴
۲۵۶	۲۲۵
۲۵۷	۲۲۶
۲۵۸	۲۲۷
۲۵۹	۲۲۸
۲۶۰	۲۲۹
۲۶۱	۲۳۰
۲۶۲	۲۳۱
۲۶۳	۲۳۲
۲۶۴	۲۳۳
۲۶۵	۲۳۴
۲۶۶	۲۳۵
۲۶۷	۲۳۶

۲۳۷	ایک شب میں قرآن کریم ختم کرنا	۲۱۸
۲۳۸	ختم قرآن پر دعوت	۲۷۰
۲۳۹	مکان کی تعمیر پر قرآن کریم ختم کرنا	۲۷۱
۲۴۰	نمایاں سے ختم کرنا	۲۷۲
۲۴۱	ملاوت کا ثواب پانچ دنوں کے بعد ملتا ہے	۲۷۳
۲۴۲	تیرہ دن میں قرآن کریم لے جانا اور پچھاروں کو ثواب ہو جائے	۲۷۴
۲۴۳	غیر مسلم کو قرآن پاک کی تعلیم دینا	۲۷۵
۲۴۴	انگریز قرآن شریف کی تعمیر دینا	۲۷۶
۲۴۵	غیر مسلم کو قرآن و فقہ کی تعلیم دینا	۲۷۷
(المتفرقات)		
۲۴۶	قرآن افضل ہے یا سیدہ؟	۲۷۸
۲۴۷	عارف قرآن اور غلو اب کعبہ میں کون افضل ہے؟	۲۷۹
۲۴۸	شیطان قرائت قرآن پر قابو نہیں	۲۸۰
۲۴۹	کیا یاد آکر ملاوت قرآن کرتے ہیں؟	۲۸۱
۲۵۰	حمیا مسلمان قرآن کریم کو نہیں سمجھتا	۲۸۲
۲۵۱	قرآن کریم میں مائیس کی بحث	۲۸۳
۲۵۲	خانہ قرآن چک میں کیوں ہے؟	۲۸۴
☆ ☆ ☆		

قرض، سنت، بدعت وغیرہ کی تعریف

سوال نمبر ۵۸۴: قرض، واجب، سنت، نوکود، مستحب، حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی، بدعت کی

تعریف کیا ہے؟

الجواب حاملاً و مصلیاً:

قرض: جس کے کرنے کا حکم یا نہی قطعی سے عین ہو۔ (۱)۔

واجب: جس کے کرنے کا حکم یا نہی قطعی سے عین ہو۔ (۲)۔

سنت نوکود: جس پر عوامیبت عین ہو (۱) احساناً (۳)۔

(۱) "والسواء الفرض ما ثبت لزومه بدلیل قطعی، ویکفر جامعہ" : حاشیہ سعد اللہ علی الہدایۃ علی

حامش فتح القدیر، کتاب الطہارۃ ۱۴۰۱، مصطفیٰ البابی (مصر)

"الشرع ما ثبت بدلیل قطعی" : (لغایۃ علی الہدایۃ علی حامش فتح القدیر، کتاب الطہارۃ:

۸/۱ مصطفیٰ البابی)

"الشرع: القطع والتقدیر لغرض الشرع ما ثبت بدلیل لاشیۃ فیہ" : والمعنی فی أصول الفقه.

فصل فی المعنیۃ والرخصۃ، ص ۸۳، جامعہ ام القریٰ مکہ المکرمۃ

(۲) "الواجب من الوجوب، وهو السقوط" : فی الشرع: یسمی لما لزم بدلیل فیہ شہۃ" : (لمعنی فی

أصول الفقه، ص ۸۳، جامعہ ام القریٰ مکہ المکرمۃ)

(۳) "والذی ظهر للعبید الضعیف أن المسۃ ما واجب علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، لکن إن كانت لامع

التبرک، فیہی ذلک المسۃ المؤکدۃ، وإن كانت مع التبرک أحياناً، فیہی دلیل غیر المؤکدۃ" : (رد المحتار،

کتاب الطہارۃ، آرکان الوضوء: ۱۰۵/۱، معید)

"وقال: سنة الهدی فی البی وملت علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تبعداً وابتعاءً مرصات اللہ

تعالیٰ مع التبرک مرة أو مرتین بلا عذر، أو لم یترک أصلاً، لکنہ لم یترک علی التبرک" : (قصر الاحمار

حاشیۃ نور الأنوار، ص: ۱۲۷، معید)

(و کذا فی حاشیۃ الذکوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علی الہدیۃ، کتاب الطہارۃ ۱۰۷، مکنہ شرکت علمیہ)

(و کذا فی فتح القدیر، کتاب الطہارۃ ۲۰/۱، مصطفیٰ البابی، مصر)

مذمت نہیں ہو کر وہ نہیں ہو گا ہے یا کسی ذرا (۱) اس کی مستحب نہیں ہے (۲۰)۔

۳۱۔ ہر شخص کی ہر قیمت میں نفس کی ممانعت ہو (۳۱)۔

۳۲۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۳۲)۔

۳۳۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۳۳)۔

۳۴۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۳۴)۔

۳۵۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۳۵)۔

۳۶۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۳۶)۔

۳۷۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۳۷)۔

۳۸۔

۳۹۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۳۹)۔

۴۰۔

۴۱۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۴۱)۔

۴۲۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۴۲)۔

۴۳۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۴۳)۔

۴۴۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۴۴)۔

۴۵۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۴۵)۔

۴۶۔

۴۷۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۴۷)۔

۴۸۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۴۸)۔

۴۹۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۴۹)۔

۵۰۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۵۰)۔

۵۱۔ ہر شخص کی ہر ممانعت میں نفس کی ممانعت ہو (۵۱)۔

۵۲۔ ہر شخص کی ہر مستحب سے ممانعت ہو (۵۲)۔

۵۳۔

سنت و بدعت کی تعریف و تقسیم

سبحان اللہ! کیا فرماتے ہیں علماء دین و متقیان شرعاً تمہیں؟۔ میں کہتا ہوں کہ ”معی کیا ہیں اور سنت کس کو کہتے ہیں؟ شرعی حیثیت سے سنت کی تعریف یہ ہے: اس بات کے اقتداء اور اس کی تقلید کتب فقہ کے حوالہ سے بیان کریں؟

۲۔ ”بدعت“ کے صحیح معنی کیا ہیں اور بدعت کس کو کہتے ہیں؟ شرعی حیثیت سے بدعت کی تعریف یہ ہے: بدعت کے اہتمام اور اس کی تقلید کتب فقہ کے حوالہ سے بیان کریں؟

”اس کی تفسیر یہ ہے: بدعت یہ ہے۔ راجع قرآن، سنت و...“

الجواب حمدہ و مصباح:

”سنت“ کے معنی لغت میں طریقے کے ہیں، بخوارا چھو، جو، خراب، بڑا، اچھا، بدعت شریف میں سنت حسنہ اور حالت سیدہ، قبول و رد ہیں (۱)۔

اسلام کی تعریف یہ ہے:

”اسلام وہ مسند کائنات ہے جس میں تعالیٰ نے ہر شے کو جو ہے، مقرر کیا ہے اور اس کو اس طرح سے چلنے دیا ہے۔“

۱۔ ”وَمَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ“ : حاشیہ الطحاوی علی سہ فی الفہام، ص ۹۰، لہجہ و...
 وقال ابن عباس: ”الله هو الله“ : في طريقة معلق و لو قبيحاً : ازاد لمختار، کتاب النظماء،
 مطلب فی المسند و تعریفہا، ص ۲۰، سعید

(۲) ”ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اس میں
 الاہل لا اہل“ : ”وہ اچھا و آخر میں عمل بچا بعد اس عمر ان مخلص میں انجو رہے تھے، و من میں
 ہی الاہل ام منہ“ : ”کاش علیہ وورہا ووزو من عملی بد میں ہد میں غیر ان مخلص میں اور وہ
 شی“ : ”اکابر اہل کا“ : ”بہ الحث علی الصلوة و لم یبق نعمة الخ“ : ۳۲۷۱، انجیل

(۳) ”الشیخ فی الترمذی“ : ”ابن ماجہ و فی حدیثہ“ : ۳۵۰۱، لہجہ

(۴) جامع لاصول، ۲۷۱، رقم، ۵۳۴۳، دار احیاء التراث العربی

(۵) ”ترمذی“ : ”ابن ماجہ و فی حدیثہ“ : ۵۵۱۰، سعید

توفیق قیوم ہے:

”قصیدہ ”شریعت الخ“ کا مختصر بسملہ مسئلہ وغیرہ، وفتاویٰ ”من غیر نروم“ قصیدہ
خروج من الموضع، و”بلاغ النکار“ اخرج الواجب، وفتاویٰ ”وہبک حصہ“ خرج به ما
من خصہ بکے جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسوم لوفس اہل (محققان) یعنی مرافق اصلاح
ص: ۳۵ (۱)۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات:

”اعتبر فی عشر وعش فی أربعة أقدار: مرضي، وواحد، وسنة، ونفل، فعاد كل فعل
أولس من تركه مع مع الترك إن لم يتركه ففرض، أو بطل فواجب، أو بلا مع الترك إن
كان مما رطب عليه لم يتركه ففرض، أو بطل فواجب، أو بلا مع الترك إن لم يتركه ففرض،
أو بلا فمستحب، ونفل“۔ (۲)۔

مختصر کا حکم یہ ہے:

”و... ذمواہ ای: سنة، يادى: واركها لا يوجب إمامة، وكرهاة كالمسألة، ولا فإن
وإلا لم يدم، و... ذمواہ ای: سنة، يادى: واركها لا يوجب إمامة، وكرهاة كالمسألة، ولا فإن
لياسة، وقادما، و... ذمواہ ای: سنة، يادى: واركها لا يوجب إمامة، وكرهاة كالمسألة، ولا فإن
مختصر کا حکم یہ ہے:

”قار الميساني: حكمها كالأوجب في المطلقة في الدنيا إلا أن ناركه يعاقب وتركها

(۱) حاشیہ الطحاوی علی مرافی اصلاح، کتاب الطہارۃ، فصل فی مس الوضوء، ص: ۶۰، قدیمی

(۲) رد المحتار، کتاب الطہارۃ، آرکان الوضوء: ۱۰۲، معید

وہی المعنی فی اصول الفقہ: ”وہی نوحان: سنة أخذها هدى وتركها علال... والثانية
: أخذها هدى وتركها لا يأتى به الخ“، فصل فی شربة والرخصة، ص: ۸۵-۸۶، جامعہ ام القرى
مكة المكرمة:

(۳) رد المحتار، کتاب الطہارۃ، آرکان الوضوء: ۱۰۳، معید

بعداً تباعد، وہی الحواضر عن القنیۃ، نہ کیا واسطہ و جاحد، ہا مبتدع، و فی ابتداء یح، ترک النسۃ
المؤکدۃ قریب من التحرام، یستحق بہ حرمن المبتدعۃ، بقولہ دس الفعہ تعالیٰ علیہ وسلم، "من
ترک سنتی، یسئل اللہ عنی" (۱)۔

حکما وی فی مراقب الفلاح میں سنن و سنوکی بحث میں لکھا ہے:

"السنة: لغة تعریف و تبيين، واصطلاحاً: الطريقة الممنوكة في الدين من غير لزوم
على سبيل عدم الضمان، وهي مؤکدة، من كان يفتي على الله تعالى عنه، منه تركها أصلاً،
وإنه يفتي بوجوبها على من يفتي، يستوي في سنة (۲)۔"

مؤکدہ کی مثال میں لکھا وی فرماتے ہیں:

"كذلك في الإقامة والجماعة والسنن الزوائد والعنصرة والاستساق وينبغي لها اسم
الهدى، أي أحسن الهدى، تركها مبتدعة، أي أحدثها من تكميل الهدى، أي التيسر، وينبغي
تركها كراهة وإساءة"۔

پھر غیر مؤکدہ کی مثال میں لکھا ہے۔

"كذلك في المسح، وتغيير الثياب، وهي المبتدعة فوق الزجر، ومسح الرقعة في الموضع،
وليب من وصلة، وجوب، ومدة، وسبع، ويقربها بالسنة الزائدة، وهي تيسر، والحدود

(۱) حاشیہ انطحطاری علی المراقب، کتاب الطہارۃ، فصل فی مس الموضع، ص ۶۳، قدیمی

(۲) کذا فی رد المحتار کتاب الطہارۃ، أركان الرضوء، مطلب فی السنة و تعریفها، ص ۱۰۳، معجل

(۳) (۲) المراقب، کتاب الطہارۃ، فصل فی مس الموضع، ص ۶۴، قدیمی

تفہیم، ص ۲۰، لکھا وی کہ سنن قد مرآل الدان کی سبب التخیل مما یسبب

و کذا فی رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی السنة و تعریفها، ص ۱۰۳، معجل

(۴) العبادۃ شرح الہدیۃ علی فہم فتح البدر، ص ۲۰۱، مشعل فی النبی معسر

(۵) المغنی فی اصول الفقہ، باب الہدی، فصل فی العرسۃ والرخصة، ص ۸۵، جامعۃ الخیر، مکہ
المکرمہ

الاجواب جامعاً ومعلیاً :

شرعاً بدعت کی صرف ایک قسم ہے یعنی سیرہ اور کسی طرح چار نہیں (۱) جن لوگوں نے کوئی تقسیم کی ہے وہ امت کے اہل بارے ہے، وہ تقسیم شرعی (۲) اور قرآنی نہ ہو (۳) وغیرہ میں ہے۔ فقہ۔

ایضاً

سبب (۱) لغتاً: بدعت کی تقسیم بزرگش تین نمازوں میں نہر آتی ہے اس تقسیم کا سوجھ بوجھ ہے؟ اور باغرض بدعت مستحسنہ وغیرہ سے تقسیم ہے؟ اور "کی بدعت بدعتہ میں جس حدیث میں تینار" (۲) قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیسرا کیا گیا ہے؟

۱) "ما أحدث علی خلاف تعنی المحدثی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من علم أو عمل أو قول یوجب تہیبة واستحسان أو جعل شیئاً قویماً ومرتبطاً بمقتضی" اور المختار: کتاب النہی، باب الامامة ۵۲۰۱، سعید

(۲) "قد تکتون، ای السمعة، واجبة کفصل اذا ذلک علی اقل الفرق المصالة، و تعظیم النحر المعظم للکتاب والسنة، و مندوحة کما حدت نحر رباط و مدرسة و کل احسان له یکن فی الصدر الاول، و مکروهة کما حرمة السب جدد و مباحة کما سب یقذف بالکمال و لیسار و الثیاب کما فی شرح الساجع استعیر لعمادہ عن تہذیب النہی، و مطلق فی الصریحة المتعصب، یہ عدم کلی" اور المختار، باب الامامة ۵۱۰۱، سعید

۲) کذا فی روح الباعی: ۱۹۲، ۱۹۳، و انباء الثواب الغریب، بیروت

(۳) "قال العزیز عبد السلام البدعة: و تقبیل علی حصة اہل کتابة، یعنی الوجوب والذات الخ فی البدع التراجیة تعلم استحقاق الذی یقیم بہ القرآن والسنة، و من البدع المعروفة مذهب نحر القدیة، و من البدع المستدربة: أحداث نجم المذہب و الاختصاص لصلوة الفرائض، و من البدع المسبحة: السجدة الواحدة بعد الصلوة، و من البدع المکروهة: و حرمة المساجد و المصطفی الخ"

الفتاویٰ الحدیثیہ لاس حجر لیبیسی، ص: ۲۰۳، مطلب فی تفریق البدعة الخ، قدیمی

(۴) زیواد السنن بعد النقط مرفوعاً عن: لعبدین، باب کیف الحظیة ۲۳۳، قدیمی

۱) فی بعض النسخ شرح الصحاح الصغیر ۳۷۷، ۳۷۸، و فی ۱۰۰۳، مکتبہ سراج عسقلانی بیروت

بھی حدیث سے ثابت ہے یہ بھی ہرعت نہیں (۱)۔ حدیث شریفہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کا نام لے کر حدیث مذکورہ کے ابتداء و انتہا کا حکم فرمایا ہے (۲)۔ لیکن جو یو این کے کام ان حضرات سے ثابت ہوں وہ ہرعت نہیں، قرآن پاک و ایک جگہ جمع کرنا ہرعت نہیں (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد غفرلہ، یکم/شعبان/۱۴۸۷ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عثمانی مدظلہ العالی، دارالعلوم رابع بندہ، ۲/۸/۱۴۸۷ھ۔

۱۔ کتاب الصلوۃ، باب کیف الأذان: ۷۱۷، املادادہ

ورواة الإمام مالك في مؤلفه عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه (كتاب الصلوۃ، باب

ما جاء في سنة الصلاة، ۵۱، مير محمد کتب خانہ)

۲، رواة البخاری في الصوم، باب فصل من قام ومضی، فقال: "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "من قام ومضی لمعاناً ومضیاً". الحديث. وفيه: "عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال: خرجت مع عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ليلة في رمضان إلى المسجد، فإذا الناس يوزّعون متعبرون يصلون الرجل لنفسه ويصلي الرجل لخصلي بصلوته الرهط، فقال عمر: ابي اعدوا جميعاً هؤلاء على قاري واحد، فكان أمثل، فجمعهم على أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه، ثم خرجت معه ليلة أخرى، والناس يصلون بصلوة قاريهم، فقال عمر: نعمت البدعة هذه" (۲۶۹: ۳، قليبي)

۳، في مرقاة المفاتیح: "روى أحمد بن عمرو عن أبي يوسف رحمه الله تعالى قال: سألت أبا حنيفة عن الشرع وما فعله عمر رضي الله تعالى عنه، فقال: "الم أربع سنة مؤكدة، ولم يختره عمر من ثلثاء، فمعه لم يكن فيه مبتدعاً، ولم يخرجه إلا عن أصل لله" (كتاب الصلوۃ، فصل في صلوة المروءة، ص: ۱۱، قليبي)

۴، "عن حنيفة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "تسبوا بالدين بعدی أبي بكر وعمر". (جامع الترمذی، أبواب المنال، مناقب أبي بكر الصديق، ۲۰۷: ۲، فاروقی کتب خانہ)

۵، "قال في الأنهار: أي كل بدعة ضلالة، لقوله عليه الصلوۃ والسلام: "من مر في الإسلام سنة حسنة، فله أجرها، ومن عمل بها، فمعه أجر من عمل بها، وعمر رضي الله تعالى عنهما القرآن، وكتبه وروى الله تعالى عنه في المصحف، وحديث في عهد عثمان رضي الله تعالى عنه قال الثوري رحمه الله تعالى: "البدعة كل شيء عمل على غير مثال سابق، وفي الشرع إحد عشر ما لم يكن في عهد رسول الله صلى الله

کے دہائیوں میں اللہ تعالیٰ نے محمد پر غنی فرمایا، اللہ کے مسلمانوں کو رہائی دے، ان کی زبان سے درود نجات دے، اللہ تعالیٰ
 وہی امر الٰہی کا قوت ہے۔ اور حضرت رسولؐ نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو لوگوں کو جاری کیا۔ جو لوگوں پر واجب ہے۔ اور
 اور یہی خوشنوی کا فلسفہ میں پڑتا ہے۔ جو ہے صحیح کہ اس عنوان کے تحت انھیں نے بھی لکھی ہے۔ اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اس کا تمہید کیا ہے اور کیا ہے؟ میں نہیں، اور وہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اس نے بھی لکھا ہے۔ اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اللہ تعالیٰ کا قوت ہے۔ یہ حضورؐ کے کلمہ کو بھی قبول حق کی صورت ہے۔ اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے۔

مذہب شریف میں ہے کہ "قرآن میں بھی نہیں ہے۔ اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اللہ تعالیٰ کا قوت ہے۔ اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے"

یہ بھی لکھا ہے کہ جو ہے اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اس نے بھی لکھا ہے کہ جو ہے اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے

اور وہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے

اللہ تعالیٰ کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے

سوال ۸۱۔ انگریزی زبان میں جو انھوں نے لکھا ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے

۲۔ اللہ تعالیٰ کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے
 اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے، اور یہی امر الٰہی کا قوت ہے

الجواب حامداً ومقبلاً :

"انفسہم اخیار من اللہ" ذہن بخیر میں کہیں حدیث سے ثابت ہے یہ بدعت نہیں ہے (۱) تو یہ بھی حدیث سے ثابت ہے یہ بھی بدعت نہیں، حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت یوحنا بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کا نام لے کر صرف سبائے ان کے جاری و امداد فرمایا ہے (۲)۔ جس کو یوں اہل کمال میں حضرت سے ثابت ہوں وہ بدعت نہیں، قرآن

۱: "عن محمد بن عبد الملک بنی محدوداً عن ابیہ عن جدہ قال: قلت: یا رسول اللہ! غطی سۃ الاذن (یعنی ان قال: "ان کان صلوة الصبح، فست: الصلوة حیر من النور، الصلوة خیر من النور، اللہ اکبر اللہ اکبر، لا اله الا اللہ"۔ الحديث (عن ابی داود، کتاب الصلوة، باب کیف الاذان: ۱۷۹، مکتبہ امداد ملتان)

(۲) "عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اغتسلوا باذان من بعدی اسی بکر و عمر" (جامع الترمذی، أبواب الصلوة، سائب اسی بکر الصدق: ۲۰۷، ۲۰۸، سعید، قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ: "قال من حجر: واستبرأ کذا لک ومنہ علیہ الصلوۃ والسلام ثم جمع عمر: حی اللہ تعالیٰ عنہ النرجل عنی ابی ریحی اللہ تعالیٰ عنہ۔ و کان عسیر یقول فی حسمۃ الناس عنی جماعۃ واحده: "نعت البدعۃ ہی" و إنما سألنا بدعۃ باعتبار صورتها، فإن الاحتجاج محدث بعدہ علیہ الصلوۃ والسلام، و أما باعتبار الحقیقۃ فلیست بدعۃ، لأنہ علیہ الصلوۃ والسلام إنما أمرہم بصلاتہ فی بیوتہم علی: حی غنیۃ الاقتراع، و قد زالت سموتہ علیہ الصلوۃ والسلام، و لم یأمر بها أبی بکر وحی اللہ تعالیٰ عنہ، لأنہ کذا مشغولاً بما هو لہم، و کذا لک عمر أوائل خلافۃ: مرقۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام تنہر رمضان، الفصل الأول: ۳۶۹، رقم الحدیث: ۱۲۹۵، روضیہ)

و قال ابی حجر رحمہ اللہ تعالیٰ: "و قال ابی یضال: قیام رمضان سنۃ، لأن عمر وصیر اللہ تعالیٰ عنہ إلیہما أحدہ من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و إنما ترکہ الی صلی اللہ علیہ وسلم حسب الاقتراض" الشیخ النوری، کتاب صلاۃ النواویج، باب فصل من قیام رمضان: ۳۱۷، رقم الحدیث:

الحجوب حجامہ و مصیبا۔

۱۔ حقیقت کے اعتبار سے کسی روایت جو حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے غرضی واقع ہو، عقائد میں کبھی، اخلاقی میں کبھی، دعویٰ میں کبھی، "کتاب میں ایک عہدہ" انسوی "الحدیث الاول"

نکلی روایت جوہر میں مذکور ہے، حضرت ابو حمزہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاں (۲۰)

۲۔ کئی تہ صوفی میں سب میں ایک شخص محمد بن عبداللہ بابائی نے ایک جماعت بنائی تھی، اور انھوں نے ان تمام جماعت کو زندہ کرنا چاہتے ہیں، اس نے مانتو بہت دنے جو کچھ تھے ان کے وہ کئی بہت سے بدلے ملتے تھے، آج کل بہت لوگوں والی مسائل کا مہم اور اشتداد کو اس کے قائل نہیں تھے، یہ بات قبول کرنے سے انکار کرنے والے چاہتے تھے کہ حضرت جمال مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روئے مقدس کی زیارت کے لئے غلوں کا جائزہ لیتے تھے، ولیہ ولیہ وہ

بہت لوگوں کو مظلوم دہا گیا، دیکھ اس جماعت سے بچنے کے لئے، پھر مظلوم یہ کہ اس جماعت کا مقصود، شعوت یا فخر نما سے بریہ یہی جماعت ہے اور مینا کے ملک کا نام بخش لوگوں کو اپنے ان تھوڑے سے لئے ہے تو حکومت نے مذکور کر کے اس جماعت کو شکست دی، یہاں تک کہ انھوں نے "ان کی تہذیبی جہد میں اس کو مٹا کر" مٹا کر ہے (۳) اور یہ جماعت دہائی ہوئی ہے جو کہ سب میں بدنام ہوئی اور اسے ان تھوڑے سے دیکھی ہوئی تھی، جب اس کو شکست دی تو اس وقت کی بات ہے کہ بغداد میں اس جماعت کے روئے مقدس کے ہاں

(۱) "رواۃ الشریعہ فی الامار" باب شرفی هذه الأمة ۹۶-۹۷، دار الفکر، بیروت

(۲) "نقطۃ النہضۃ" سید بنی آسی حیدر کتبۃ ماء النسخۃ المعاصرین نانت رحمۃ اللہ علیہ
والسلف النہضۃ ۱، ۳، مکتبۃ التوحید ریاض

(۳) "کتب وفتح فی زمانہ فی اربع صد ام ہجری، لدین خوجوا من بعدہ، وعلو علی البحر میں، وکتب
بہت جموں مذهب الحدیث، لکھتہ عقود انہم ہم المسلمون وان من خلفہ اعتقادہم مشرکون و
امشاحوا بہ مک فیل انہ المسلمون قال عقولہم حتی کفر بکے شوکتہم، وحرر ملائمہ، ووعظہم
عاکر مسلسلین بعد نانت و لایس و ماتین و لایس، وکتاب النہضۃ، کتاب الجہاد، باب العداۃ

۳-۴۔ قد علم مما ذکرنا حکمها، صاحب فتاویٰ اربعہ صاحب الفتاویٰ اوسع، و
 هو داسل تحت حدود البشرع، وایذا جاورها فقد تعدی، وکل من تعدد حدود الله فقد ظلم
 نفسه (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم، وعنده آتہ واحکم۔

ترجمہ: مجموعہ فتاویٰ عفا اللہ عنہ میں مفتی محمد رفیع صاحب علوم سہارنپور لکھتے ہیں۔

الحوا۔ صحیح۔ سعد احمد عفر لہ الذہبی بأمانة الإفتاء بالمدرسة العلیة المشہرة بمظاہر
 علوم الواقعة ببلدة سہارنپور۔ یومی ۱۷/ جمادی الأولى ۱۲۶۷ھ۔

(۱) (مسوۃ الطلاق) (۱)

ترجمہ:

سہارنپور میں ۱۷ جمادی کے جواب مطلوب ہیں۔

۱۔ رہائی کون ہیں ان کے ساتھ واقعات کیا ہیں؟ اہل ہواد بپارست بدعات و شہادت سے انتخاب نہ کرنے والے
 برہمن جو براہ و کلاش کرنے والے، حلال، حرام، صدق و کذب میں تمیز نہ کرنے والے اور ان میں پرجوش و ست پر عالم
 ہیں جن کی عمریں سائیس، تین و تہرب کی اطاعت میں صرف ہو گئیں، انہیں انہیں نے لے لے کر کہتے ہیں کہ وہ اپنی وہ ٹھہریں ہے جو بعد
 انہیں بھرتی جیسے عقائد رکھتا ہے۔

اس کے اعتقادات کیا تھے؟ دیکھیں کہ اس کی خدمت کی جاتی ہے؟ بلکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ جو شخص قرآن و احادیث اور
 شریعت پر عمل پیرا ہو، بدعات و شہادت سے انتخاب کرتا ہو، امر بالمعروف کرنا ہو، منکرات و فحشیات سے روکنا ہو، جہت میں کی رود
 قدح کے ساتھ تواضع کرنا ہو، یا کچھ تہمید و تہلیل کرنا ہو، یا قول و فعل میں ان کی واپس نہ کرنا ہو، ان کے ہر
 کام میں جہت میں کی جاتی ہے، انہیں انہیں سے خدمت میں ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ وہی طرح کو انہوں
 انہوں کو جو کہ سے گروہ کر۔ انہیں انہوں کو رہائی دینے کا قول دے دیتے ہیں۔

ایسے مفتی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا وہ ایسے واپس نہ کرنا ہو، جہت میں کی رود
 انہوں کو جو کہ سے گروہ کر۔ انہیں انہوں کو رہائی دینے کا قول دے دیتے ہیں۔

۲۔ جس مسئلہ کے جواب دہ کئے گئے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ کیا مذکورہ واپس نہ کرنا ہو، جہت میں کی رود
 ساتھ دینے کی حرکت دے دے، انہوں کو جو کہ سے گروہ کر۔ انہیں انہوں کو رہائی دینے کا قول دے دیتے ہیں۔

وہابی کون ہے؟

سوال ۸۸۱۔ فضلاء اور اہل بیت کو کھوکھوڑنے والوں پر وجہ درجہ الگ کیا شرعی
 امر نہیں اور عمیدیں آئی ہیں "بیر فوض وادوب" ملت کو کھوکھوڑ کر مستحبات پر عمل کروانا کیسا ہے؟ اور کیا یہ
 عمل کامل قبول ہوں گے؟ یہ مستحبات نہ کرنے والوں کو وہابی مینا کیسا ہے؟ وہابی کی حریف بھی بنا دیتے؟

جواب: ہاں! وہابیوں پر تو یہ لازم ہے؟

۳۔ ان لوگوں کے حق میں کیا نہ ہے جو محدثات، منہیات اور ثبوت سے اقبال کرتے ہیں۔ مذہب نے
 صرف اپنے تہ نہیں چھوڑا، بلکہ ان کے سر پر لٹکا کر ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور
 میرے ان شہداء صائبی سے: "وہابی کے سرخوہان سے نکلتے کرتے کرتے اقبال کرتے ہیں۔ جو سالک جسے ٹھہرا میں
 نہ کر، نہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔" وہابی وہابی ہو پتا ہے؟

ان کے پیچھے لڑنا یا ان کی رائے کو غلط سمجھنا؟ اور ان کے ہرے میں کیا رہتا ہے جس نے موسیٰ ذکر کے لئے
 کو اس کے قول و فعل، سنت اور مذہب کے خلاف ہے؟ انہیں؟ ان کے الٹی فتویٰ کے خلاف ہیں یا نہیں؟ حق ہے؟
 فتویٰ روٹکی میں کیا فرق ہے؟ ان کے ساتھ کیا رہا ہے؟ ان کے لئے حق ہے؟
 ان جواب حامداً و معیلاً:

۱۔ محمد بن عبد الوہاب محدثی طبع ملت علیہ نیکو افکار اور علم میں متقدم تھے۔ مگر وہیم وہ عقل کم تھی اس لئے ان
 سے انش و فعل و اقوال ایسے صادر ہو گئے جو حقوں کے خلاف ہوئے۔ کاتب بن کعبہ، لیکن ان کے حالات میں وہابی وہابی ہے
 جس کو مالک نے بیان کیا ہے۔ جس کو شخص حضرت نے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا قیاس بوجہ حالت سے روکن ہوتا ہے شخص
 ان کے وہابی! ان کے وہابی ہے۔ جس کی شہادت ہے۔

۲۔ ان لوگوں کا حکم باقی ہے۔ یہ خطبہ بیکی اور اب سب فتویٰ اور اب سب فتویٰ اس سے جدا ہوا ہے۔ ان کے
 تحت داخل ہیں اور اب ان کے اس طرح سے لکھے گئے تھے کہ وہابی کے کاتب "بہت کم ہیں۔ وہ شرع سے جدا ہوا ہے۔ وہ اپنی علم
 کرتے ہیں۔" فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ غفرہ وعلیہ وسلم واسمک

حرمہ و عہدہ و تہذیبی مثلاً لہذا میں مثنیٰ ہر مسئلہ کے بعد علوم ہے۔ انور، بی بی۔

الجواب صحیح: مع عبد احمد غفرہ وعلیہ وسلم بالجملة من اعلیٰ المستطہر بظاہر علوم

لواضعہ بعدہ و سبیلہ و تہذیبی۔ بی بی۔ حسامی الاثری ص ۲۶

الجوانب حامداً ومصلحاً:

فرض کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کی متکرر قراہت ہے، اس سے بعد واجب کا درجہ ہے (۱)۔ پیش اور مستحبات یہ دونوں (فرض دوم واجب) کی تکمیل کے لئے ہیں (۲)۔ قرآن کی کوثر آیت کے مستحبات پر مشن نماز الیاسی ہے۔ جیسے کوئی شخص رمضان المبارک میں فرض روزے کو ترک کرے اور محرم الحرام سے حائضہ جائدہ عورتی کو روزہ پڑھتے حاصل کرنے کے لئے ہے (۳)۔ فرض دوم واجب کے ترک پر عقاب ہے اور سنت کے ترک پر عقاب اور مستحب کے ترک پر کوئی وعید نہیں (۴)۔

(۱) "وأما الفرض لحكمه الزوم علماً بالمقل و نصديفاً بالقلب - وهو الإسلام - و علماً بالذن وهو من أركان الشريعة، وبكفر حامداً، وبفسق تاركه بلا عذر - وأما حكمه الزوم فلزومه عدلاً بسزلة الفرض لا علماً على اقتباس، بما في دليله من شبهة حتى لا يكفر بحدده، وبفسق تركه"۔ (امعة الخائف على البحر الرائق، كتاب الطهارة: ۲۵۰، وشيخہ)

او کتاب فی حاشیہ الطحطاوی علی مرتبی فلاح، کتاب الطهارة، فصل فی احکام الوضوء، ص: ۵۹، قدیمی) (۲) اسمعیلی (آسی محمد عمر الغبازی، باب الوضوء، فصل فی العریضة والرحضة، ص: ۸۳، حاشیہ کو الغری مکة المنکرمه)

(۳) نور الأنوار، بحث الفریضة، لواحد والیسة، ص: ۴۶۹، معیدہ

(۴) "ولأنها لإكمال الفرض: أي السنة، وذكر داعار أنها مأمورة به، وعبارته في الفشرح أولى حيث قيل: "وتكفي السنة لإكمال الفرض في محله" (حاشیہ الطحطاوی علی مرتبی الفلاح، كتاب الطهارة، فصل فی سب الوضوء، ص: ۱۰۰، قدیمی)

(و کتاب فی الہدایہ، کتاب الطهارة، ۱۹/۱، مکتبہ شریکة علمیہ)

(و کتاب فی حاشیہ للکوی، رحمہ اللہ تعالیٰ علی الہدایہ، ۹۶، مکتبہ شریکة علمیہ)

(۳) "قلت: في زماننا لا يطلقون المحور إلا على ما يتركز لئلا لأجل الصوف"۔ (ورد نعمان، کتاب الأيمان، باب انجيل في الأكل والشرب، ۹۱/۳، معیدہ)

(۴) "قلت: لقيت مناسي: حكمها وأي حكمها السنة؟ قال: أحب في المطلقة هي الدنيا إلا أن تاركها: أي الواجب، يهلك، وتاركها: أي السنة، يعاقب الله، وفي الحوارة من القبة: تاركها فاسق وجنحه مسترخ الخ"۔ (حاشیہ الطحطاوی علی المرتبی، کتاب الطهارة، بمصل فی سب الوضوء، ص: ۴۰، قدیمی) =

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر یہ بات سچ ہے تو زیچہ رک فرمائش ہے، رحمت کریمہ (۱) جس کی ہر ذی فاعلیٰ فاعلیت ہو
وہی کیسے کہلائے گا، وہ سرور اپنے کا بھی حقہ ارشاد (۲) اپنے "ذی کوہ دار فاعلیت" کی ہر ذی فاعلیت ہے۔ نقد
واللہ اعلم۔

حررہ المہم محمد غفرلہ دارالاحمد، دہلی۔

کسی کام کو کسی کی سنت کہنا

سوال (۷۸۲): "یہ کیا کہنا ہے یہ کام فلاں صاحب کی سنت ہے غلط ہے؟"

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ کہنا کہ یہ کام فلاں صاحب مثلاً ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے غلط نہیں ہے کہ وہ کام واقعہ ان
کی سنت ہو (۳)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ المہم محمد غفرلہ۔

(۱) "أز صانی خلیلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" "ان لا تشرك به شیئاً وإن قطعتم و حرمت ولا
تترك مصلوة مکتوبة متعمداً، فیس غرکھا متعمداً، فقد حرمت منه الذمۃ، ولا تشرب الخمر - فایضا
محتاج کل شر"۔ وابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الخمر علی الذل، ص ۲۹۲۔ قسیمی،

(۲) "کیونکہ رب سنت قائم ہے اور فلاں نے یہ امر اور فلاں کو روکے" اور پھر تقلید لائق، و یعمل بہ ولا یفتہ۔
و جب تو بدیعی لہ بالصلاح"۔ والدین المحدث، کتاب المصلوة، باب الإمامۃ، ۱: ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸

مستحب پراصرار

مسئلہ الی (۷۸۷): اگر کوئی شخص پھول، مال اور دعا کا یہ غیر ذکر کرنے والا نہ کرنے والے کو بلاست نہ کرے تو کیا ایسی صورتوں میں ان امور مستحب کو کر سکتا ہے اور بدعت میں داخل نہ ہوگا؟

الجواب جامعاً ومصلیاً:

جس چیز کا احتیاب شرعی یا ناکل سے ثابت ہو اس پر اصرار کرنے اور ناکل پر ملاست کرنے اس کا احتیاب غیر ہو کر اس میں فراست آ جاتی ہے۔ ”لاصرار من بعدہوب جملة انی حد الشکاحۃ“ (سباحۃ الفکر) (۱) ما تر یہ شان نہ ہو تو احتیاب باقی رہتا ہے اور کس چیز کے احتیاب کا ثبوت شرعی یا ناکل سے نہ ہوا اس کے متعلق یہ بحث نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ بحم۔

حررہ العبد محمود حسنوی۔

ایضاً

مسئلہ الی (۷۸۸): واللہ امرنی فرما ہے کہ متعلق جو غلامی میں مہارت: ”من اصر غمی منہ رب۔ وجعلہ عرماً ولم یصل ما من حصۃ“ (۲) کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں جو ”غراما“ کا لفظ ہے اس کی تشریح ”متنی الارباب“ میں یہ مرقوم ہے: ”عرمة صالبتہ واجب و شائستہ و عرمة من عزمات اللہ بعدنی انی حق من حقوقہ واجب منہ ام حبہ“ یعنی مستحب کو واجب جان کر جب اصرار کرے گا تو مذہبہ

۳۔ انہم لا یخطئون فیما یستخرجون من سنتہ“ (المرقاۃ شرح المشکوفا۔ کتاب الإیمان۔ باب الاعتناء بالکتاب والسنة۔ الفصل الثانی ۱۔ ۲۰۹)۔ مکتبہ حقانیہ ہناور،

(۱) مجموعہ رسائل المکتبوی۔ سباحۃ الفکر۔ الباب الاول۔ ۳۹۰۴، (۲) ارادہ القرآن،

و کتبہ المعانیہ علی شرح المرقاۃ للکفوی رحمہ اللہ تعالیٰ، باب صیۃ الصلوۃ۔ لیل فصل فی المرقاۃ، ۱۹۵۰، سہیل اکیلمی لاہور،

و کذا فی المرقاۃ شرح المشکوفا۔ کتاب الصلوۃ۔ باب الدعاء فی التشہد، الفصل الاول۔ ۳۱۰۳، رشیدیہ،

(۲) (مرقاۃ الصنائع، باب الدعاء فی التشہد، کتاب الصلوۃ۔ الفصل الاول۔ ۳۰۳)۔ رقم الحدیث ۹۰۹، رشیدیہ،

- ۴۔ امام مذکور کے پیچھے نہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
 ۵۔ ایسے امام سے مکمل جہل رکھنا اور اسے شرع والے کی محسوس؟
 ۶۔ عالم دینی کا قول کہ اصلاح کی غرض سے جانے کی تجویز ہے یہ کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

- ۱۔ "جائز رسوم و بدعات میں شرکت کرنا مباح اور منوط ہے، چنانچہ فقہاء بعد الذکری مع القوم لفظ العین کے لفظاً مذکور ہے، اس سے ان بدعات کو فروغ ہوتا ہے حالانکہ ان کی اصلاح لازم ہے۔"
 ۲۔ "ذاتی منہاج امام ہے (۲)، لیکن جو شخص ذاتی منہ کے ساتھ کھانا کھاتا ہے وہ کھانا کسی رخصت اور بدعت کا کھانا نہیں بلکہ امر فساد کی نیت ہوا اور نرمی سے کھج یا جائے تو اخلاص سے متاثر ہو کر اصلاح کی توقع ہے (۳) اس لئے یہ مثال صحیح نہیں، یہ مثال اس وقت صحیح ہوتی کہ اس کی خاطر ذاتی منہ لائی جاتی۔
 نمبر ہائے منہ

- ۳۔ "امامت تو دین و قائم کرم کے ساتھ ہے، شخص مردہ کی خاطر بدعت کو فروغ دینا اور مستحقوں کی بائیں میں بائیں ملانا منسوب امامت کے خلاف ہے اور اس منصب جمیل کو ذلیل کرنا ہے (۴)۔"

(۱) والایمان: ۶۹

(۲) "بحر علی الرجل قطع لحدہ"، الدر المختار، کتاب الکراخۃ، فصل فی الجمع: ۹، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸

۴۔ جو مقتدی ان پر یہ کہ میں ہوتا ہوں وہ تو ان کی سے بہت ٹوٹی ہوں گے، اور جو مقتدی کی حالت اور بدعت سے قنبر ہیں ان کو پریشانی ہوگی، پھر یہ کہ امام صاحب کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ وہ بدعت سے پرہیز کریں، اور امام صاحب کی مائیں بیکہ بدعت پر اصرار ہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ کر اور قرآنی سید کو لکھ کر، یہ دعا خدا و فاضل و متبحر شیخ "محمد علی ناصر السخاوی" (۱/۳۷۲-۳۷۳) کو

۵۔ ان کے ساتھ بدعات اور شرعیات میں تو چونکہ شک و شبہ و معاملات کی اجازت ہے۔

۱۔ اصرار کرنا لازم ہے قرآن کے ساتھ بدعات میں شرکت کرنے کے امام صاحب دوسری بات تو کیا اصرار کرتے خود جتنا ہو جاتے ہیں (۲)۔ ان قرآن کی بات میں اصرار اور ان پر بدعت کو روکنا قرآن اور کتب پر کر لیں تو یقیناً اعلیٰ مقام ہے۔ مقتدی و ائمہ اعلیٰ علیہم السلام۔
ترجمہ: ہندو گھوڑا غنڈہ (راہِ ظہور) دیکھو۔

لیکھو اب بھی ہندو تھا امام بن غنڈہ (راہِ ظہور) دیکھو۔

بدعتی سے مکمل جہول

سوال ۱۱۔ ۱۔ قرآنی قصص میں بت نہ دیا، پھر سورہ صافات میں بدعت میں جتنا کہہ دیا، اس سے یہاں کہنا ناگوار نہیں ہوتا، کیا ہے؟
جواب: حرمنا و مصلیاً:
انقرض کے ساتھ مکمل ہوا، رکھنے اور نہ یہاں نماز کرنے سے سنائی اصلاح کی توقع ہو تو نہیں رہی، پھر پھر ہے، انقرض سے فوراً بدعت میں جتنا ہوتا ہے بدعت کی گمانیکہ اندیشہ، جو مکمل جہول نہیں

۲۔ باب المصداق والیسوع، کتاب المکراہیۃ، فیہ قصص فی نفس، ۳۶۱-۳۶۲،
والسید:

۱۔ القدر المستحضر، کتاب الصلوۃ، ۱-۲، الامامہ، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴

یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔

الحاج اب بھی یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔

ہر حق اور قیامت کے لئے ہے پر ہے ہر حق اور قیامت کے لئے ہے

— [۱۰۰] —
 میں نے یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔

میں نے یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔

میں نے یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔
 • یہاں سے لے کر شہادت لائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حاکم نے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب لکھا ہے۔

لیکن کھانا سامنے رکھ کر نہ تھوڑے تھوڑے کھائے بغیر اس سے ثواب نہیں ہو پکا یہ غلط ہے، کسی دلیل سے ثابت نہیں کی ہے پر سزا لازم ہے (۱)۔ لفظ والدہ جو مذکور ہے۔
حررہ العبد محمود غفرلہ۔

ایضاً

سوال (۱۵۵): فاتحہ مرتبہ علیٰ نبیؐ کھانا، منہا کی سامنے رکھ کر قرآن کی کچھ آیتیں یا سورتیں پڑھ کر اس کھانے اور قرآن کا ثواب سب کو بڑے بچے دیں اور اس طریقہ سے نہ کرنا کہیں تو ان کی سمجھ میں ثواب نہیں پہنچتا اور جب، دسواں، بیسواں، چالیسواں وغیرہ کرتے ہیں اور میں کوضہ دینی سمجھتے ہیں، اگر کوئی اس مرتبہ مرتبہ کو منع کرے تو اس کو کوئی کہتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور خاص کرام، ابوحنیفہ، محمد بن ثابت سے ثابت ہے، اگر ہے تو ان کی کس کتاب میں ہے؟ مع جلد علی تحریر فرمائیے۔

الجواب: حامداً و مصلياً:

والاسترام تاریخ و مہینہ وغیرہ سے نفس ثواب پہنچانا قرآن کریم پڑھ کر نماز پڑھ کر روزہ رکھ کر، غریب اور مساکین کو کھانا کھلا کر کپڑا وغیرہ دے کر، دوا شہادت و متحکم ہے، شریعت کے نزدیک پسندیدہ ہے، حدیث و فقہ سے ثابت ہے (۲) لیکن فاتحہ مرتبہ (۳) تہجد، دواں، بیسواں، چالیسواں (۴) یہ سب چیزیں ثواب سے اصل میں

(۱) قال العلامة اللکوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الفاتحة المروجة: "این طور بعض علماء زمان ابن حنبلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزانہ خدا، ملا و ملاویں، رزق و ثواب کی شہادت دیا، فقہ انھیں نہ شدہ دوا اور حرمین شریفین - زادہ القدر فی ثمرۃ - عادات غم سے نیست و این ضروری، استقامت و استقامت" (مجموعۃ الفتاویٰ، علی

ہامش خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الصلوۃ، ابواب الجہاد، ۱/۱۹۵، اعجاز الکبیر، لاہور)

(۲) نظام تخریجہ من رد المحتار، باب الحج عن الغیر، ۳/۲۹۵، معین، تحت عنوان: "یا قمر بنی"

(والہدایۃ، باب الحج عن الغیر، ۲/۲۶۱، مکتبہ شریعت علمیہ، رقم الحاشیہ: ۱)

(والبحر المرقی، باب الحج عن الغیر، ۲/۱۰۵، وحید)

(والعنایۃ علی الہدایۃ علی ہامش فتح القدیر، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ۲/۲۶۱، معنی البانی

الحسینی، مصر)

۲۔ امام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے انتقال پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ارم علیہ السلام سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک کنواں کھدوایا جائے اور تیار ہو جائے یہ باتھ کھدائی کر لیا جائے۔ اس پر حضور ارم علیہ السلام نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی فتح و جبر کا منت ہو، معلوم ہوتا ہے اس کا کیا جواب ہے؟

۳۔ انا نصحہ عنی النصحہ اور رفع یدین عنی النصحہ کے بارے میں فقہاء کے چار قول ہیں۔
مختارین فاتحہ کے درجے کے جوابات کس کتاب میں ہیں؟

۴۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (قبروں پر ترشاش و شش کرنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ "جب تک ترشاش میں غلاب نہیں ملتا" اس سے قبروں پر پھونکا جائے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۲)۔ کہتے ہیں: "مَنْ جَزَى مِنْ شَيْءٍ إِلَّا بِسَبْحٍ بِحَمْدِهِ يَكُنْ لَا يُغْفَرُ لَهُ" (۳)۔
قول اللہ تعالیٰ ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور ترشاش نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہے یا نہیں؟ اگر یہ خصوصیت حضور ارم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ دونوں قبریں مسلمانوں کی قبریں نہ کفار کی؟ اور اس کی دلیل۔

(۱) "عن سعد بن عبادہ رضى الله تعالى عنه قال: يا رسول الله! إن أم سعد ماتت، فأتاني الصدقة الفضل؟ قال: "الساء"، فحضر بئرًا، وقال: "هذه أم سعد"، رواه أبو داود والبخاري، ومثله في المصابيح، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ص ۱۹۹۔ (قدیمی)

اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں ایک تشریح یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ام سعد رضی اللہ عنہا کی قبر کا مقول ہے، نہ یہ ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقول ہے، پھر بھی استدلال کافی نہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔

(۲) "عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: مر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على قبرين، فقال: "إنهما يعذبان" ثم دعا بعصب وطأ، الشقه باليمين، ثم غرغ على هذا واحداً وعلى هذا واحداً، وقال: "لعلهما يخفف عنهما ما لهما يسا"۔ (۳) ابن أبي ذؤاد، كتاب الطهارة، باب الإنسواء من البؤس، ص ۲۰۱، دار الحديث لبنان)

(۴) رواه البخاري في الجنائز، باب الحريد على القبر، ص ۲۹۱، ۲۸۲۔ (قدیمی)

(۵) الأسراء، ص ۴۵

قدمیت قمی (۱) در حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تین کامیڈ استعمال کیے فرمایا، یک
 "لعل" فرمایا ہے (۲) اس حدیث کی شریں میں حافظ یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ بخاری و ترمذی میں
 نہیں آئے" (۳)۔ یہ الفاظ بھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری: ۲۷۷ میں آجائے (۴):

"وَأَنَّ حَدِيثَ ابْنِ فَضَالٍ فِي مَحْمُودٍ هُوَ أَجَدُ كَمَا مَسَّحَنَ أَقْبَى رُوِيَهُ ابْنُ
 سَاحِدٍ "مَرْسُورِينَ جَدِيدِينَ" (۵)؛ فَانْقَضَى كَوْنُهُ فِي "مَجْتَمِعَةٍ" فِي حَدِيثِ أَبِي أَدَمَةَ عَدَدِ
 أَحْمَدَ (۶)؛ ابْنُ فَضَالٍ عَنِ ابْنِ مَرْجَانٍ وَابْنِ مَرْجَانٍ عَنْ "ابْنِ دَقْقِ بْنِ هَمْدَانَ" فَقَدْ قَالَ
 عَلَى أَنَّهُ كَانَ مَسْمُومًا - وَهُوَ رُوِيَهُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَحْمَدَ (۷) وَنَحْوِ ذَلِكَ مَسْجُونِ
 "عَدَدَانِ" وَمَا يَعْنِيَانِ فِي كَثَرٍ - وَمَا يَعْنِيَانِ "فَاقِي" وَ"فَقِي" وَ"فَقِي" عَنْ أَحْمَدَ عَلَى أَنَّهُ كَانَ

(۱) بعض العلماء قال: إنها الواقعة عين بحتهم أن تكون بحسب رواية بمن اطلاع الله تعالى على حمار
 النعمت: "فتح الباری، کتاب الجنائز، باب الجريدة على النظر ۲۴۳، ۳، دار المعرفه

"وہد استیگر الحفظی و من نفعه و فتح الناس الجريدة و معده هي القر عملاً بهذا الحديث -
 قال الطرطوسي: لأن ذلك عامر به كقوله "لعل" "فتح الباری، کتاب المصنف، باب من أنكره
 ان لا يستمر من بولہ ۲۲۵، ۹۰، قدیمی

و كذا في بعض الباری، کتاب الرضوء، باب من انكره ان "الخ ۳۱۰، ۱، خضر واد كنهم و بولہ
 ۲۶، "و اللعل" للترجي

(۲) عمدة الفاری، کتاب الرضوء، باب من انكره ان لا يستمر من بولہ ۱۶۳، ۱، دار الكتب العلمية بيروت
 (۳) فتح الباری، کتاب الرضوء، باب من انكره ان لا يستمر من بولہ ۲۲۱، ۶، قدیمی

(۴) ابن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب استناده في البول، ص ۲۹، قدیمی
 (۵) مسند الإمام أحمد، حديث أبي أدمَةَ رَوَاهُ الْحَدِيثُ ۵۹۰، ۵، ۳۵، دار احیاء التراث

العربی بیروت
 (۶) مسند الإمام أحمد، حديث أبي بَكْرَةَ مَسْمُومٍ فِي حَرْثٍ، رَوَاهُ الْحَدِيثُ ۵۹۹، ۵، ۱۶، دار احیاء

التراث العربی بیروت
 (۷) "عن عائشة رضي الله عنها قالت مر النبي رَأَتْهُ غَيْرَ مَعْدَانٍ، قَالَ: "إِنَّهُمَا مَعْدَانِ" وَمَا -

لأنه صبي صغير لا يفقه من الحروف شيء، وقد كان في الحضانة (١٠٨٩) ثم نقله والده للعلم.

7. رد العبد محمد بن عبد الله عنده معصية مفتي مدرسه مظاہر علوم سید ابوالحسن علی دہلوی۔

نواب محمد سعید احمد غفرانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، ۱۴/۱/۱۳۵۰ھ۔

شتم کے بعد رہا :

سوال ۱۸۰: : اسٹریٹجک امور تو ان لوگوں میں کو جمع کر کے ایک ہی پارہ و قرآن مجید کا ہر شخص کو

دیکر پڑھواتے ہیں اور شیعہ علماء کے بچوں کو یاد کر کر قرآن شریف پڑھواتے اور ان کے مرحوم رشتہ داروں کو ثواب پہنچاتے

ہیں۔ ایسا کرنا مجاہد تو نہیں ہے آپ بدعت ہے یا نہیں؟ اور مخالف اسے بڑھانے کے بعد بچوں کو کھانا کھاتا ہے۔

5.

یسین شریف کا ختم

سورہ [۸۰]: ۲۔ بہت سی عورتیں اہل غزوہ قس کو پور کرنے کے لئے اور پریشانیوں و دوزخ

نہ نے کے لئے نبیوں شریفؑ ہمارے حضور سلی علیہ وسلم کو اور سب کو جو ہوا خدا کے

جئے واسطے کہ کر لیتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

لِجُودٍ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا :

قرآن کریم میں جو ترقی پسند اور نوجوانا مشیدیت جڑ کر رہا ہے، انہیں (۲) یقین امن کے لئے صورت، تعداد

نیز کہ مجمع اکملہ کیادے (۳) اور بخیر و اہل کوتمانہ کھادے نے رعایت نہیں رکھا ملا ہے۔ اور فتح کرنے کی

(١) إيراد المحتار، باب المحتار - مطلب في النقر، فكمين : إهداء ثوبها له : ٢٠٣، مقيد :

وذكر في البحر الرافعي، كتاب الحج، باب الحج عن الطبيب: ٥٣٠ هـ، رويناه:

(٢) (تقديم تخريجه من الهندية، باب الحج عن الغير، ١٩٢١، شركة غلبه) (٢٠٠٢) (محتاج، باب

لجميع عن الفهرس . 245,6 , معدله

والبحر الميت . سب انجوع عن قطير ١٠٥٣٠ وشمسويه :

والله اعلم بالصواب. الجهادية على هامش فتح المنصور ، باب : الحجة عن العرب ٣ - ٣٠ . مصطفى الزهير ، الحلبي . مطب :

۱۳ "مغزوہ کردستان، سورہہ غفر، بالخصوص، الاصل، ص ۱۰۱، ایکادرس، دارالحدیث و تحقیقات اسلامیہ -

الجواب حامداً و مصلياً :

فی الخسران میں کوئی خرابی نہیں۔ نہ شریعت میں اس کا کوئی حکم ہے، ممکن ہے کہ یہ قرآنی چیز ہو۔ مگر
واللہ اعلم۔

الموا والعبہ کو، فقہیہ اراضی، یو۔ ۲۸، ۱۰، ۱۳۶۶ھ

ختم قرآن پر دعوت

سوال (۱۰۴): میرے بچے قرآن شریف حفظ کر رہے ہیں، والدین نے کہا ہے کہ یہ قرآنی چیز ہے نہ
شرعی تفسیر کروں، کیا یہ قرآن سے کوئی شرعی قیامت نہیں؟

الجواب حامداً و مصلياً :

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی دوت ہے، اس کا حفظ کرنا بہت بڑی بات ہے اور شہادت کے
طریقہ پر احباب و محدثین کو ملایا جائے اور غریب و مسکین کو ملایا جائے تو یہ اس نعمت کی قدر دانی ہے مگر
نہیں، ہر مسکے ہے کہ اللہ پاک و رسول و انجی حفظ کا شوق رکھ لیں اور یہ اجتناب و تحجب و احتیاط میں معین
ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سرکوبہ و یاد کی تھی تو ایک اہل بیت کو کہہ کر کہ احباب
غریب، کھلاؤ اور تم (۱) اس سے معذرت لینے میں نہ کی، بھلی روایت موجود ہے۔
تکلیف یہ دور ہے کہ اللہ کے یہاں افلاس کی قدر ہے (۲) اور نخرے لئے جو کام ہو جائے وہ قبول

۱۔ "ما لک عن صاحب عمر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: علم عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما النسخۃ فی
تسعی عشر سنۃ، فلما حنینا بحر حرورہ"۔ الجمع لا حکاؤ القرآن للقرطبی، ۱/۳۰۰، رقم ۳۰۰، ۳۰۱
کتب الخلیفۃ بیروت۔

۲۔ "ما نمر و الا لیس و اللہ محاسب لداہل جہاد"۔ السنۃ ۵

نہیں اسی سبب فارسی میں اللہ تعالیٰ نے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطویر الی صلوٰۃ
وہو اللکم ولكن یطویر الی صلوٰۃ و عسلکم، "من کوۃ السباح، کتب الترقی، باب لریا،
والسعة الفعی الاول، ص ۵۲، رقم الحدیث ۵۳۶۲۰، قدیمی،

نہیں (۱) اور یہ کہ جو خدایٰ کو معلوم ہے (۲) تمہارے ہی ساتھ یہ بھی غور طلب ہے کہ اگر اس نے زمین سے صورت اختیار کر لی تو وہ پریشانی کوئی اس کے ساتھ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق پر غلبہ کو ان کی طرف سے کی مشیہ اور جس کی نہیں (۳) اور پھر نے جو ان اختیار کیا ہے وہاں پر غلبہ ہے۔ لہٰذا چونکہ ان کے ساتھ ساتھ کو مشیہ کی مشیہ اور یہ بتانے اور ہر مسئلہ اور کرب کی ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ کی علم۔

تمہارا عزیز و رفیق احمد، اعلیٰ درجہ کا طالب علم ہے۔ ۹۹۔۲۰۰

ایمان کے شریعتیں ختم

سوال (۱۰۰): اپنے ایمان کو تہ ذیل مسئلہ کے ضمن میں اگر قبول کریں، ایک حکم وضع ہو گا کہ میں

شریف باقر آفریدی جیسے قویٰ کلمے کا استعمال کروں؟

الجواب: هذا هو مصنفنا:

ایمان کے شجرہ میں جو بیڑہ توحید و شریعت و قرآن شریف کا شجرہ بننا علامت نہیں ایمان کا شجرہ تو یہ ہے کہ ایمان کے شجرہ کا پھول ہے عمل کیا جانے والا جو بیڑہ ایمان کا شجرہ بن جائے (۳) فی

١) اَعْلَى حَبِيبَةٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ بَسَمَ بِسْمِ اللَّهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرٍ أَوْ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلٍ، كَانَ لَهُ بِهِ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ» (ص ٣١٠، فضائل)

والمعنى راجع ما تقدم من بعض التدبير في الإلهام والنعمة وحسن الخلق على التوفيق تحت عرش
الشهادة لربك في الآخرة.

٢٠: قال له تعالى : ﴿ يٰٓأَيُّهَا مَاسِيْرُوْنَ وَعٰمِلُوْنَ ۚ وَآتِ عَصَاكَ اِلٰتِ مَسْحُوْرٍ ۝١٨﴾

رفاقت معانی ، فنون تحریکات فی قصائد و کلام او شاعر ، بعلیہ لغت ، انیسویں ص ۲۹

٣٠ قال مصطفى: «إن تغير القدرات المعرفية وإن تحسنها وازديادها ليس غير لكم.

٩. الخراج: لإتمام المحرري لدى الأيمان "عن غير حق" سمعت المعلن من غير وعي أنه تعالى عليه
شعرون سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "الحرل من ورثه ادين به" وبنيها
منتهية لا يبعثها أكثر من الدين الذي انقضت ائتماره وغرضه . ثم من وقع على المهادنة
كخراج برعى حول نهمي يوشك في الغلبة "ألا وإن لك مني حبي" ألا وإن حبي أغشى الأعراس -

۲۔ یہ کوئی نیا علاج نہیں ہے، یہ پہلے کا ہے۔ کتاب امراض ص ۲۱۳ و ۲۱۴ میں، انھیں اس قدرت سے منع کیا

یہ کہ اصل ثروت اہل علم و اہل حق کی ہے، میں نے انھیں بالذکر لکھائی تھی۔

ترجمہ عمدہ کو ترجمہ فرمائی، ایشیائے اقصیٰ میں، درمات نظام عموم بہار پور ص ۳۱ و ۳۲۔

ان کو پہنچا: حیدرآباد غفرانہ، ایشیائے اقصیٰ میں، درمات نظام عموم بہار پور ص ۳۱ و ۳۲۔

پہنچا: شہر اصفہان، درمات نظام عموم بہار پور ص ۳۱ و ۳۲۔

مخصوص طور پر شہر اور مسجد میں، مکان ٹھکانا اور چھینا بھینا

سوال (۱۱۰)۔ یہاں پر آستان بکرا کے نام سے، درمات خالص تمام میں، یہ ہے اور بصورت آواز

یا بال یا نہ جمع کر کے کھان پکایا جاتا ہے، پھر شیشی میں فی ہر تھوڑا سا انھیں مایہ ادرکین وغیرہ دیتا ہے،

صرف خالص ہی کے لئے آواز آتی کی تا مدت بھی ہوتی ہے، پھر حضرت ملاں قورس مدد و بیج دے کر

دیتے ہیں۔ علاوہ اس کے بچہ جن بکروں کو روٹھ لیا، وہ سب ادرکین یا دھنیا کی جاتی ہے، صاحب اپنا

ٹوٹا کھانا تقسیم کرتے ہیں، پہلے گھس پڑھنے والوں کو دیتے ہیں، پھر جو مریضوں کو کھانسی میں تشہیر کرتے ہیں۔

وہ ان تقسیم خاص جان گوتی۔ بچہ بھی دیتی ہے۔

عرض یہ ہے کہ یہ بکرا کھانا کیا ہے؟ اور کیا شرح اس کے لئے حدیث ہے یا نصیحت کرتے ہیں؟

مراجعت از میں ثابت کرنا اور پھر ماموں کے فیصلے اور ان کے فیصلے پر

۱۔ "اولا یبرأ فی کسبہ الخیر منی الزائد علی ما فعل فی اول امشیر، لانه لو سکر من یمن من مریض،

مجدد من اشدہ بعض الذی یزود و یزود فی فرد الخصال الکثیرۃ فی حدیث الحد البشروح، لہذا

فیہ من حدیث الحد والسم فی البشروح، حیث انہ ذلک ما فعلہ بعضہ من وجوہ النسخ و

ما۔ و کر فیہ۔ و انہ ذلک سبب کثرة الوفود احیاء البشروح و من یزیدہ علی بعض

الحضرات و کثیر من اسس بحدیث و بحدیثوں فی الأشیاء الی سبب المسجود بہ، ہذا فی

غیر رمضان، فکف بہا فی منہ و من اعطیہ فکف بہا فی بطنہ منہ، فلیحفظ من حدیثہ و

ما فی کلہ حیدر الخ۔ المسجل لاسی امیر الحاج ص ۲۱۳ و ۲۱۴، فصل فی وفود الخصال بطنہ منہ،

مستطقی لاسی امیر

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ صورت اور تخریج قرآن کریم وحدیث شریفہ، آج صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فقہائے مجتہدین سے ثابت نہیں (۱)۔ حسن تدویر غریب، تشکیک سے اس دور کا جانے (۲)۔ احترام قبرستان کے بھی یہ خلاف ہے (۳)۔ احترام مسجد کے بھی خلاف ہے (۴)۔ احترام ابراہیم کے بھی خلاف ہے۔ یہ چند ویسا بھی ظلم ہے اس کا کھانا بھی حلال نہیں "ابا جح من مریض مسلم لا یجب تعزیر (حدیث) (۵)۔ لفظ اللہ تعالیٰ ملہ۔
ترجمہ ادب کو وغیرہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔

روضۃ القدر اور مزارات صحابہ پر قرآن خوانی

مسئلہ (۱۸۰) : کیا حضور اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ہم او سب پر کرام و رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزار پر بھی قرآن خوانی ہوتی ہے؟ جیسا کہ ہندوستان میں اہل بدعت پر مکاتول اور قبروں پر قرآن خوانی کرتے ہیں، کیا صورت میں پڑھنے والے کو درمیت ن روئے ہو؟ جواب ملتا ہے: نہیں؟

(۱) ایضاً ان اصول سے ثابت ہے: (۱) بدعت ہے۔ کہنا صریح ہے اہل العلم مکاتول عابدین و امر بحیو الطاعتی و غیرہ و رحمہم اللہ تعالیٰ علی فسادہ و قد مضی بخریجہ من کیفہ تحت عنوان "ابنہ" بعد عنوان "تافیر بدعت"۔

(۲) پتا اس میں کال گون کا پتا دیا ہے صحیح، مذکور اور متوجہ ہے جس سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی سے "نام ہے"۔ "اسباب المسلمین بسوق" و قالہ کفر: "بسیح لبحاری، کتاب الإیمان، باب حروف المؤمنین بحیث عملہ" (۱۳۰) قدیمی۔

(۳) انظار امینی فی الکفر (۱۰۳۱۲۱۰)۔

(۴) "قال فی الفتح" بکرمہ الخیر علی القبر و رحنہ، فحبسہ لئلا یغلہ من دست حول تغریب خلق من رحنہ، ملک القوری ان یصل الی قبر فربہ مکروہ" رد المحتار، آخر باب صلوۃ الجنان (۳۰۵)۔ سعید۔

(۵) "انقلد بحریجہ من رد المحتار، آخر باب ما یفسد الصلوۃ و ما یکرہ فیہا" (۶۱۲)۔ سعید۔ نعمت عنوان "نثرۃ ابن عربی"۔

(۶) "منکرہ المتصالح" کتاب الجور، باب العیب و العار، ص ۲۵۵، قدیمی۔

اس کا دستور ہے اور یہ طریق مشہور ہے "المعبر عن كماله و ط" کے تحت اس پر حق کی اجرت ہو کہ لازم ہوئی (۱)۔

ماذہ از میں میت کے ہر دائرہ میں بعض دفعہ چھوٹے کابل بھی ہوتے ہیں ان کے مال میں تصرف کرتا اور ان کے حصہ سے صدقہ دیا جاتا نہیں (۲)۔ پھر یہ کہ کھانا شرعاً واجب نہیں اس کا التزام کرنا ایک غیر واجب کو واجب قرار دینا ہے جس کی شریعت میں اجازت نہیں (۳)۔

ماذہ از میں ایصالِ ثواب کے لئے جو صدقہ دیا جاتا ہے اس کے مستحق غرباء ہیں، مالدار نہیں (۴)۔ یہاں غریب واقعی سب گورہ جاتا ہے یہ طریقہ مذکور ہے ہر دس میں عاشر شہرت نامہ کی کاغذ پر ہوتا ہے (۵)۔ جیسا کہ دیگر تحریکات کا حال ہے اس لئے اس طریقہ کو بند کرنا چاہئے نہ عوام کی وجہ سے اصل کیفیت باقی نہیں

۱۔ "و لا معنى أيضا لعلة الفارسي . لأن ذلك شبه استيجاره على قراءة القرآن . وذلك باطل . و لم يفعل ذلك أحد من الخلفاء" . رد المحتار . باب الإحقره العاشره : ۵۷۶ . سعید

۲۔ قال الله تعالى : "و اتوا الناسي أموالهم . ولا تبدلوا الخبيث بالطيب" . والسماء : ۴

وقال تعالى : "و الذين ياكلون أموال الناس علماً . إنما ياكلون في بطونهم ناراً" . النساء : ۱۰۰

۳۔ "و كذا غير ذلك من زعم بعضهم" . ما أحدث على خلاف الحق المقتضى عن رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم من علم أو عمل أو حال موع شعبة واستحسان . و جعل ديناً قويمًا و فراطاً مستقيماً" . رد

المحتار . باب الإمامة . مطلب : البدعة حجة أقسام : ۱ . ۵۶۰ . سعید

۴۔ "و العيبة المطلقة لا تحل لغنى : لأنها صدقة و هي على الغنى حرام" . الدر المحتار . قبل

باب التواصي الخ : ۱۹۹ . سعید

۵۔ "عن أبي هريرة - رضي الله تعالى عنه - قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :

"المتباين لا يجاهد . و لا يؤكل طعامهما" . قال الإمام أحمد : يعني المتباين ضيق بالضيق فجهاداً و

صدقة : رواه البيهقي في شعب الإيمان . و منكرة . مصابيح . كتاب النكاح . باب التولية ص :

یعنی۔ قنوی بزاریہ (۱) تیسری (۲) اشائی (۳) وغیرہ کتاب فقہ میں ایسا ہے اب کے لئے میں نے اسے ہم مقدمہ اختیار کرنے کی ممانعت نہ کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبریت، مؤلف: ابراہیم بن محمد، ج ۳، ص ۳۰، ۳۱، ۳۲۔

کتب صحیح، ترجمہ و تفسیر، ج ۳، ص ۳۰، ۳۱، ۳۲۔

شکر میں سال کوئی تعداد

مسئلہ [۱۲]۔ ابراہیم بن محمد میں اس قسم کا فرق۔ ہوتا ہے کہ وہ کسی کی وفات پر نہ دفع و نہ صائب سے لے کر ہوا، خواہ وہ کسی پر حاکم ہے یا نہیں، مگر پانچ کی قدر والا کوئی نہیں ہے، ان پر وہ نہیں کرتی ہے ایک۔ مگر یہ کہ وہ ہے جس پر شریک دور دراز ابراہیم بن محمد نے چھ میں دو کہتے ہیں، اس کا اصل کتاب میں قنوی اشکال میں ہے، اور وہ بھی نہیں بدست ہے، ان کے بارے میں تمس سے تحریر ان میں حاکم اپنے مشائخ کی شریعت و شہادت میں پیش کر کے کہہ رہا ہے، ان کے بارے میں شہادت مانگتے ہیں۔

الحجاب حامداً و مصلیاً:

واقعہ صائب کے لئے یہ شرط چاہا تا ہے اور اگر وہ ای ہے کہ اس کے قرآن و حدیث سے شہادت نہ کر سکیں، صرف اتنا کافی ہے کہ قرآن و حدیث کے موافقی امور میں کوئی شک نہ ہو، ان امور میں نہ ہو۔

۱۔ ابویکوفہ نسخہ الصمد فی الجود الأول والثالث و بعد الأسبوع والأعداد
مغیرۃ القرآن و جمع المصنف، و القراءۃ للحدود، و القراءۃ لمورۃ الزعماء و الأعداء و الحاد للحدود
ان الحدیث الصمد عند الامام القریانی لاجل لا کر یکر، الحدیث علی حدیث نجدیہ، اب صمد
الحجاز، دہلی البصی، ج ۱، ص ۶۱، وغیرہ:

۲۔ ابویکوفہ الحدیث الصمد من اهل النسب لا بدعوی فی السورۃ فی الحدیث، فلو ان وہی بدع
مستفیحة، سارونی الامام احمد و فی جامعہ و بعد صحیح عن حرم بن عبد اللہ فی کتابہ الاجتماع
إلى اهل النسب و صحیح العلم من الساجد، اجمالی لکیر لکیر، فضل فی الحدیث، الناس فی
مسائل متفرقة من الحدیث، ص ۶۹، مکتبہ سید کبیری لاہور:

۳۔ ابویکوفہ الحدیث، اب صمد فی الحدیث، فصل فی کرم الحدیث من حدیث الحدیث، ص ۶۹، مکتبہ

یہ سال ثواب و خیر سے کم قرآن پر شیرینی

الاستغفار ۱۱۱۱۔ یہاں چار ماہ سے کتب طہ و طہارہ کے مجموعہ میں جو کتب کے واسطے ہوں گے کہ
قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اور ان کی تفسیر کی جائے جن کو یہ سال ثواب و خیر سے کم قرآن پر شیرینی
کرتے ہیں اور ان کو کتب کی کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
مذہب کے پتہ میں اور کتب کے کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
الجواب جلد ۱ و ۲

یہاں ثواب سے کم قرآن کی تفسیر کے واسطے ہوں گے کہ کتب طہ و طہارہ کے مجموعہ میں جو کتب کے
قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اور ان کی تفسیر کی جائے جن کو یہ سال ثواب و خیر سے کم قرآن پر شیرینی
کرتے ہیں اور ان کو کتب کی کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
مذہب کے پتہ میں اور کتب کے کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
الجواب جلد ۱ و ۲

۱۱۱۱۔ یہاں چار ماہ سے کتب طہ و طہارہ کے مجموعہ میں جو کتب کے

۱۱۱۱۔ یہاں چار ماہ سے کتب طہ و طہارہ کے مجموعہ میں جو کتب کے
قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اور ان کی تفسیر کی جائے جن کو یہ سال ثواب و خیر سے کم قرآن پر شیرینی
کرتے ہیں اور ان کو کتب کی کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
مذہب کے پتہ میں اور کتب کے کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
الجواب جلد ۱ و ۲

۱۱۱۱۔ یہاں چار ماہ سے کتب طہ و طہارہ کے مجموعہ میں جو کتب کے
قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اور ان کی تفسیر کی جائے جن کو یہ سال ثواب و خیر سے کم قرآن پر شیرینی
کرتے ہیں اور ان کو کتب کی کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
مذہب کے پتہ میں اور کتب کے کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
الجواب جلد ۱ و ۲

۱۱۱۱۔ یہاں چار ماہ سے کتب طہ و طہارہ کے مجموعہ میں جو کتب کے
قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اور ان کی تفسیر کی جائے جن کو یہ سال ثواب و خیر سے کم قرآن پر شیرینی
کرتے ہیں اور ان کو کتب کی کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
مذہب کے پتہ میں اور کتب کے کتابت میں اور کتب کے پتہ میں دیکھیں کہ ان کو کتب کے
الجواب جلد ۱ و ۲

مشکوٰۃ شریک میں حدیث کے ساتھ انہوں نے قبری اشیاء کے بارے میں کہا ہے (۱۰)۔ چنانچہ
 ائمہ کے حاشیہ میں قاضی نے لکھا ہے: ایسا ثابت نہیں کیا جاتا ہے، اور یہ حدیث نہیں پائی
 جاتی ہے نہ بدلتہ میں۔ تحقیق یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اپنے اس سے بڑھتا ہے اور ایک حدیث اس کے
 ساتھ ہی روایت میں لایا جاتا ہے:

ہذا کے متعلق اگر کوئی حدیث صحیح ہو تو اس کو ماننے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

١. جواب حاتم: "وَمُصَنِّعُ"

جس شے کی تعمین کے لئے شارع نے کسی دوسری شے کے ساتھ (۲) کو جو اس شے کی
مطلوبہ نہیں ہے۔ یہ وہی ہے جو (۳) کو جو اس شے کی تعمین کے لئے شارع نے کسی دوسری شے کے ساتھ

وَأَمَّا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَقَّانِ، إِلَى كُنْزٍ صَحِيحٍ فَقَدْ تَعَيَّنَ تَفْهِيمُهُ وَتَسْوِيقُ أَصْدِقِ الْفَرَاقِ لَهُ بِهِ
وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ كُنْزٍ حَبِيبٌ عَمِلَ لَهُ كِتَابُ رِثَا: بِإِذْنِ الْبَيْتِ فِي شُعْبِ الْأَعْلَى مِنْ مَعَالِيهِ وَهَكَذَا
لِصَحْبِهِ كِتَابُ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَنَاظِرُ ص. ٥٢. قَدِيمِي

[illegible]

٣. قبل أن يبتدأ إيهاب في إلقاء الخطبة من هذا المنبر، قام بفتح في المذياع لإلقاء التبرير وهي
 دعوته لفتح هذا المنبر، مع التبرير، قال: -- إيهاب -- * * * منطلقني إلى الحنفية، مصر

وكان في لسانه كلمة لعلوه العود والعود في لسانه في آخر ١١٠٠ وطلبه

[illegible]

فی الدین اور تقیہ، حلق، ج۔ لفظ مانہ خان خرم۔

ترجمہ: اہل کفر و کفر کی عداوت کے ساتھ کہ جس شخص نے کفر کا نام لیا ہے وہ کفر کا شکار ہے۔ (شہان ۶۶۶ھ)

غیر مسلم کو ثواب پہنچانا

سوال (۱۹۱۸): غیر مسلم کو قرآن پاک وغیرہ کا ثواب بخانا کونسا ہے یا نہیں؟

ایصال ثواب پرچے سے پیش کرنا

سوال (۱۹۱۸): ۱۔ کچھ مسلمان ہم نے یہ فقرہ لکھا ہے: "پاک و عظیم کلمات پر قرآن شریف پڑھ کر اپنے احباب، اراکہ اور تمام اہل اسلام کی روح کو ثواب بخانے میں اور صاحبِ ذکاوت خدا تعالیٰ کے دیر و بخت کرتے ہیں تو ان صورت سے سب کو مل کر قرآن پڑھنا اور پکے وغیرہ کا استعمال کرنا کیسا ہے جب کہ یہ پروگرام کا بچہ ترک کر دیا جاتا ہے؟

الجواب حامداً و مصلحاً:

۱۔ ناجائز ہے (۱)۔

۲۔ اس طرح اقدام کے ساتھ قرآن خوانی کے فی ایصال ثواب سرنا عایت نہیں، اس سے بچنا چاہئے، غرضی طور پر متناظر نہیں، دراختیار پر جانے وغیرہ پیش کرنا، سورۃ معاوضہ ہے اس سے بچنا چاہئے (۲)۔ لفظ والد تعالیٰ خیر۔

ترجمہ: اہل کفر و کفر کے عداوت کے ساتھ کہ جس شخص نے کفر کا نام لیا ہے وہ کفر کا شکار ہے۔ (شہان ۶۶۶ھ)

ایصال ثواب کے لئے تارق مقرر کرنا

سوال (۱۹۱۹): ۱۔ لفظ کوثری ثواب لکھا، اس سے کیا مراد ہے؟ ۲۔ تاجہ و امیر، یہ سوال کیا ہے؟ ۳۔ صرف چھ کے دن جنوں پر لکھ کر تمام انوار و اوصاف کا اٹھانا اور لکھنا؟ ۴۔ کیا ہے؟ ۵۔ شبِ برات میں طلبہ پکار لیں ان کی خدمت میں پہنچا دیں، ۶۔ شبِ برات اور پانی کی سیٹیں لکھنا، ۷۔ مجلس نماز اور عبادتوں میں کیا ہے؟

۱۔ افعال اللہ تعالیٰ: "ذات کون للشی والذین امنوا، ان یمتغیروا لیمتغیروا" (سورۃ التوبہ ۱۳)

۲۔ لفظ "تاجہ" جو بعد من و الذبح و غیرہ صحت علیہ "تاجہ" ہے، جذا کا لفظ

یہ بھی قائل ہے۔ ایصالِ ثواب کرنے میں جو کچھ ایسا جائے، مانند اربوں و کٹن، بکری و احداثِ اقطاع، عیال و اولاد و ثلثت و غیرہ، "الاسباب الخیر" وغیرہ ص ۱۳۰-۱۳۱ (۱) فقہی و اعتدیلیات قائل احمد۔

مرد و مہر مہر و غیرہ و ہر جامع الخیر کا پیر۔

ایصالِ ثواب کے لئے تاریخ متعین کرنا اور اوقاتِ مدرسہ میں مدرسین و طلبہ کا ایصالِ ثواب کرنا

سوال [۸۰۰]۔ خاص و عام میں سے کس کا انتقال ہو جائے تو کس مساجد اور عبادتوں میں دعا و قرائت سب کو جمع کرنے قرآن شریف شہادت ہے۔ وہاں سب شریفہ میں یہ ہے ثواب مطلق آیا ہے، ان میں چند شہادتیں ملتی ہیں جو حسب قریب ہیں:

اس حدیث کے ساتھ قرآن شریف فقہ کرنا اور اس کا ثواب پڑھنے والے کا ثواب دینے والوں سے ثابت ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر وہ شیخ القروانی سے ثابت نہ ہو تو جو معتبر ہے یا نہیں؟

۲۔ سب مبالغہ جگہ جمع ہو کر پڑھیں گے، یا ان کے قریبی و غیریہ و غیرہ و ہر مسواہ کے خلاف ہو گا یا نہیں؟

ایصالِ ثواب کو اخبار میں شائع کرنا

سوال [۸۰۱]۔ ۱۔ یہ سب ایک جمع ہو کر پڑھنا اور ان کا ثواب پڑھنا، اس کو اخبار میں شائع کرنا، یہ کوئی بات نہیں؟

۲۔ قرآن شریف شہادت کرنے کے ثواب پڑھنے کا شرط کیا ہے؟

۳۔ قرآن شریف کے لئے فجر مدرسہ، منہج مدرسہ سے اجازت لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلياً:

۱۔ ایصالِ ثواب کا جو طریقہ مرقیہ سے یعنی میت کے انتقال سے تیسرے روز جمع ہو کر پڑھنا، یہ قرآن

کی جاتی ہے اور انہوں پر ترجیح پڑتی ہے۔ فقہاء و فرائض سے اس کا ثبوت نہیں (۱) البتہ اس حدیث کے ساتھ ایسا تو آپ کریم پرعت ہوگا۔ ”اسی محدثہ مدعہ و مکی مدعہ حدیثہ“ (۲)۔

۳۔ ایک جگہ شیخ ابو قرآن شریف پڑھنا، جائز نہیں بلکہ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ بخلاف اور اجازت بھی تحریر فرماتے ہیں:

”و من غیر استیضا عن النسخہ، بلکہ استیضا عن یزید بن ابی اسحاق عن حماد بن عمار عن ابی ہریرۃ (۳)۔“

۴۔ شریعت یہ ہے کہ اگرچہ اصل کتاب میں شریعت میں یا کوئی اور جگہ موافق شریعت ہے تب تو یہاں میں داخل نہیں (۴) اور اگر اپنی شریعت اور باقی تصدوے تو بہت روایتیں ہیں اور پانچ لاکھ (۵)۔

۵۔ قرآن شریف پڑھ کر بیت کو آپ پڑھ چھاننے کی نیت کر لینے سے ثواب پہنچ جاتا ہے وہاں سے کہنا بھی مستحسن ہے (۶)۔

۱۰۔ قال العلامة المصنف رحمه الله تعالى تحت حديث: ”من حدث في أمرنا هذا“ طبع ”أى إنشاء أو اختراع أو تقي أو غير ذلك من فعل غيره“ بما ليس منه: ”أى فإليس له في الكتاب والسنة عاصد فاعلم أو حتى“ ما لم يرد أو مضط (مورد) أى مردود على فاعله ليعلم أنه ”فليس القدير شرح الجامع الصغير“ ۱۱۔ ۵۵۹۔ مكنه بر وضعه في كتابه راجع:

(۲) أخرجه من مائة في مقدمته۔ مات احتجاب: المدع والجدل۔ ص ۶۰، قدیمی

(۳) حاشية الطحاوی علی المرقی، کتاب التعلیقات، قیس باب ما یبعد تصدیق، ص ۲۱۶، قدیمی

(۴) ”علیہ من و غایب البی یقول“۔ سعت عمر من الحفظ وحی اللہ تعالیٰ عنہ عنی السلام یقول

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ”ایما الأعمال ما یبائن“ الحدیث، (صحیح

البیہاری، مات کتب کان مدہ الثوری الح، ۲۰، قدیمی)

(۵) ”قال انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ ”من سفع سفع اللہ، ومن برأ برأ اللہ، اللہ“ (صحیح

البیہاری، کتاب التوفیق، باب الریاء والنسعة، ۹۶۱، قدیمی)

(۶) (ما یحدث فی الزهد، باب الریاء والنسعة، ص ۲۱۰، قدیمی)

(۷) ”و یفر من القرآن ما یسیر لہ“ ”تدقرون المقام اول ثواب ما فرأناہ إلى قلان أو الیہ“ -

نکاح کے وقت عوریت کا کیا حکم ہے اور کیا کرانا؟ عا، دونوں کا ہے۔ ہاں اگر امیر اس حالت دیکھ لے تو ثواب نہیں ملے گا۔ اور نہ جو غریب کھائے کسی شے میں اس کا ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ علم دین جو یہ نظام مہم ہمارا ہو۔ اسے فارغ شدہ ہیں اور نہ ناکارہ ہے کہ دھڑ سے قیصر و امت کو ان قانونی رحمہ اللہ کا حق کی سمیت میں تین سال گزارے ہیں اور وہ عجز و عجز میں بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ٹھوٹی تھیں چائیں دن سے اندر ہی کھی دن کھائے گا اور کھائے تو جو کچھ ان کے اہرام میں کھائے تو یہ غریب سب کھائے ہیں۔ ہاں امیر کے کھانے کا ثواب نہیں ملے گا۔ لیکن اہم کھانے سے اس کو بے رحمی لے جائے گا کہ ہے اور یہی ٹھیک ہے۔ ہر رے ملا۔ میں موانہ نقوی و موانہ قانونی رحمہ اللہ کا حق تو وہی اہم دین و غیرہ میں موجود ہے اور یہی حق ہے بلکہ میلاد وغیرہ بھی وہاں اللہ کیا جائے تو یہ جائز ہے۔ شریعت میں مقتدرہ وغیرہ سب جائز ہے۔ اب جب تک عالم یہ کہتا تو وہاں دیکھنے میں آ رہا ہے کہ کئی جہتوں نے ان پر حاکم قرار دیا کہ ان کو کئی ان طریقہ و عمل ہو سکے۔

الجواب بحامد و مصلیٰ :

الجواب: حائداً ومصلياً:

زید کا جواستہ لاں آپ نے نقل کیا ہے اس میں کسی آئندہ بھی حدیث کا حوالہ نہیں ۱۱۰ حدیث کہاں سے جس سے زید نے ثبوت لایا ہے اس سے کھٹوا جائے اپنے بھی ہم نے مبنی ہو چھا اور حوالہ طلب کیا تو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی و حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور احمد مرتدہ رحمہ تعالیٰ کتابیں بدعات کی ترویج میں کچھ بولی ہیں ۱۱۱ کسی بھی بدعت کو جائز نہیں فرماتے۔ مولانا مفتاح الرحمن آٹھ جلدوں میں ہے، مولانا رشید یحییٰ حصوں میں، مولانا رحمہ تعالیٰ حصے مسئلوں پر تفصیلی مبنی ہے جس پر حضرت مولانا رشید احمد رحمہ تعالیٰ کی تائید و تقریر ہے، البتہ ایک بدعت کی بڑا آثار نہ ہو چکا دی گئی ہے۔

[illegible]

١١١٠ نقد و خبر سعد من باب الحج عن الغير من الهداية. فتح القدير رد المحتار ومجربا من كتب

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

یہ درمیت کوہم نے کاٹا اب یہ پتھان بھولوں کے مستحق غریب مسکین ہیں، ادا کرنا نہیں۔ جہاں تک ہو سکے اس میں انکو روپیہ دینا بہت عمدہ ہے اور (۲) اس واقعہ پر یہ بتایا جاتا ہے۔

حامد شاہی درمیانہ آدمی ہے روایتی شرح برکتہ (۳) اور شیخ القرآن (۴) میں اس پر منسلک بحث ہے۔ ورنہ حق (۵) اللہ (۶) میں بحر بحث نہ ہو رہے۔ سو نہ اٹھائی۔ جب ہمارے بچ رہی درمیانہ

(۱) فی صحیح البخاری: "باب عندک السر، و قال ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "و رجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شملہ ما تنفق به" و قوله تعالیٰ لا یسرفوا فی الصدقات فیعمداً، و ان یخفوها و تأثر بها الفقراء، فہو غیر لک، و یکفر عنک ما تم، و اللہ ساعلمون حیران، و الفقرة ۱۰۷۰، کتاب الزکوٰۃ ۱۰۹۱۱۔ قدیمی۔

و فی الصحیح لمسلم: "عن اسی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "سبع یظنہا اللہ فی ظلمہ یوم لا ینزل الا شہ" الحدیث و فیہ "و رجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم بہ ما تنفق شملہ" کتاب الزکوٰۃ، باب فیمن اخفاء الصدقة ۱۰۹۱۱۔ قدیمی۔ (۲) فی صحیح البخاری: "باب الرب، فی الصدقة، قوله تعالیٰ: "و ایضا المنین امنوا لا یطروا صدقاتکم بید الیمین و الاذی یمالذی ینفق مالہ و ناء الناس، و لا یزمن یذ و الیہ الا امریہ لایہ و الیہ" (۳) کتاب الزکوٰۃ ۱۰۹۱۱۔ قدیمی۔

"قال الی صلی اللہ علیہ وسلم: من سفع سبعاً لہ و من یراء اللہ بہ" (صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الزیاء و الصدقة ۱۰۹۱۱) ابن ماجہ، باب الزیاء و الصدقة، کتاب الزکوٰۃ، ص ۱۰۹۱۱۔ قدیمی۔ (۴) تفسیر مجریہ میں و المصارف، باب حلوة الخنازیر ۴۰۴، ج ۱، ص ۱۰۹۱۱ سعید۔ تحت عنوان "ایضاً" یہ ہے کہ "ان تین"

(۵) تفسیر الفتاویٰ الحامد، کتاب الزکوٰۃ ۱۰۹۱۱۔ مصبۃ مہدیہ، مصر۔

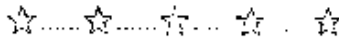
(۶) لہو اطلاع علی هذا الکتاب

(۷) "و اما اصلاح اهل البیت طعاماً، و جمع الناس عنہ، فلم یثقل فیہ شیء، و هو مدحہ غیر مستحب و یسعی أن یكون الشیخ من اہلہ ذلک، لہ و ردہا تہذیب الخیر، و المدخل لای امر امر حرج

۲۸۸۰۲۔ مصطفیٰ لیبس مصر۔

تعالیٰ کا فتویٰ میل و شریف کے متعلق مستقل پاپا ہو رہے ہیں۔ جس پر بہت سے انکار کئے جاتے ہیں۔ مولانا فتاویٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہاں "المزید" و "ند شریف" (۱) میں پوری قطعیت ہے۔ "نہ فی الاذنہ مسلک دست سے شائع شدہ ہے۔ اسے کسی جاننا چاہے کوئی کرنے کا حق ہے نہ کسی پر نہ کسی کا حق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خبر و احقر محمودہ دارالاحقر، یو این



www.ahlehaq.org

(۱) "المزید" و "ند شریف" میں قیام و شریف کے متعلق مستقل پاپا ہو رہے ہیں۔ جس پر بہت سے انکار کئے جاتے ہیں۔ مولانا فتاویٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہاں "المزید" و "ند شریف" (۱) میں پوری قطعیت ہے۔ "نہ فی الاذنہ مسلک دست سے شائع شدہ ہے۔ اسے کسی جاننا چاہے کوئی کرنے کا حق ہے نہ کسی پر نہ کسی کا حق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: گوہر پانچ ماہ بعد ہو کر روئے مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر حجاب ہے (۱)۔
 دوم۔ اس طرح چڑھنے سے لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم کی عیداً مہربان ہو کر نظر بخور
 اس طرح پر حجاب، ہاں ہے، اس کا حال کسی کو معلوم نہیں (۲)۔ اس لئے اس سے احتیاط چاہیے۔ لفظ: تہذیب و تہذیب
 و مہربانہ تہذیب و تہذیب۔

ترجمہ: احمد محمد و غفرلہ، رد المحتار، ج ۱۲، ص ۹۰۔

انجواب الحج، رد المحتار، ج ۱۲، ص ۹۰۔

اذا ان کے بعد کچھ کلمات لکھتے

مسئلہ (۸۲۹): ہمارے یہاں کئی ماہ سے جمعہ کے روز مسجد میں اذان کے بعد صوبہ پٹواری جاتی
 ہے، پھر سب ٹوٹ کر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، بعد میں موقوف عند لئے کھڑے ہو کر "اللہ یا اللہ" کہتے ہیں،
 کہ: "پاروڑ میں کچھ شہرت ہے کہ وہ بعد امام نہ سب سے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اگر ہے تو
 کسی معتبر کتب حدیث سے معلوم کریں۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ طریقہ قرآن مجید میں ہے، اذ حدیث شریف میں، اذ کلام راہنما میں، حالات میں، نہ کچھ یہ

(۱) "روى أبو حنيفة رحمه الله تعالى في مسنده عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: 'أما من السنة أن

فأنتى قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من قبل القبلة، وتعمل مبرك إلى الفضة، وتستن القبر

تربك، ثم تعمل السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته" (على ما ذكره يكره المواقف

مستفلاً، رحمه الله تعالى، في السلاوة، بقوله: فيقول في مولاه، السلام عليك يا رسول

الله، السلام عليك يا حبيب الله، السلام عليك يا حب الله، السلام عليك يا سيد المرسلين

الخ" (فتح القدير على المبدية، كتاب الحج مسائل متنوعة، انقضاء الثالث ۸۰۶، ۸۰۷، مطبوع

للباب الحنفى، مصر)

(۲) قال الله تعالى: "يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً" (سورة التوبة، الآية ۳۴)

عمران ۲۹

مختار ہو جائے۔ فقط واعمالہ۔

تاریخ: ۱۳۹۵/۰۵/۰۵

اَللّٰهُمَّ

مسئلہ ۱۸۳۱۔ ان دنوں کے وقت ان سے پہلے دہشت گردی کو تشبیہ و قیاس سے کہہ کر ان کی شہرت کا ناز ہے یا ان کی نامور ہوا ہے خود دہشت گرد چاہ کر کے ان کو یہ سمجھ رہے ہیں کہ:

انجواب: حامد و مصباح

روداد طبع جو طبع بہت خلعت ہے وہ تو یہ ہے کہ خدا نے اپنے عباد کو ان سے پہلے طاعت نہیں، بعد ان سے قبول فرماتا ہے کہ انہوں نے کریں () فقط، اللہ اعلم۔

ختم تراویح کے بعد الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر حق تعالیٰ سے دعا
 فرمائی کہ اے اللہ! یہ شخص تیرا رسول ہے اور تیرا پیغمبر ہے۔

طریقہ مذکورہ پیشہ و فلاح سے بہت کم فائدہ پہنچتا ہے۔ کڑک پانچویں (۵) لکھتا واند اندر۔
۱۔ انجمنہ انوار الخیر، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔

الجواب صحیح ہے۔ ہندو نظام میں تین عہد۔

[illegible]

(۲) جنی جنی اصحابی صحنی شہادت نہ دی اور اپنی تحقیق کیا ہے وہ بدعت ہیں، عربیوں کوئی جہاد نہ قبول کرے۔

[illegible]

تعمدات دیگر، به عنوان مثال، استفاده از یک مدل برای پیش‌بینی رفتار مشتری، یا استفاده از یک مدل برای پیش‌بینی میزان فروش، می‌تواند به شما کمک کند تا تصمیمات بهتری بگیرید. با استفاده از این مدل‌ها، شما می‌توانید به راحتی به داده‌های خود دسترسی داشته باشید و به راحتی آن‌ها را تحلیل کنید. این مدل‌ها همچنین می‌توانند به شما کمک کنند تا به راحتی به داده‌های خود دسترسی داشته باشید و به راحتی آن‌ها را تحلیل کنید.

تصنيف: سيرة ذاتية
 مؤلف: محمد بن عبد الله بن عبد الوهاب
 تاريخ النشر: 1412 هـ
 مكان النشر: الرياض، المملكة العربية السعودية

روایت چار سے چار ہزار روایت تک ہے۔ اس میں ایک مخصوص جگہ پر جو روایتیں نقل کی گئی ہیں

١٠٠٠ جرحه الشدني في الجبل، ثم شمله على امر عمار كنهني حيه وحده ٩٤٠ شدي،
واعتكدها في سنة ٩٤٠ في حين في حجة، ثم الحادي ٩٤٠

بہاؤ الدین نے یہ نکتہ ۱۱۰۲ھ میں ملاحظہ کیا۔

[illegible]

٢٠: (سبحك) لمصالح. كتابه الخلود - انعمه على النبي صلى الله عليه وسلم وبعثه.
٢١: (سبحك) لمصالح. كتابه الخلود - انعمه على النبي صلى الله عليه وسلم وبعثه.

١٢٨٤٠

وقد تعالمة لدرج رجمه نه هالي الخالي يهني زوادي شعبه ذات رمي تدهب
حبه لآبنا من حديث محمد بن مروان بن الحسن بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام في
كتاب حياء الامم ان مروان هذا اذ اوصى في ابيه شوقه وفي نفسي حزن لا نفس له قال
عن حمزة بن عمار عن محمد بن مروان بن الحسن بن ابي حمزة قال قال ابي عبد الله عليه السلام في
الاصحاب في ابي عبد الله بن مروان بن الحسن بن ابي حمزة قال قال ابي عبد الله عليه السلام في
الاصحاب في ابي عبد الله بن مروان بن الحسن بن ابي حمزة قال قال ابي عبد الله عليه السلام في

١. استكمالات كتاب الفقه على مذهب الإمام أبي حنيفة

کے متعلق سوال کیا تو جس کا ذکر شہد میں ہے (کدیمی ہامش مشکوٰۃ المصابیح (۱) اور جس کو بھیجی گئے ہیں
 ہیں نہ قد علما اور اس کے جواب میں اس پر در شریف کی تعلیمی مٹی ہے جس کو نماز میں پڑھنا جائز ہے اور اس
 ہے یہ افضل ہے۔ کدیم ص ۶ مولانا علی انصاری (۲)۔

اور یہ کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احترام مبارک کے قریب سے درود شریف پڑھتا
 ہے تو آپ اس کو سنتے ہیں (۳) یوں کہ آپ کو قبر میں جیتے ہوئے کی حالت معلوم ہے (۴) کہ
 ہم یہ کہ جو شخص اور سنتے ہیں جتنا جتنا آپ کو پڑھتا ہے خداوند تعالیٰ بھی پڑھتا ہے اور خود بھی سنتے
 ہے۔ خدا تعالیٰ میں اس کا (۵) اس کے واسطے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ
 وقتوں میں سنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلام کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچاتے ہیں تو وہ سنتے ہے
 ہیں کہ کوئی شخص کسی دعا یا خطبات کے دوران میں میری دعا یا خطبات سنتا ہے میں اور جانتا ہے کہ مکتوب اللہ کے

۱۔ عن عبد الرحمن بن أبي ليلى: سمعتُ رسولَ الله - كيف يصلوهُ عليكم أهل البيت - قال: قد علمنا كيف نسلم عليكم. قال: "قولوا: اللهم صل على محمد و علي آل محمد كما صليت على إبراهيم و علي آل إبراهيم. إنك حميد مجيد." (الحاشية على مشکوٰۃ المصابيح، كتاب الصلوة باب الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ص ۸۹ غريبی کراچی)۔
 ۲۔ قال غنی قدری: "كانوا اتفقوا على الصلوة بعد الصلوة على سيدنا محمد وآله طاب الوارد أفضل وأكمل ومرفاه
 لمصباح شرح مشکوٰۃ المصابيح، باب الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ص ۶۴، مکتبہ
 رضیانیہ کراچی)۔

۳۔ نقد نغمہ من السنن والسنن، مشکوٰۃ المصابيح، تحت: رقم الحاشية ۱۰۵، ص ۱۱۲،
 ۴۔ "کتاب انشأه إلی حیاته ابدیة، ووجه سلک سلام أنت الکامله"، مرفاه المفتوح، کتاب الصلوة،
 باب الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، وظفها ۱۰۳، رضیانیہ)۔

۵۔ "بغوی" من الشافعی، وقیل: من الاملا، یومنون (من اعنی السلام) واداسمو عی قلیلا
 أو کثیراً أو هماً محضاً من یمن بعد عن حصره مرفاه المور ومصبغة السطیر، رقم
 قول السلام حيث لمجد الملائكة وحمته إلیه علیه السلام "مرفاه المصباح: ۱۲۴، رضیانیہ)۔

بعد نماز فجر عصر درود شریف چھ اپڑھیں

سہواً [۸۳۸]: شہین میں نماز فجر عصر کے بعد درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر درود سے پہلے پڑھیں!

الجواب حامداً ومصلیاً:

درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے اس پر چھ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ وقت رات میں درست ہے (۱) لیکن جب وقت نماز میں مشغول ہوں تو آستین میں رکھیں، انہیں سے کسی نماز میں نہیں لے آئے (۲) اور نہ غلط آئے۔ یہ بھی پڑھا جاتا ہے (۳) اور کسی کو مجبور نہ کریں۔ ترغیب: یہ میں مضحکہ خیز نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حریر و نازلہ: محمد صالح المنجد

الجواب صحیح بندہ والی سادہ زبان میں ہے۔ اور مضمون صحیح و بہتر

درود شریف ۱۰۰ بار میں زور سے پڑھنا۔
سہواً [۸۳۹]: وہنا و تحت فی غلظت میں درود شریف پڑھا رہے ہوں۔ بخلاف غریب میں تو سہواً درست ہے انہیں!

الجواب حامداً ومصلیاً:

درود شریف پڑھنا یا نہ پڑھنا اور اس کا جواب ہے (۸۴۰) لیکن چھ نماز پر درست اور شہین چھ بار پڑھنا

۱۔ مقدمہ تجرید بحث عنوان ۱۳۰۲، علامہ ابن عثیمہ ۱/۱۰۲

۲۔ مقدمہ تجرید بحث عنوان ۱۳۰۲، علامہ ابن عثیمہ ۱/۱۰۲

۳۔ حدیث شریف میں ہے: حراش عہ النضر۔ مسند لإمام أحمد ۱/۱۰۲

۴۔ الشہین فی السبع رقم الحديث ۱۰۵۵

۵۔ الصبر والجمود فی الصلوات الخیرات، ومعاذ اللہ عن تعویذ النعمان الخیر، قال ابن عثیمہ

قد تعالیٰ علیہما ہوا فی سمیع نفسه، وقال الإمام النیرانی علیہ السلام: علیہما علیہما علیہما

والجماد: روح الصغری ۵۶۹، الفرائد الغریبیہ ص ۱۰۲

۶۔ نقلہ تجرید میں کتب لحدیث تحت عنوان "علیٰ علیہما علیہما علیہما"

دروود تاج

سوال (۸۰۸): درود تاج کا پڑھنا کب ہے؟ کیا کد اس میں جامع شملہ، انبیا، و انس، و غیرہ صلی علیہ وسلم کے الفاظ ہیں؟ اس درود کی فضیلت بہت زیادہ لکھی ہے اس درود کی تہنیت کب اور کس نے کی اور چنگیز خیمہ میں نہ معلوم سے کب۔ وہ لفظ پڑھ کر مکرستے ہیں، کیا ان کی حدیث سے ثابت نہیں۔ قادیانی شیعہ یہ جحد وہ میں اس درود کو پڑھنا شرب و دعوت قرار دیتے ہیں، کیا ان کی حدیث درست ہے؟ عوام کو دینی مرض و اذیت کے صورت پر دھنچایا ہے یا نہیں؟ اس کو پڑھنے سے کیا نفع ہوتا ہے یا تو مہوتا ہے؟

الجواب حامداً و مؤعلاً:

ابتداء معلوم نہیں کسی نے ایسا کیا ہے، جو نقد کس خواہش جن میں کرتے ہیں وہ محض غدا و ہر غوا ہیں، عادیث میں جو درود وارد ہیں وہ یقیناً درود تاج سے افضل ہیں (۱)۔ نیز اس میں بعض الفاظ شریک ہیں اس لئے اس کو ترک کرنا چاہیے۔ قادیانی شیعہ یہ میں اس سے تحقق ہو چکا ہے، لیکن ہے (۲)۔ لفظ واللہ بخار تو ملی امر۔ ایک مخصوص من گھڑت درود

سوال (۸۰۹): دارمدا سے میں کیا درود پڑھتے ہیں؟ صلی علی نبی و آلہ و سلم محمد ص

(۱) ابن علی نقی بعد بحث "فأمر دوا علیہ الصلوۃ علی لسانہ بان تو اب اور دافصل و اکمل"۔ و مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی الہی صلی اللہ علیہ وسلم و فصلہ ۶۴ رشیدیہ:

(۲) "انجہ فیضان درود" کہ بعض حصہ میں کنند، غلط است۔ و قدر ان بحر بیان شریح علیہ السلام معینہ شدن معال، و ذالک ابن بعد مرور صد ہا سال واقع شد، پس چنگیزہ در این صبیحہ را مزجب تو اب فرار دادہ شود۔ و انجہ در احادیث صحاح صحیحہ ہے درود و نود طبعہ، آخر ترک کردن و این را بعد عود بلرب حضرت علیہ السلام و درہ ساختن مدعت صلوات است، و چون آن کہ در ان کلمات شریکہ مذکور اند انبیا علیہم السلام عوام است، لہذا درود ان مرسوم نیست، پس تعلیم درود تاج عوامانہ فائز بعوام میردن است کہ عہدہ ہر وہ عہدہ عقیدہ شریکہ عہدہ خود، و در حب ملائکت ایشان گردد، غلط واقعہ تعالیٰ علیہ "دقائق رشیدیہ کتاب البدعات، ص ۷۷۴"

کے اکثر ممبروں میں فروغ سے دو چار ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے لیے دوستوں کے ہاتھوں سے ہتھیاروں کا سامنا کرنا پڑا۔

الحجرات جامعہ اُرمیہ صلیا:

یہ مسجد کے نئے نئے ممبروں میں دو تیس، پانچ تیس سب نے (ا) اٹھارہ تالی، (ب)۔

ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ:

الحجرات جامعہ: (ا) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ب) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ج) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (د) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ه) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (و) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ز) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ح) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ط) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ی) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ک) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (ل) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ: (م) ترجمہ: کوئی کوئی ممبر مصلحتی طور پر علم و علم ۲۵ - ۲۵۔

الحجرات جامعہ:

اللَّهُمَّ

المادة ١٠٠ -

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ: "میں نے اپنے دل سے اس کی طرف سے ایک لمحہ کی گنجائش نہیں کی۔"

٧- ان الله اعلم بما يصح عند المؤمن من تبيين امره.

اور وہی مہررت میں نبی پاک کے بعد غوث پاک کا، مہرکھنڈ

سوال نمبر ۱۷۱: درود شریف کے بعد ان تحریرات میں سے کون سا قرآن مجید کی تفسیر ہے؟

۴۔ مناجات کے درود میں حضور و مہدی الخلیفہ دہم نے ہم راہی کا بغیر کتاب و سب سے کھنچا یہ ہے اور حضرت بیگمائی کے نام مبارک "عبدالغنی" کے ساتھ کتاب نے عقب تو کیے ہیں ایک ہی جگہ میں اس صفت کی تحریر حضور و مہدی خلیفہ دہم نے شان میں جاری کیا ہے جو یوں لکھی ہوگی

لعلتہ ہر گیسو ان : عابدانہ حیر آوارہ

الحبيب حامداً ومصلحاً

۱۔ حضرت عبداللہؓ نے ان کے پاس ایک عورت کو لے کر آیا جس کا نام کے تابع تھا۔

[illegible]

کوڑا کریم، خواہم و رغبت سے، اشہدین یا ہد کے لہجے، اللہ میں سے کوئی دعوہ نہیں ہے کہ یہ حق اگر سنی اللہ علیہ وسلم کے ہم پیمان ہیں (۱)۔ اس لئے ایسے ارہام سے بچنا چاہیے، خاص کر حضرت سیدنا مہدیؑ اور جبرائیل مقدس اللہ تعالیٰ کے نقلی خواہم و رغبت سے خیالات حد سے تجاوز کریں، حق کا یہ اثر بھی ہے۔

۲۔ یہ صورت بھی قابل اعتراض اور وہم ہے۔ لفظ وارث طہر

حریر، المعصودہ و نشر و دار احیاء، ج ۲، ص ۳۸، ۳۹۔ ۹۵ھ

میرزا میرزا میرزا میرزا

۳۔ شمس من کتب، الجہت: ۹، ص ۳۵۷، معیار

اور کذا فی مرقاة المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی کسی صلی اللہ علیہ وسلم و فضیلتہ، ۳۰۰ ۳۰۱
حدیث رقم: ۹۶۰، رتبہ: ۱

(۱) چونکہ اس جرمہات اور تہذیبیاتیات، ایمان میں داخل نہیں ہوتے، لہذا ان سے تفسیر کر سکتے ہیں۔ یہ تمام اشیاء
المتعلقہ ہل فتن، انبیاء، میں اور حضرت سے متعلقہ کوئی لذیذہ حاصل ہے، ان کی کوئی تہذیبی اعتبار نہیں۔ حضرت علیؑ و
نہ پند کر کے بہرہ و حق اور صالحان میں سے کوئی پیمانہ ہے۔

”نور سیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ انسابہ و تذکرہ
الغیر، (۱) میں مشفق علیہ القبر، (۲) اول ضایع، (۳) اول مستیع، (۴) النصیح لکسلہ، کتاب الفضائل، باب
تفصیل بیانا علی اللہ علیہ وسلم، ۲۶۵، قدیمی

فلان سووی رحمۃ اللہ تعالیٰ فہم ”وعدہ الحدیث دلی مصنفہ سنی اللہ علیہ وسلم
المحقق کتاب۔ (۱) مدعی اس انداز، (۲) ادیب نفس من الماشک، (۳) مدعی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الغیر، (۴) الحدیث، وغیرہم“، شرح الروای عمی الصحیح لمسلم، ۲۰۵، قدیمی

اور کذا فی مرقاة المفاتیح، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وسلم علیہ، المتعلق
اولی ۱۰۰، حدیث رقم: ۹۶۰، رتبہ: ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. حدثنا ابن مسعود رضي الله تعالى عنه هذا فقال: "أما كون خُصَفَ قُبَيْه
 -الْبَيْه- من جهة أنبيى صلى الله تعالى عليه وسلم فالحديث نص فيه، وأما كونه كَفَلْتُ من
 جهة أن مسعود رضي الله تعالى عنه في فتاوى ابن كَثَفَى بتكريره الواحدة: "لأن المرجح ما
 أنه لم يكن يُعَصِّفُ يده الواحدة والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم قد صافحه يديه
 شكرين، فإنه يستبعد من مثله أن لا يمسك يده وقبضه محمد بنى الله تعالى عليه وسلم
 يدب غير أن الروى لم يذكره لعدم كون غرضه منعاً بذلك، ولأروى أن الرواة يختلفون في
 تغييرات الخ". (فتح الباري: ۱/ ۱۰۱، ۱۰۲) فقط الله سبحانه وتعالى اعلم۔

عمو، تَقَوَّى غُفْرَ۔

الجواب صحیح: معید احمد غفرلہ۔

مصافحہ بعد نماز

سوال [۸۶]: بعد نماز جمعہ نماز عیدین، بعد نماز صبح، مسجد میں جو مصافحہ کیا جاتا ہے اس کا صحیح
 -مسک میں کیا حکم ہے اور نہ کرنے والوں پر کیا سزا جتا ہے؟
 الجواب حامداً و مصلياً:

مصافحہ کے لئے شریعت نے ابتدائے ملاقات کا وقت تحریر کیا ہے (۲)، کسی نماز کے بعد اس کا وقت
 تجویز کرنا شرعاً بے دخل ہے۔ بعد عید مکرر ہرے، ہر ایک روز افضل ہے۔ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ وغیرہ سب

(۱) (فتح الباری، کتاب الاستیذان، باب المصافحة: ۳۱۱/۳)، حضور وہ بگٹھو دیوبند

(۲) "عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "أما من
 مسلمين يلتقيان فيصافحان إلا غفر لهما قبل أن يتفرقا". هذا الحديث حسن غريب من حديث أبي إسحاق
 عن أنس" (جامع الترمذی، أبواب الاستیذان، باب ما جاء في المصافحة: ۱۰۲/۲، مسند)

"عن رجل من صحبة أنه قال لأبي ثور رضي الله تعالى عنه في حلفت طویل: "فیه: حل
 کان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وشافحكم إذا تقیموه؟ قال: ما تقیه قط إلا ما احسنی". (سنن

ابن داود، کتاب الأدب، باب فی المصافحة: ۳۹۱/۳، املاقیہ ملتان)

سے علامہ شرنی نے رد المحتار میں یہاں نقل کیا ہے:

"وإن قيل في تبيين المحارم عن المستنطق أنه تكبر، المتعاضدة بعد ذلك، نحو ذلك كل حال، لأن التعاضدة رضى الله تعالى عنهم ما صار هو بعد أداء الضلوة، ولا يحد من مس الرءوس، ثم يحد من حصر من المتعاضدة بعد ذلك، مذكورة لأصل الجاهل للشرع، وأنه بعد رضى أولاد و معزز نائباً ثم قال: وفصل من سراج، في المالكية هي المتدخل، يحد من البيع، ومع ذلك المتعاضدة في البيع، المتعاضدة مع لاجية، لا هي فاعل القسوة، فوجب وضعها للشرع، بضعها، فينبغي عن ذلك، برجاء، لا أنه قد أتى من خلاف السنة، رد المحتار، ۵/۱۶۱ (۱۶۱) فتا والمذكرات لتوابع المحرر

حرر: امید محمد مقرر

مصنف: محمد احمد الحیدری

سوال (۱۷۷): محمد ولی جناب شری نے جب یہ زیارت برکات نامہ

یہاں لکھتے ہیں ایک اشتہار اور اس میں ایک رسہ لکھا ہوا ہے جس میں بعد میں معافی و معافیت

کا مضمون ہونے لکھ لیا گیا ہے اس کے جواب میں ایک صاحب نے "رہ حق" لکھا، م سے ایک مضمون لکھا ہے جو

جناب کی خدمت میں ارسال ہے، جب میں کو ملا نظر، کہ مضمون فرما میں اور اس مسئلہ میں اگر یہ واقعہ ملے،

دکتر متبر سے مطلع ہو سکیں ان موقع نشان صفحہ چودھویہ فرما کر نمونہ فرمادیں۔ فتا و اسام۔

احقر عبد العزیز حسن منیر۔ آباد۔

الجواب حامداً و مدافعاً؛

علامہ شرنی نے کتاب الجہان ترمیمی میں یہاں معافی کو لکھا ہے:

۱۱۔ رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، باب الإحصاء وغيره، ۳۸۴، معید؛

۱۲۔ تفتاویٰ باب الجہان ترمیمی، رد المحتار، ۴۳۵، معید؛

۱۳۔ للعلامة الشكوى في هذه المسئلة تحت قول في المسئلة، باب صفه الصوم، قبل فصل في الغراء،

۲۰۵، ۲۰۶، سبيل الحيدري،

لحق قول النحر: "يحول ولا يذبح" واسم الذبح بالهـ "يعنوان" (٢) - فتاوى ٢٠: ٢٨٨، ٢٩١
 فباعتبار يثبت أنه: التعاقبة فقد ذكر جهه ثالثه رحمه الله تعالى، وأحارها في حيب عسى سند البقاء
 من غيبه كتابه، وأما في الموضعين مع مناصر مملكت غلا، أما المصاحفه فيها وضعت في نسخ
 عندنا من حرم من لأحبه، وأما في العبدان على ما اعتاده بعضهم عند نسخ من المصنوعه يتصافحون
 ولا أعيروا، فكيف في النسخ الإسماء لم يحد، ثم إن العمل: إن أقر كما بمدينة دار العلم،
 لعالمين بعضهم به، ويخبرون أنهم كانوا إذا قرعوا من ماله في الأعيان، صانع بعضهم معاً، فإني كان
 ساعده الخ على السلف فوا حسناً، وإن لم يتفق عليه فذكره ثوبن (٢) -

الاجازة في المأتمات

"المصاحفة سنة عند سلافي، وأما حليف الناس لها بعد حنيف النصارين (١) في
 المصاحفه لبعضهم البعض، وفي المذبح لب حقه، وأما في إن كان هذا شخص قد جمع هو و
 هؤلاء المصنوعه بها بدعة مباحة كما قيل: ويرى كالمسلم، وحديثهم مستحب لأنه ابتداء في شأنهم"
 فتاوى الديوبند ٢٠: ٢٢٨ -

والذي قارئ في مرقاة الخريف مخطوطة شروع في المصاحف والمأتمات (٣) - فتح عمدة فتح حديث والوحي

١ - وقد صرح بعض علماءنا وغيرهم بكون امة المصاحفة المعتادة عقب المصنوعه مع أن المصاحفه سنة،
 ومما دللوا على كونهها لم يفتوا في غير من هذا الموضع، فالمؤلفة عليه فيه توهم القوم بأنها سنة فيه.
 ورد المحتار، باب صورة الجدل: ٢٣٥/٢ - بعد

(٢) المدخل لأن أمير الحاج: ٢٩٥: ٢٩٦، مصطفى الثاني الحلبي (مصر)

٣ - فتاوى الديوبند في المسئلة بالمسائل المنقولة، ص ٢ - ٢٩ مطبوعة الاستقامة: ٢٣٥/٢

١ - قال الديوبند: أعلم أن المصاحفة سنة، ومستحبة عند كل لقاء، وما اعتاده الناس بعد صلاة الصبح
 والعصر، وأما الذي استرخ على هذا الوجه، ولكن لا بأس به ولا يخفى أن في كلام الإمام (أى
 السروي) نوع تناقض، فاحاصله أن لا بداء بالمصاحفه عند علي الوجه المشروع مكرراً
 لا لمجرد مرة، وإن كان فذلك على يد من معارضة عليه البدعة والله على أعلم: بمعرفة المصاحف، شرح
 التفسير: كتاب الإمام: باب المصاحف والمأتمات ٢٣٥ - ٢٥٩ - وشيخه:

یہ دہشت ہے تو ان کے لئے کہیں کوئی نسخہ ہو تو ان کے لئے کہیں اور آرائش ہوگی ہے ان کے لئے کہیں کوئی نسخہ
میں میں کہیں کوئی نسخہ ہو تو ان کے لئے کہیں اور آرائش ہوگی ہے ان کے لئے کہیں کوئی نسخہ

میر: ان سے کہنے کی قیاس سے تمام
اسم: یہ بھی ہے اس کی بھی ہے دستور بھی ہے

الحجاب حدیثی و مصلیٰ:

میر: یہ حدیثی و مصلیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں
ہوئے کہیں میر و مصلیٰ لیتے۔ یہ ان میں سے ہے کہیں کوئی نسخہ ہو تو ان کے لئے کہیں اور آرائش ہوگی ہے
اسم: یہ حدیثی و مصلیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں

ایشیٰ

سے ایشیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں
ہوئے کہیں میر و مصلیٰ لیتے۔ یہ ان میں سے ہے کہیں کوئی نسخہ ہو تو ان کے لئے کہیں اور آرائش ہوگی ہے
اسم: یہ حدیثی و مصلیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں

الحجاب حدیثی و مصلیٰ:

میر: یہ حدیثی و مصلیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں
ہوئے کہیں میر و مصلیٰ لیتے۔ یہ ان میں سے ہے کہیں کوئی نسخہ ہو تو ان کے لئے کہیں اور آرائش ہوگی ہے
اسم: یہ حدیثی و مصلیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں

۱۱: نقد و تحریک میر و صاحب کتاب تحفہ و تاجہ کتاب الامام ابو عبد اللہ ۱۰۱۱ھ
نعت میر و ان کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں

قال من حجب قلبه شؤنہ و من حجب عقله شؤنہ و من حجب قلبه شؤنہ و من حجب عقله شؤنہ
نعت میر و ان کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں
اسم: یہ حدیثی و مصلیٰ کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں

۱۲: نقد و تحریک میر و صاحب کتاب تحفہ و تاجہ کتاب الامام ابو عبد اللہ ۱۰۱۱ھ
نعت میر و ان کا شعر ہے اس سے وہ ہم یہاں لیا جائے (۱)۔ اس میں کوئی اور شعر نہیں

پرست قیہ ہے (۱) اس کا ترک کرنا لازم ہے اس طرح مہارکہ یا ۱۰ ینا کہ "تقبس اللہ صاوم مکم" درست ہے (۲)۔ نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ احمد محمد غفری، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۰ء

مصافحی بعد الفجر والعصر

سوال [۸۷۵]: زید کہتا ہے صبح کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے اور صحابہ ستہ سے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل و عمل سے ثابت نہیں زید یہ بھی کہتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جو روئے رکھا بھی یہ عمل نہیں رہا ہے اور ان کے عمل سے ثابت ہے، ایسا ہی مصر کی نماز کے بعد کہتا ہے جو نہ نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ دونوں باتوں میں مصافحہ کرنا ناجائز و لازمی ہے اس کا ثبوت عرب دیتا ہے کہ فجر و عصر کے بعد ستر شخص نہیں ہیں اس لئے مصافحہ کرنا دونوں باتوں کی نمازوں کے بعد لازمی و ضروری ہے۔ زید یہ کہتا ہے کہ بغداد و خان میں مسلمانوں نے مذکورہ باتوں کی تردید کے بعد دھم کر لی ہے ورنہ حدیثوں میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، عمر یہ بھی کہتا ہے کہ کہتا مصافحہ جائز ہے۔ البتہ زید و عمر کی بحث کا جواب صحاح ستہ کی حدیثوں کی روشنی میں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل کے ساتھ مدلل عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً و مؤملاً:

مصافحہ کی ترغیب اور فضیلت بخاری میں موجود ہے (۳) اس کا ظاہر ہے یہ اسلامی کام ہے، اس کو

(۱) تلخیص تحریرہ من فتح الباری، کتاب الاستیمان، باب المصافحة، والمسحابة للعلامة اللکونی علی

شرح الوفاة، باب صفۃ الصلوة، والمعرفة، شرح مشکوٰۃ، باب المصافحة تحت عنوان "عمیرہ"

(۲) "والنہنۃ ینقبض اللہ صاوم مکم لا تکبر"، (المر المختار)

ولم یزاد المسحابة: و قال المحقق اس امیر حاج: بل الاشبہ آمہا حجازہ مستحبہ فی

الجملة، ثم قال: وانما فی الملائمة العصرۃ "عمد سارک علیک" و نحوہ، (باب

العبدین، ۱۶۹/۲، معجم)

(۳) "عن البراء بن عازب رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:

"والتمسوا ان تصالوا، لم یبق بیہما الذنب الا سقط" و زاد الیہنی فی شعب الایمان، المشکوٰۃ،

کتاب الادب، باب المصافحة والمسحابة، ص ۳۰۲، قدیمی

اذان کے وقت انگوٹھے چومنے کا بیان

وَالَّذِينَ فِي شَرِّ الْأُمَمِ مُبْتَذَلِينَ فِي الْأَرْضِ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا أُمَمًا مِمَّنْ خَلَقَ إِنَّهُمْ لَكَاكِلٌ أَلْفَاكِلْ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۚ أُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ الضَّالُّونَ

سوال (۱۷۷۷): دوران میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک کن مراگو تھے جو خدا کیساتھ ہے اور جو لوگ انکو تھے پڑھنے والی حدیث پیش کرتے ہیں یہ وہ موضوعات (مغزبی ہوتی) است اور موضوع حدیث سے کیا مراد ہے؟

اسجواب حاملان مصیبت:

ان کا جواب ایسا ہے کہ واجب کے قریب ہے (۱)۔ ان میں انکوٹھے چودا کسی بھی عمر فرما
حدیث سے ثابت ہے۔ کتاب الخمر (۲) میں دو روایت موجود ہے۔ ان میں اس کتاب کے معلق حضرت شہ
عبداللہ بن مسعود صحابہ محدث و دہوی نے لکھی ہے کہ ان میں موضوع روایت بہت ہیں (۳)۔ مہمور و روایت دو
ہے جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی ہو، ایک کسی اور نے بحیثیت بات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بلکہ کسی طرف منسوب کر دی ہو۔ کثیر الاماوار و قدونی صوفی (۴) میں بھی دو روایت موجود ہے، لیکن علامہ شافعی نے

(۱) "عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا سمعوا النداء فقولوا مثل ما يقول المولى" فتابعه عن يحيى بن محمد، قال يحيى: وحدثني بعض إمرائه قال: لما قال: "حتى على الصلوة" قال: لا حول ولا قوة إلا بالله، وقال: هكذا سمعناكم من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "وجميع البخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول إذا سمع النداء: ۹۲۰ قاصي

(٢) وفي كتاب الغرر: «من قبل ظفري إجماع شهابان محمد رسول الله الأمان»
 (المقدمة، مدخله في صفوف الجنة)، (المختار، باب الأذان)، ٣٨٨، بيروت.

[illegible]

کرتے ہیں، یہ قدر میں بھی مروجہ طریقہ ہے۔ وضو اور جو شخص اس مروجہ طریقہ کا ذکر نہ کرے اس کو حلاوت کرنا اور اس پر وہب لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ اذان کے وقت گھر سے چوتھیں کی حدیث مرفوعہ سے ثابت نہیں، لہذا اس کو سنت بھلا کرنا ہے (۱) البتہ بعض مطلق سے آشوب و فحش کا بیان ہونے کی حیثیت سے منقوض ہے (۲)۔ اگر اس کے ترک پر کفر کا قصہ نہ کیا جائے تو اس پر احتیاج کا بھی نہیں، کسی مسلمان کو بدعت شرعی کا فریقہ نہایت خطرناک ہے اس سے ایمان بے تار ہوتا ہے (۳)۔

۲۔ یہ طریقہ بدعت دے اہل ہے اس سے صوم و صیوۃ وغیرہ میت کے نام سے کچھ نہ لگائیں ہوتا اس سے احتیاج واجب ہے۔ فقط واللہ جل جلالہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد رفیع، عظیم الشان، معلوم سہارنپور۔

اذان میں انگوٹھے چومنا

سوال [۸۸۱]۔ اذان میں آنحضرت کے ہاتھ پر انگوٹھ چومنا موانعہ یا عہد الشک و صاحب نے فرمایا:

۱: "فمن غلبت عليه من رد المحتار لاسن عائدیں و مجموعۃ الفتاویٰ لعبدالحی الفکوری۔ تحت عنوان "اذان میں سال اللہ علیہ السلام کی ہاتھ پر انگوٹھ چومنا"

"مسح العین سائل اعلیٰ السبیلین بعد تقابلہما عند سماع قول الفذون تشهد ان محمداً رسول اللہ ذکرہ الدہلی فی المعروض وایضاً العباس فی مباحث الرحمة وایضاً نعم المعرفہ بسندہ مجاہد۔ نووی بسندہ فیہ من لم اعرفہ ولا یصح فی المعرفہ من کل هذا شئ" (الشفاعۃ الحسنیہ، ص ۳۶۰، ۳۶۱، رقم الحدیث: ۱۰۱۶۰، دار الفکر العثمینیہ)

۲: "اس کے بارے میں علامہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ نہیں ہے، کما مسألنی من مجموعۃ الفتاویٰ لہ ۳۲۵۰۴، امجد اکیمی،

۳: "عن نبی ذرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سماع السی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقول: "لا یمر من رجن رجلاً بالعقوب ولا یمر بہ بالکثیر الا لادلت علیہ ان یمر بہ بکنہ" صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما ینبی عن السباب والمعن، ۸۹۳۲، قدیمی،

المعتبر فہم ولا يجوز العمل بما یبطل إلا إذا علم مع قطع العلم (۱۱)۔

یہ طوائف شامی نے اس کو برائیت نہیں بخود، ان کتب کا حوالہ دیا کہ کسی تشبیہ پر یہ غیر شرعی ہے۔

"انہ یصح فی الحرمۃ من کل ما اشیء" (۱۲) فقط والدنہ لہ تعالیٰ رحمہ۔

مرور العید محمود وغیرہ مظاہر عامہ جاریہ ۳۰/۳/۱۳۸۲ھ حرام ہے۔

بوقت اذان تقبیل اہل بیت

سیران (۱۳۹۰)۔ سابقین اعتماد المصنوع والاعتماد فی مسئلۃ رجل مع بعدا،

فی مبالغ المزدون عندہم "انہ" فی محبتہ میں "انہ" تقبیل احباب، قوس مع علی غیبہ۔ وغیر

من فیہ افرہ عیسیٰ بن مریم اللہ، بعض عدم رجال آخرہ فقال: انہما لغیر حرام، ویفصلان

بینہما، ولا ینکحہن شہما، من اصاب الخلق ومن احفظ؟

الجواب سادہاً ومصلیاً

قال الشیخ فی رد المحتار (۱۳۹۶) "استحب ان یقبل عندہم الذی من

شہادۃ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ، و عند انساب اللہ، قوس عیسیٰ بن مریم اللہ، لا یقول،

اسیم، مصلیاً، وسبع، ونصر، عندہم قدی (۱۳۹۶) من عیسیٰ بن مریم، وانیہ یقول: قلنا انہ انی

الحق، انی کبر اللعابد، فہی بنی، واحد فی الصادی المرفوعہ، وفي کتاب اخر دوس "من

بیز فخری، عجمیہ عندہما" "فہما" عند رسول اللہ "فی الاول، انما لا دو، واحدہ فی

صیغۃ الجبۃ، وندام فی حواشی البحر لہ من "استقامۃ الحسۃ للذہبی، و ذکرہ لک

بحر احی، و اظہر، انہ قال: "انہ یصح فی الحرمۃ من کل ما اشیء" (۱۳)۔

(۱) مقصدۃ عمدۃ الرعاۃ، ۱/۱۰۱، ص ۱۰۱۔

(۲) انظر المایع الکبیر للکبیر علی انعامہ الشہیر، ۳۰۰، اذادۃ القراءۃ کراچی،

۱، اذادۃ المبحر، باب الاذان، ۳۹۹، ص ۳۹۹۔

۳، اذادۃ المبحر، باب الاذان، ۳۲۶، ص ۳۲۶۔

مجلس میل دوم

سوانی (۸۸۵): مجلس یکم میل اول شریف کا طریقہ اس طرح مروج ہے کہ ہر مہینہ شریف حضرت ملا، کریم بخش، سرگرم، دہلوی یا جانا ہے، انکے منہ پینے کا اہتمام بعض تعقل دار و خصوصاً اسلام، کریم و طلبہ کا ہوتا ہے، نہ تو اپنے عقد و انون کے نزدیک حسب شمار کیا جاتا ہے۔ مجلس ہذا میں شیعہ، اہل حق و غیرہ کا بھی ایک انتظام کیا جاتا ہے لیکن انھیں حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریف، معجزات، مہمانی و دعوت نصیحت پر توجہ دینی پڑتی ہیں اور انھیں محض عقائد و نسخہ قرآن کریم و احادیث پر توجہ دینی ہوتی ہیں۔ ہر حال کوئی خاص مضمون نہیں کرنا، اخیر میں جلسہ کے اختتام پر نہ تو ہر شخص کو کھڑے ہو کر کوئی بات چیت کرنا کوئی درس نہ کوئی حق سرور پرست نہ ہو کر ہر کار و کار طلبہ علیہ السلام اور دیگر مہتمم ہوتے ہیں۔

اب دریافت طلب یہ ہے کہ اس قسم کے میل شریف مع القیوم و سر القیوم کا شریعت میں کیا فیصلہ ہے؟ عبادت نہ کوہ کے مطابق جو قیام کرتے ہیں چاہے یا نہیں؟ اگر چاہے تو کیا کسی مجلس تعقل و تدقیق سے ثابت ہے یا قرآن و حدیث سے کسی نے اس عمل کو کیا بیان سے ثابت ہے؟ اگر نہ جائز ہے تو چاہے تو کسی وجہ کا ہے اور ان کا چاہنا اس امر کرنے والوں کو تو شرعاً کیا نہیں جانتا؟

نیز تاکہ قیام پر سب و شتم و معززین کرنا کرنا کیا ہے؟ اس قسم کے لوگوں کو کیا کہا جائے گا؟ یا ان سے متعلق شریعت محمدیہ میں کوئی وجہ نہیں؟ بصورت اس کے ذکر کے عہد جواز پر اور کوئی صورت و ہیئت سے یہاں واقع التیام کا اس شریعت میں ثبوت معلوم ہو تو تحریر فرمادیں۔

انجواب جامعاً و مصلحاً:

یہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر مبارک مطابق قرآن و حدیث ہو یا ذکر عبادات و معاملات و غیرہ وہاں شریعت میں اور باعث برکت ہو، جب تو آپ ہے، لیکن میدان امر و نہی پر سب مخصوصہ کے ساتھ تو ان مشہور اہل باطن میں کہیں موجود نہ تھے، نہ رضی اللہ عنہما، انھیں نہ مجتہدین اور علماء، فقہر جمہم اللہ تعالیٰ نے بھی نہیں کیا اور کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں کیا اب اصل بدعت اور ناجائز ہے، اس کو ترک واجب ہے۔ یہ مجلس مفاد مذکور پر مشتمل ہوتی ہے:

۱- اس مجلس کے انتظام اور ثبات لازم سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ اس کی اہمیت کا عقیدہ ظاہر میں سے بھی یہ ہے کہ اس کی فہم سمجھ سہولت کا اثر اس پر کوئی فہم نہیں کرتا۔ اس فہم میں شاید نہ ہو۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۳۔ شعراں و مرثیوں کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔

۴۔ یہ موضوع میں اہمیت ہے کہ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۵۔ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۶۔ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۷۔ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۸۔ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۹۔ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

۱۰۔ اس کی فہم میں یہ اثر بھی بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس پر سب سے پہلے چاہا جائے کہ اس کی فہم ہو۔

میں مقررہ اصول کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

"اور عجمی اعضاء پر رفع الصوت جہیں، واپس ہی دعا لے والہ دعا دیکر یہیں لہجہ و سجع، کذا اعتماد الیاحی فی ذکر النضارۃ الحد" در مختار۔ "قال فی تہذیبہ: "رفع الصوت عند سماع الفرائد والاعطاف" کذا رواہ۔ "شمسی ۵۱۱۱، فصل فی لہجہ، الصلوۃ الی الخ" (۲)۔

اس سے مقام پر اس سے صریح ہے کہ بلند آواز سے اور دوشریف پڑھنا غلط ہے کیونکہ اگر کسی نے بلند آواز سے

"اواز یہ کہ مقررہ قوس چاہی ہو ہے اور یہ قوس اکثر ہضون اور طبعان کرتا ہے۔" تاہنا یہ کہ اس نام اس کا مثل اجتماع ضروریات دین کے بلند آواز کرتے ہیں۔ "کیونکہ یہ قوس دینی، نہیں چاہی اور نہ اس کی شانوں اکٹھا کرنا چاہی نہیں شریعت۔" اس کی قدرتی و قانونی جہان یعنی جگہاں اس کی زبان سن کر بہت سے امور خفیہ اور یہ کہ ضروری سمجھتے ہیں اور بعض اہل سہلوں کے امور کو کرنے کو خالی سمجھتے ہیں۔ "اس لیے کہ یہ قوس تہذیب و روز و لاریت و ضروری سمجھتے ہیں۔" غیر متعارف سمجھتے ہیں اور غیر ضروری کو ضروری یہ ناہی مانا جاتا ہے۔" (۱) اور یہ کہ اکثر اہل مکمل علم و ہمت و خدائی و تبار و سنے ہیں غلط ہے کہ اکثر اعتقاد رکھتے تھے کہ چاہوں گے کہ سنے ہیں اس لیے میں تو غل میں ٹان توں ہوا ہے کہیں اور دنیا دار۔" مگر کیا کہنا ہے کہ سنے ہوئے ہے۔" مگر وقت اور وقت کے کٹر۔ ہوتے ہیں۔ پھر اس میں کمال کا تہذیب و تہذیب ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک یہ سمجھتے ہیں یہ تو اہل شریعت ہے۔" (۲) یہاں یہ کہان، سورہ ہادید کرتے ہیں۔

نعمی اللہ وأنت عظیم جہ

هذا العبدی فی الضلال وبع

لو کان حک صافاً لأضرب

إلی السمیع لیس یحب مطع

امداد الفتاوی، کتاب الدعوات ۵، ۴، ۲، ۲۵۰، مکتبہ دار العلوم کراچی

(۱) "واقف من التمر بقرآنہ النبوی المبارک" مع استعمال علی التعداد واللہ

(۲) "المعجم" کتاب التسمیہ، فصل منہ الاصل ۲، ۴، ۲۵۰، معبد

(۳) "در المختار علی الدر المختار" باب حفظ الصلوۃ، معجم فی المواضع فی تکررہا التسلوۃ علی

اسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۵۱۹، معبد

اگر آپ غور فرمائیں کہ وہ کس قسم کے قائل ہیں کہ نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو تو توبہ کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ ان کے نزدیک توبہ کی ضرورت نہیں تھی۔
 یہ تو وہی بات ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک توبہ کی ضرورت نہیں تھی۔
 یہ تو وہی بات ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک توبہ کی ضرورت نہیں تھی۔
 یہ تو وہی بات ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک توبہ کی ضرورت نہیں تھی۔

۱۰۔ اہل کفر و شرک کے پاس میں فرما کر کہ جو لوگ توبہ نہ کر سکیں وہ کفر و شرک میں ہیں۔
 (فیضانِ نبوی، ص ۵۰)

من أكبر الكبائر (فتح المصابيح) الخليل الله بعدد في الإفراج
 تحريم الحديث الموضوع على من عرفه كونه موعودا، أو عيب غيب عنه وشفه، وله بش حائل رواية
 وبسبب، فهو داخل في شيء، أو عيب، مخرج في جملة يكذب عن علي رسول الله صلى الله تعالى عليه
 وآله، أو مقدره الكائن عن الصحيح المسلم، بات نفي الكذب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه
 وسلم (۱۰۱، قدیمی)

۱۱۔ آخر حدیث صحیحہ فی بعض، بات کہ میں نے کبھی کسی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 (۱۰۱، قدیمی)

۱۲۔ میں نے کبھی کسی صحیحہ، بات نفي الكذب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 (۱۰۱، قدیمی)

۱۳۔ آخر حدیث صحیحہ فی مقدمہ علی صحیحہ، بات وجوب لزوم مدش لکھنؤ و ترک تخریص و
 التحدیر من الکذب (۱۰۱، قدیمی)

۱۴۔ آخر حدیث صحیحہ فی مقدمہ علی صحیحہ، بات ان میں سے کسی ایک، حقیقت، مقدمہ میں تخریص و کذب، بات کہ
 میں نے کبھی کسی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰۱، قدیمی)

۱۵۔ آخر حدیث صحیحہ فی مقدمہ علی صحیحہ، بات ان میں سے کسی ایک، حقیقت، مقدمہ میں تخریص و کذب، بات کہ
 میں نے کبھی کسی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰۱، قدیمی)

۳۔ تہذیب و آداب کے لوگ بھی نہیں دیکھتے جس سے ان کو اذیت ہوتی ہے (۱)۔

۴۔ ان مجالس کی شرکت و ضروری خیالی کیا جائے حتیٰ کہ ترک کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور بھی ملے گا تاہم یواس پر لازمیت نہیں کی جاتی اور جو شخص ان مجالس میں شریک نہ ہو اس پر لعن نہیں کیا جاتا ہے، پہلی کہا جاتا ہے بلکہ آخرت، موات کا تعلق قطع کر کے اس سے دشمنی کی جاتی ہے، طریح طرح سے اس پر سب و شتم کرتے ہیں طوطا الذی یس یزیدون المسلمین و یسعد صلات بحیرہ ما کتبوا فخذ حصوا بھذا و النما مینا (۲)۔

۵۔ روشنی خوشبو، مجالس کی آرائش میں حد درجہ کا اضافہ کیا جائے (۳)۔

(۱) کسی مسلمہ کو اذیت دینا حرام ہے، یہاں اذیت نہ تو جس بھی ایذا رسانے کے تحت لکھی جا رہی ہے اور نہ ہی یہ جسے جبراً ذکر اور تلاوت سے روک رہی ہے، نہ کہ وہ کسی غیر نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو رہی ہو اور نہ کہ قلم و اوکھت سے عاریت میں اس سے شرکت کی ہے، (۲) ظاہر ہے: ”المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ“ صحیح البخاری، کتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ، ۲۱۱۰، قدیمی۔
”و من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر، فلا یؤذ جاره، و من کان یؤذ باللہ و الیوم الآخر، یلعن جہنم لیسلمت“ اسنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی حق الجوار، ۲۰۰۲، ص ۵۰۰، مکتبہ دار الحدیث ملتان۔

وقال العلامة الألبوسی تحت آية: ”و من لعن یزیدون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما کتبوا“۔
الآية: ”و آخرج بحیرہ عن قتادة قال: إن کلمة واذی المؤمن، فإن الله تعالیٰ یحوله و یغضب له“ (روح المعانی ۸۹: ۳۴، دار احیاء التراث العربی بیروت)۔
(۲) والأحراب، ۵۶۔

قال العلامة الألبوسی تحت الآية المد کورۃ: ”و المؤمن یزیدون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما کتبوا“۔
بهم ما یأذون به من قول أو فعل الخ“ (روح المعانی ۸۹: ۳۴، دار احیاء التراث العربی بیروت)۔
(۳) قال الله تعالیٰ: ”و لا تسرفوا إنه لا یحب السرفین“ (الاعناب: ۱۳۱)۔

وقال العلامة الألبوسی تحتها: ”و لا تسرفوا“ وقال الزهری المعنی لا تغلب فی معصية لله تعالیٰ، و یرید تعارف مع الله، فقد أخرج ابن ابی حاتم عنه أنه قال: لو کان أبو قیس ذنباً، فأعده رجلاً فی ضاعة الله تعالیٰ، لم یکن مسرفاً، و لو أنق درهما فی معصية الله تعالیٰ کان مسرفاً“ (روح

غیر میاں دانی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سوال ۱۵۵۔ اہل دین و غیرہ میاں دانی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہندو مت پر کیا برائیوں کا

کتاب لکھ چکا ہے؟

الجواب حامداً و مصلياً:

میں نے کئی کئی کتابیں آریٹ تھوکر کر اس وقت درست ہو چکی ہیں کہ ان کتابوں میں
اللہ شریعت پر مبنی کتاب سنت انسان و قیاس کے بعد جس چیز کا اس طرح ثبوت نہ ہوں وہ اس کتاب و آریٹ
تھوکر کر درست و ضروری موضوع ہوگا (۲)۔

۱۔ علیہ السلام: "میں نے احادیث میں نہیں دیکھا کہ میرے پیروں نے یہ نقل کیا ہے" (۳)۔

(۱) اثر ۱۰ فیہ من المذنبات (۱۶۸۲)

۲۰۔ والدہ: "میں نے احادیث میں خلافت الخلیفہ المصطفیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم اور
عمل اور حال بسورۃ شہدۃ و مستحسان و جعلیہ و کرم و عراۃ مستقیماً" (۴) والدہ المحترمہ و اب
الامینہ (۵۰۰) سعید

و قال للعلامة السدوسي في بعض القديرات حديث: "من أحدث في أمرنا هذا ليعن الله من
أشياء أخرى و أثر بآخر حديث من قبل نفسه و ما ليس منه و أي و أي ليعن الله في تكذيب أو المسببة
عاصد طاهر أو حفي، محفوظ أو مستنطق (دہر) ۱۔ میروڈ علی فاعلہ لبطانہ ۱۰۱: ۵۵۹۶، رقم
الحديث ۶۳۳۴، مکہ مراء مصطفیٰ:

۱۔ و قال صاحب جامع الأصول: الابتداء من المخلوقين إلى كمال في خلاف ما أمر الله تعالى به و
رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فهو في حيز المد و المنکار "الحج" (روح المعاني تحت قوله و
وهابية اقتطعها ۱۰۴: ۱۰۴) و انرجع انوار العربی:

"معهذه من اشترع لي لدي من لا يشهد به أصيل من أصوله فلا يشك فيه" (فتح الباری

کتاب المصلح، باب إذا مضى عن مصلح حوز فالتصحیر ۵: ۳۰۴)

۲۰۔ و الاشارة على المصلح، و إذا مضى على مصلح حوز فهو مرفوع (۱۰۱: ۳۰۴، فندقی)

(۱) مسئلہ فی الاصلیۃ، و بعض الأحكام المطاطہ و رد محدثات الامور ۹: ۳۰۴، فندقی:

- ۴۔ یا نہ یجین، اے محمد بن قیس! کیا ہے؟
- ۵۔ یہی ہے یا یحییٰ، اے محمد بن قیس! کیا ہے؟
- ۶۔ یا نہ، یہ جو مسلمانہ قادی میں سے کسی نے کیا ہے؟
- ۷۔ کہہ کر ہر شے دیکھو، اے محمد بن قیس! کیا ہے؟

نحو اب حامداً و مطیعاً۔

علاء اللہ رسول آرمین علیہ السلام - یہ کلمہ اقرار ہے، اے اے! کہنا تو یہ کہ وہ کلمہ ہے کہ شریعت کو
اگر وہ یا علیہ السلام، معصیت و معصیت نہ لے، لہذا اگر وہ کلمہ کہہ دے تو وہ صاحبِ آقا ہے اور اقرارِ معصیت ہے (۱)۔ یہ
یہ رکوع دین کا اگر بھی موجبِ رستہ ہے لیکن جو معصرتِ عاں میں رستہ ہے اور جو کلمہ کہہ دے تو
کے وہ رستہ میں سے رستہ - خاصہ و قویٰ پر مشتمل - اعلیٰ منہ سدا امتکاد کی ہیں، اعلیٰ میں اعلیٰ
خدا کی ہیں۔ سدا مراد ان جان کے سدا (۲) میں ان و قلمیں سے ذکر کیا ہے۔

یا اے محمد بن قیس!

۲۔ یہی نہیں ہے۔

۳۔ یہی نہیں ہے۔

۴۔ یہی نہیں ہے۔

۵۔ یہی نہیں ہے۔

۶۔ یہی نہیں ہے۔

۷۔ یہی نہیں ہے۔

نظر سے مہاجرین و مہاجرین کی قریب سے مہاجرین و مہاجرین کے وہ میں تو یہ کہ یہی نہیں ہے۔
آپ کی پہلی بار مہاجرین و مہاجرین کے وہ میں تو یہ کہ یہی نہیں ہے۔

۱۔ اے محمد بن قیس! یہ کلمہ اقرار ہے کہ وہ کلمہ کہہ دے تو وہ صاحبِ آقا ہے اور اقرارِ معصیت ہے (۱)۔

۲۔ یہی نہیں ہے۔

یہ حدیث ان لئے ذکر کی ہے کہ لوگ بنے بنے بھی قیام کو پسند نہ کریں۔

احتمال دوم :

۱۰۔ اس شرط یعنی تکلیف کے لئے قیام کرنا، اور یہ تکلیف کہ اس شخص میں آپ کی ولایت ہو رہی ہے، یہ تصور اس قدر بے دودار و بے حیل ہے کہ نہ کسی حد نہیں ہو سکتا اس کے معنی یہ ہونے لگاں گے پہلے یہ فرض نہیں ہوئی تھی تو قرآن پہ نہ اس پر نہ اس پر ”حدیث کا مجموعہ“ اس کی حد نہیں ہے ۳۹۱۔ اگر اہل بیت زمانہ کی کسی زندگی، عبادات، رسوم، اور مکان، موسم، چار و چار کا سامنے یہ کیسے ہیں؟ اور کیا یہ گھر ہیں جہاں میاں اور بیویاں ہیں اور ات ہوئی ہے۔ (نوعہ) باندہ ایہ تصور تو کوئی مسلمان بلا تصور ہی سمجھ دے اور غیر مسلم بھی نہیں کر سکتا، البتہ یہ ممکن ہے۔ یہ فرض بھی حضرات جو شریعت و حقیقت میں ولایت شریعتی نقل کرتے ہوں کہ کسی صورت و درہال اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ حیدر و ملکی اندر و محترمہ کے مشہد پر قدموں کی گود میں ہے اس کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیدر قرار دیتے ہوئے اور اس بچے کے ہونے کی آواز کو اس کے اس وقت کا تصور کرتے ہوئے جس وقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولایت شریعتی ہوئی تھی اور اس تصور کے ماتحت قیام کرتے ہوں یہ تصور اور تشبیہ بھی اس قدر خطرناک ہے کہ ان، ولایت اور بالکل ایسا ہی حریف ہے حیدر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و خشیت کا دعویٰ کرنے والے ایک حدیث محرم کے کھینچ کر اختیار کرتے ہیں۔ محمد ﷺ کا ہے اٹھنا آ جا ہے تو لوگوں کی نظر اٹھی جو جاتا ہے جیسا کہ کچھ دور میں دستور ہے، ورنہ خدا بھی نکالتا ہے چونکہ اور ہند کی بھی ہوتی ہے اور قیوں بھی شہید بنائی جاتی ہے اور ہند بھی مرے کے ساتھ ہوتا ہے، کوئی شہر بھی ہوتا ہے، کسی زمین بھی بنایا جاتا ہے اور سب برا تفہیم اور ہی تفہیم کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے اس طرح پیش آیا تھا۔

یہ بھی سب حقیقت اور محبت ہی کا مظہر ہے کہ پورے واقعہ کی نقل کی جاتی ہیں، دوسری حدیث مسطورہ میں بھی پہلے یہ دیکھیں کہ کلام سے اس طرح نقل کرتی ہیں بلکہ ہزاروں کی شکل کے بت دیا کر رکھتی ہیں اور ان کے سامنے وہ ثابت (۱) کر دیتے اور ان کی پیچھے آگاہی دے دیتے اور ان کے سامنے دیکھتے دیکھتے ہیں۔

آپ جنابی میں دماغ کو افکار و تعصب سے خالی کر کے سچ میں کہ یہ طریقہ مسلمانوں نے کئی قوسوں سے لیا ہے اور ایسا عقیدہ اور ان کے لئے یہ عمل کہیں تک عقل اور شریعت کے مطابق ہو سکتا ہے؟ کیا شریعت اس کی اجازت دے سکتی ہے اور عقل اس کو برداشت کر سکتی ہے؟ اگر آج تک کسی کے والدین زکوٰۃ کی نفل میں طرف امتاری سے ان کو کوئی غیرت سے منع آدمی میں کو برداشت نہیں کر سکتے۔

تغير المناخ:

ذکر وادت شریف کی تفہیم کی خاطر قیام کرنا میں نے بھی کوئی ثبوت نہیں کہ آپ کی والدت شریف کا ذکر جس سماج کے تو بحالت قیام کوئے، اپنے والد قیام کریں۔

حدیث شریفہ میں ارشاد ہے کہ ”میں دو شہر کو پیدا ہوا ہوں“ (۱)، لیکن پیدائش کا تذکرہ فرماتے ہوئے نبیؐ ان حضرت علیؑ کی غنیمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے۔“

محمدؐ میں نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں سند کے ساتھ لکھا ہے۔ ان کہو بولوں کو برابر اہل غم حضرت
پنہ جتے ہیں۔ کہیں رویت نہیں کر سکے راقی نے اس کو یا اس جتنی کسی حدیث کو روایت کرتے وقت قیام کیا ہو یا کسی
محمدؐ مثلاً: امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام دارقطنی اور امام زبائی، امام احمد، محمد بن حنفیہ نے لکھتے یہ جتے
وقت ابن عباسؓ نے وقت قیام کیا ہو۔ پس اس مقصد کے تحت قیام کی وجہ بیان کی گئی ہے۔

چوتھا اثبات:

یہ ہے کہ محض ذکر، مولیٰ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام ہو سو یہ بھی بلا غلط ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابت میں ایک مرتبہ ہمیشہ ذکر رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے اور حدیثیں سنایا کرتے تھے (۲) مگر کہیں قیام مقبول نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

١٠٠ "وَعنه دای آبی قیادے رسی" تعاقب سے، فال: سنل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوفی
الافانین، فقال: "قیہ الدلت، ولیہ انزل علی" رواہ مسلم، "مکتوۃ المصاحح، کتاب الصوم، باب
صوم التطوع، فصل الأول، ص: ١٤٩، قدیمی،

[[الصحيح: لم يسم. كتاب الصيد، باب المنجيات صوام ثلاثة أيام من كل شهر الح ١٠٠٤، قديمي]]

(۲) "عن أبيه وواله قال: كان عبد الله رضي الله تعالى عنه يذكي الناس في كل خمس، فقال له رجل: يا أبا

رستے، ٹر تھوڑا بھی بائزر رکھی تو بہت تھک پہنچ جائے گا۔" (مکتوب: ۷۲، دفتر سوم) (۱)۔ لکھنا اللہ بکھانہ
تعالیٰ امر۔

حررہ امجد محمد و مقرر جامع العلوم کا پیر۔

قیام میلاد کی شرعی حیثیت

سوال (۱۸۹۵): مجلس میلاد کیا نوعیت رکھتی ہے؟ اور اس کی کس حد تک تعظیم کرنا چاہیے؟ کیا وقت ذکر
پیدا کر بطور تعظیم قبول کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ بعض علماء فرماتے ہیں وقت ذکر پیدا کر پیش قیام کرنے کے لئے شرعاً
کچھ اصلیت نہیں بلکہ ناجائز و بدعت ہے، مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور انھیں کہتے ہیں مستحب ہے
اور وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

"عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن نسيه عن أبيه عن حبان بن محمد بن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود عن
سروير بن جهم، عن ساجدة الشكر الله تعالى، روى أبو داود (۲) ومسلم بن عبد الله (۳) مشكوة المصابيح
ص: ۱۳۱ (۴)۔

"عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حدث، أمر
بأن يرفع أحدان من بني السجدة، يرفع عليهما فالحاء بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱) اذہی عبارت یہ ہے "ذکر وہ باب مولود خوالی اللہ تعالیٰ یا اللہ و ذکر نفس قرآن خواندن بوقت سحر، اور کھانا نہ کھنت
خواندن یہ مضائقہ است، اور اگر بیک وقت قرآن است۔" لکھنا بخاطر قطع میرے ساتھ دوین باب غلطی لکھنا۔
پہلچہ بان منور نے فرمودہ، اور انکے تجویز فرمودہ، فقرہ پسار خواہ شد، "قلید بعض کالی کفر و قول مشیم، است، و اسودہ"
لکھنا سید امیر علی میں، ۱۵۷ (۵)۔

(۲) ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی سجود الشکر، ۲۸۳، مکتبہ دار الحدیث ملتان، (۶)

(۳) جامع الترمذی، أبواب السیر، باب ما جاء فی السجود، ۲۸۷، سعید

(۴) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب فی سجود الشکر، ص ۱۳۱، قدیمی

سوال میں مذکور الفاظ اور مشکوٰۃ شریف کے الفاظ میں تھوڑا سا تغیر ہے، سوال کے الفاظ تو یہ ہیں اور مفقودہ الفاظ
میں یہ ہیں "اذا جاء زعفر سرویر أو يسره به" غیب کے ساتھ اور اذہی اور میں "سرویر و منسوب کس یز منسوب الیہ ہے
"امر" کے لئے، دوسری عبارت "نعم ساجداً شكراً لله تعالى" واللہ تعالیٰ اتم۔

تین، یا دہ سو یا بیس یا چالیس۔ یہ عتہ یا جائز ہے، اس کے ساتھ وہ بھی کہ کتاب اللہ میں ۲۴ صفحات میں لکھے ہیں (۱)۔ مگر بی قادی اور وہی مستقل رسائل اس کے کرم ہوا زے متعلق، جس کے حق سے تفسیر فرمائی ہیں۔ یہ پندرہ ایڑے ہیں جس سے ناسی پائی ہیں۔

۱۰ روایات جو محکم میاویں میں عتہ، کتابی ہائی ہیں، وہ آئم غیر معتبر اور بعض موضوع ہوتی ہیں، جن کا ہم حداد اور شتاد، ان پر اکتفا کر کے زچہ نماز اور محنت کی ہے (۲)۔

۲۰ رات کا بڑا عتہ اس شخص میں کرنا، جسے شب میں زندہ کاٹا یا بڑھ چکا ہے جس سے حج کی قرۃ قضا ہو جاتی ہے (۳)۔

۳۰ حلیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وہاں لکھی کہ نصف الی ثلث النعلین، فقل کتاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بعد الا و حینہ نہ تکرر نفس لیلة النحر، اظہر من السراج و انفسر من الشمس۔ عقبہ الیہما، وحلی الشعر: ان العرق عقیقہ فرق ولا فلابحار و شعرہ نجسۃ اذہ، اذا هو رکیق، ازہر کلون، و سح الجبین، و ریح النحر، احب موسیٰ من عرقون بینہما، البی آخر ما قل (مستطیل السردی، باب ما حذی حلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص ۱۰۰ سعید)

۱۰۰ و لغزہ بعض عذرات لیلۃ نحت عنوان، "مکمل المیزان"

۳۰ "انحس فی شربہ و رسی اللہ ندی عہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "من کذب علی منعمہ، قلبہ مقعود من النار"، الصحیح نسلم، مقدمہ، باب تعلیق الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۔ قدسی:

"و اعلم ان ہذا الخلیفہ، بشکل علی فی نذر جس من اتقوا اللہ، اللہۃ، فہذا ما نجرہ ان کذب عبدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، رآہ فاحمد عقبہ و سبقہ کبرہ ہ" شرح المروئی علی الصحیح مسلم، مقدمہ، ص ۸۰، قدسی،

۳۰ "و بہت ازوہ، کوہی، بابت زکات نہت و عیدائی کی ہے" عن اسیر المیرہ و حسی اللہ تعالیٰ عہ قیل قال رسول اللہ ﷺ ان افضل صلوۃ علی لمتاکفین صلوۃ النساء و صلوۃ النحر، و لو بعدوں مایہ، الا یوجہ و نو حیو، و لقد ہیبت ان امرہ صلوۃ ففہم، ثم امر رجلاً فیصلي بالناس، ثم اطلق معی برجال، معہم حر و من حطب انی قدیم لا یتہدون الصلوۃ، فاحرق علیہم بیوتہم بالنار، الصحیح نسلم، ۴۳۶۔ ماہ اشمل صلوۃ الجماعہ، بیان التحدید فی التحف تنہا، انہا فی ص کفایہ، قدسی،

۳۔ آپ کو روئے ہوتا بھی نہیں ہو سکتے ہیں (۱)۔

۴۔ ان نعلین کی شکتی کو وہ فریالیا جاتا ہے چنانچہ شریک نہ ہونے والے پر نعلین بھی لیا جاتا ہے۔ انرونی نوا میں شاید یہ عقول کو ان دہشت نہیں لیا جاتی تو معلوم ہو کہ ان نعلین کی ہیبت نماز کے لئے لازم ہے (۲)۔

۵۔ روٹنی روٹو شہر و غیرہ رات سے زیاں کوئی جاتی ہے جو اس وقت سے (۳)۔

۶۔ قیام ہندو کو کھجور کے انرونی تو نہ کرے تو وہ وہاں کی کھجور میں بھونک کر اپنے سر پر کرنا کہ ان پر سب بھونکتے ہیں حتیٰ کہ ان کو ان کی بڑا وہاں کی صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۴)۔

۷۔ قیام ہندو کو کھجور کے انرونی تو نہ کرے تو وہ وہاں کی کھجور میں بھونک کر اپنے سر پر کرنا کہ ان پر سب بھونکتے ہیں حتیٰ کہ ان کو ان کی بڑا وہاں کی صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۵)۔

۸۔ نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۶)۔

۱۰۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۷)۔

۱۱۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۸)۔

۱۲۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۹)۔

۱۳۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۱۰)۔

۱۴۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۱۱)۔

۱۵۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۱۲)۔

۱۶۔ انرونی نعلین سے صلیبی نعلین ہیں ان کو کھجور میں بھونکتے ہیں کہ ان کے اپنے نعلین سے نعلین کے نعلین سے صحت ہندو کہہ سکتے ہیں تو وہ بڑا سارے ہیں (۱۳)۔

۵- ہذا اوقات میلاد میں عورتیں شرکت کرتی ہیں اور ان کا مردوں کے ساتھ بے قیامت اختلاط ہوتا

ہے (۱) لای غیر ذلک من العباد۔ بعض امور گناہ کبیرہ ہیں اور بعض شرک ہیں۔

دونوں حدیثوں سے انتخاب قیام پر استدلال کرنا ثابت قیاس نہیں ہے، پہلی حدیث میں قیام کا ذکر تک نہیں بلکہ عید کا ذکر ہے، اگر کہا جائے کہ عید عید آپ قیام بھی فرماتے تھے تو گو حدیث میں اس کا ذکر نہیں، تاہم غی سبیل التفسیر بیان کیا جاتا ہے کہ اصل مقصود عید ہے اور قیام عید کے تابع ہے، قیام اصل مقصود ہی نہیں، اگر قیام اصل مقصود ہوتا تو ہم اگر عید شریف میں اس کا ذکر ضرور ہوتا، مگر کیا کسی نے کیا اہل محفل اس خوشخبری کے وقت عید کرتے ہیں اور پھر قیام کرتے ہیں؟ جیس کہ حدیث شریف سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یا اصل مقصود (عید) کو چھوڑ کر صرف تابع (قیام) پر اتفاق کرتے ہیں، اگر ایسا ہے تو کس قدر قلب مضطرب ہے۔

بانی غلطی مسئلہ سے یہ یوں کہ وہ خوشخبری کے معنی نہیں سمجھا، خوشخبری عرف میں کہتے ہیں اس اچھی چیز کو جس سے بشر میں خوشی کی وجہ سے تحفہ عید (۲) اور یہ سبکل مرتبہ خبر دینے میں ہوتا ہے، اہل محفل بحضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا غنم پہلے سے ہے، اس محفل میں ان کو اول مرتبہ علم نہیں کرایا گیا بلکہ ولادت کا علم پہلے سے ان کو حاصل تھا، ان کا دوبارہ تذکرہ کیا گیا، لہذا ان کے حق میں یہ بشارت نہیں ہوئی بلکہ خبر ہوئی۔

"من قال: کل عبد یفسر لی یولد ذی لیلۃ فہو حر۔ فبشرۃ لیلۃ مفسر فین۔ و علی الاول: ان بشارۃ اسم السخیر بغير بشرۃ الیوم۔ و بشارۃ کونہ سار بالعرف۔ و ہذا ہما

- فوی مری فی الملی انزل لیلۃ اللہ تعالیٰ. اما محمد بن عبد اللہ، عید، و رسولہ، جمع القوائد، باب القضاء والمنکر والمدح والرفع، ۳/۶۸، ۳، ادارۃ الفرقان کراچی

(۱) وقد منی فیہ تحت عنوان "گلن میار کے شکرانہ تصانیف اور دعا پراپرٹ

(۲) "و بشر بشر اذ فرح قال۔ و سمنی بشرک و بشرک من البشارۃ قال۔ و اصل حد کملہ ان بشرۃ الإنسان نیست عند السرور، و من هذا اولہم۔ فلا یبقانی بشر آی بوجہ حسیط۔ و لسان العرب: ۶/۶۳، دار صادر بیروت

رقبہ ایضاً: "قال ابن سیدہ: طلبوا منها البشری علی اخبار ہم ایاھا بمعنی ابنہا" (۶/۶۳)

افواج نے تیسرے صفحات میں اس کے قہر و سفاکدہ کن شریکوں میں لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ میں انکی تصنیف سے فراغت حاصل ہوئی، پھر جہاں یہ مجلس پہنچی تھی، وہاں کے علماء و تربیہ نمائندے گئے، چنانچہ عربی و فارسی، اردو و زبان میں اس کی تردید موجود ہے اور آج تک تردید کی جا رہی ہے، کیا ای کا نام اجماع ہے، نہ ہندوؤں کو اجماع کی تعریف دینی معلوم نہیں ہے، اجماع کثیر، من جملة علماء ہند، ایک مجلس میں لکھنے والے درجے جہاں ہو گیا؟ غور طلب یہ ہے کہ اس دور میں جسے علماء موجود تھے، یہ ان میں سے کثیر اعداد ایک جہز (سکن) کے مکان پر جمع ہوئی تھی، ان غیر کی مقدار خدا بنی تھی، تین چار کو بھی کثیر کہا جائے گا، جمع گھر سے کی حد تک پہنچ کر اس گیارہ تک ہندو کیا جائے گا؟ کیا ان کی تعداد کی شرکت مفید اجماع ہے؟

ہاں یہ ممکن ہے کہ ان حاضرین میں سے کسی نے مخالفت نہ کی ہو لیکن ان کے علاوہ بیٹھے علماء اس وقت کے تھے، کیا انہوں نے بھی مخالفت نہیں کی؟ یا ان گھریلو اجماع کے ساتھ سو فیصد کی ہے؟ نیز ان شریک نہ ہونے والوں کی تعداد شریک ہونے والوں کے مقابلے میں کثیر تھی یا قلیل؟ اگر شریک نہ ہونے والے لکھلے تھے اور شریک ہونے والے کثیر تو اس مکان کی وقعت کس قدر ہو گئی؟ جہاں اتنی بڑی تعداد مل گئی؟ اور صرف اس سنی کے ساتھ جمع ہوئے تھے یہ تمام اصراف و تکلف کے جمع ہونے تھے (نیکے گئے تھے؟) اگر شریک نہ ہونے کی تعداد کثیر تھی جیسا کہ متاثر ہے کہ ایک مکان میں ایک وقت میں اتنی بڑی تعداد نہیں آ سکتی ہے، ترجیح کثیر کا اطلاق نہ شریک ہونے والوں پر یا وہ سب واقرب الی عقد ہے، لہذا استدلال پر ٹکس ہو جائے گا۔

"الاجماع غیر الشیخ الاسلامی و فی الشریعۃ: اتفاق مجتہدین صاحبین من ائمہ محمد

علیہ السلام علی شیعہ و مسلمین، غیر واحد علی امر قیاسی، اور علییہ السلام"

"والشماع اہل المجتہدین جمیع المجتہدین الذلک فی عصر من الأعصار، و احقر بہ

عن اتفاق المجتہدین، و احقر بقول "المصالحین" عن اتفاق مجتہدین دوی ہری بدعہ و حاشیہ، و بدوہ: "أما محمد علی الشیخ الاسلامی، فہو: "عن اتفاق مجتہدین بشرط اتفاق المذاہب"

"الاجماع و عن: عریضۃ وجہ التلخیص منہ بعایدہ حد۔ (الاتفاق: ائی اتفاق الذلک علی

تعلیمہ یاں بقبول: "اجماعاً علی ہذا، ان کل ذلک شروع من باب "فقہ" او شرعہ و فی ہذا

ان کل من سبب: ائی کسان ذلک بشرط من باب "العلم" کما اذا شرع فی ذلک جمیعاً فی

مسئلۃ او المزارع: اور بشرطہ کل ذلک اجماعاً علی شرعیتہا و وجہ: وہو فی شکالہ او

القیام، وہو أيضاً مدعى به في شئ ۳، فتاویٰ حنبلیہ، ص: ۱۵۷۱)۔

ایک دوسرے قیام پر راکرتے ہوئے ملازمین محمد اللہ تعالیٰ نے قیام میاں پر بھی دفرمایا ہے (۲)۔ اس کی اجازت نہیں دی، اس کی اجازت کو ان کی طرف منسوب کرنا غلط اور بہتان ہے، ملازمین حنفیہ پر غیر کا قول بلا دلیل کیسے جوت ہوگا؟

۴۴۱ ح۱، "عنوم" میں کیا مجلس میلا رکے قیام سے متعلق یہ بہارت ہے، جس کو مدعی نے پیش کیا ہے، جیسے نفس مجلس میلا و تشریف کا ہی مراد یہ طریق پر بیعت نہیں تو پھر قیام کیسے ثابت ہوگا؟

حضرت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانا میلا دیں تشریف لانا کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں، یہ عقیدہ بلا دلیل ہے (۳) بلا دلیل شرعی کے حضرت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا نہایت خطرناک ہے، اس کی سزا جہنم ہے (۴) اپنی ظاہری حدیث غیبیہ کے قیوم کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، وہ یہ ہے:

"عن أبي أمامة رضى الله تعالى عنه قال: خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم متكلماً على عطاء فقدمانه، فقال: "لا تقوموا كما يندم الأماشي بحظم بعضها بعضاً" رواه أبو داود

(۱) الفتاویٰ الحنبلیہ، مطلب فی أن القیام فی النساء مولدہ المنسرف بدعة لا یبغیٰ فعلها، ص: ۱۱۱، حدیسی)

(۲) "السواء والأذکار" میں لفظ عددنا اکثر عام متعلیٰ علی غیر، وعلیٰ شر من ضرور، لو لم یکن منها إلا رؤية النساء للرجال الأجانب، وبعضها یس فیها شر، لكنها قلیل فادر، ولا شک أن القسم الأول معصوم للعقيدة المشیروہ المبرورۃ فی ذہ، المقاصد مقدمہ علی جلب المنافع، فمن علم وقوع شیء من القسم فیما یفسده من ذلك فهو عاصی أمم، "الفتاویٰ الحنبلیہ، مطلب، لاجتماع للموالد والأذکار" مطلب مالم یترتب علیه شر و إلا فصح منه، ص: ۲۰۲، حدیسی)

(۳) "قد معنی نخرجہ تحت عنوان: "مقال میلا"

(۴) "عن أبي حمزة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من كذب على متعمداً، فليسوا مقعداً من النار"، "الصحيح لمسلم، مقدمة، باب تغليط الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ۷۰۶، قلمیسی)

محرم، ربیع الاول، ربیع الثانی وغیرہ میں، عطا کا خصوصی اہتمام

[illegible]

الاجواب جامعہ دہلی:

ایسا مذکور دی تعین دلائل شریعہ سے ثابت نہیں اور نہ اس کو وجہ فخر و تحقیر میں قابل تھا بلکہ امر ان ایہ میں
وہذا کو ضروری سمجھ رہا تھا یعنی اگر کوئی وہاں میں شریک نہ ہو تو اس کو بلا سے قتل جاتی، بے بار و حد کہنے ورنہ سننے کے
شعبہ ہائیں اس کے ساتھ کچھ نہیں سمجھا جاتا ہے تو یہ بہت سی بات ہے "عنبر الامور محمدیہ" (۱) انکا
والہدینہ کا حق معلوم۔

شرعاً واجباً محموداً، واما انما هو في الدنيا فليس كذلك.

شیراز، مطبعه دار الفنون، ۱۳۷۲.

میرت کانفرنس کے جلسے

مسئلہ ۱۸۹۱۔ بھدو سنان، پنجستان۔ بھلا دیش میں سیرت کا غرض اور میرا تا اٹنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عنوان سے اجلاس ہوتے ہیں جو بھلا دیشی حضرات بھی اپنے ہی اجلاس بلاتے ہیں۔ لیکن برصغیر سے ان کا مختلف کہان کے یہاں تیس سو سو بیڑا بھی جہاز سے لے کر دیوبندی حضرات تکھس اپنے جہاز کا لڑائی میں لیتے ہیں اور یہ ہے کہ یہ امر اشادات نبوی سے قرآن وحدیث کی روشنی میں مستقیم ہوتے ہیں چنانچہ ہمارے علماء ومشاہخ اعادہ دیوبندہ ہند کی پوری تحریک کے شکریت فرماتے ہیں اور یہ اجلاس سال کے دوسرے ہی کو کراچی میں

پر خات متعلقہ قبور عربی و غیرہ

حسب ان ۱۰۰:۱۔ زید متاہل کہ قبور کعبہ وچ کرے، خدا تعالیٰ ہرگز ہے، قبور کا کچھ عبادت کرے،
 نہ عبادت جو ہرگز نہ کرے، مطابق چ کرے، حق و مرشد و کعبہ و جان کرے، قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی رو سے ان کا
 جواب ارشاد فرمایا میں ساری چیزیں پیشانی رو سے ناجائز ہیں تو یہ مسلمان ہے یا نہیں اور احناف جماعت
 میں شامل ہے یا نہیں؟ اور وہ لوگوں میں سے آپ کو حنفی ظاہر کرتا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں
 تو کونسا میں ہے؟ کیا یہ مذہبی ہے یا نہیں؟

۲۔ فقیر موجودہ زمانے مطابق بدعت ہے یا سنت؟ اگر بدعت ہے تو بدعت حدیث ہے یا سنیہ؟ اگر
 سنیہ ہے تو جو شخص سنت کے اور ان میں جھگڑ کرے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے یا
 نہیں؟ زید کہتا ہے کہ وہ روایت پر مبنی ہے، اس بدعت کو کافر سے منکر سنت کا فرق ہے، کچھ
 طاعتی قانونی اور مذہبی قطعاً صحیح ہے، اگرچہ بدعت ہے یا نہیں، اگرچہ بدعت ہے یا نہیں؟ کیا جواب ہے؟

۳۔ رسول پر جانا یا نہ کرنا بدعت ہے یا سنت؟ بدعت ہے یا سنت؟ بدعت ہے یا سنت؟ بدعت ہے یا سنت؟ بدعت ہے یا سنت؟
 کے عموماً پڑھتے ہیں یہ بدعت ہے یا نہیں، اگر بدعت ہے تو کونسا بدعت ہے، جو شخص اس طریق و سنت
 کے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے اور تو اس کے پیچھے چلا کرے یا نہیں؟ اور وہ اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے یا
 نہیں؟

۴۔ ... مگر نہ سب چیزوں کو کام کرنا اور خلاف شریعت کہتا ہے، اگرچہ اس دعویٰ میں سچ ہے یا نہیں؟
 اور اس کا دعویٰ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے یا نہیں؟ جو شخص اسے کافر دے دینے کے اس کے
 متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ بہتان مندرجہ ذیل باتوں کا ہے:

۱۔ اگرچہ سننا لغو ہے اور پڑھنا و انفاق ہے۔ ۲۔ انہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک
 مانا کرتا ہے۔ ۳۔ بزرگان دین کے عزائمات پر چلنا کرتا ہے، بیساکہ القہ عثمانی کے و غیرہ۔ ۴۔ بدعت تہذیب و عبادت

۳۔ وھذا مستکر بین، لان السی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عن ابداعہ السال، ولا شک ان تعزیر

الباب من دلک، المدخل، فصل فی السؤلہ، ۱۰۰۔

۱۰۱۔ شرح تہذیب و عبادت، ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔

مستحبہ ہے۔ معصیت نہ کرنے سے بچنا (۱) بچنا، خلاف شرع مسلک رکھنا تو اس سے بچنا، جاننا
بچنا، اور بچتے ہیں تو شیخ کو کہنے کی قیاسی دلیل سے بچتے کی وجہ سے اس کی طرف علم و ہمارا علم رکھتے ہیں
اور بچتے نہ لگتی سمجھتے ہیں۔ فقہاء ائمہ نے نہ لگائی احمد

نور احمد کو، مشنوی، جامعہ اسلامیہ مفتی محمد رفیع نظامی، بہار پور، ۶-۸-۲۰۰۹ء

ایضاً بچنا، علیہ الرحمہ مفتی محمد رفیع نظامی، بہار پور، ۶-۸-۲۰۰۹ء

عمر کرمہ اور زیارت قبور کے لئے سفر

سور (۱۰۸)۔ عمر کرمہ اور زیارت قبور کے لئے سفر تو فی کے لئے وہاں پہنچنے میں
ایسی طرح ہے کہ جس سے عبادت پر زیارت کے مقصد سے سفر کرنا ایسا جائز ہے اور زیارت فی کے لئے وہاں پہنچنے میں
زیارت کا یہ جواب ہے کہ جس میں آپ جس اذیتوں میں ملنے سے غور و فکر کی زیارت ہے۔ زیارت
زیارت اہل بیت ائمہ کی زیارت ہے خصوصاً یہ ہے:
الجواب جامعاً و مفصلاً:

عمر کرمہ اور زیارت قبور کے لئے سفر تو فی کے لئے وہاں پہنچنے میں
مستحب نہیں (۲) حضرت مولانا محمد عارف صاحب رحمہ اللہ کا قول ہے کہ "اگر کسی میں یہ بات کہ وہ

(۱) (الحدیث جامعہ) علی بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعة لغيري في معصية الخلق، والاطاعة في المعروف، معصية: ترك ما
انصاح، کتاب الامور، الفصل الاول، ص: ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱

فرمایا ہے: (۱) "تخلیف حق" میں بھی شدت ہے۔ متعین فرمایا ہے: "قرونی مزارعی" (۲) میں بھی شدت ہے۔ (۳)۔

نوروت قہودہ مرغیب حدیث میں آئی ہے (۴) یہ قیدیوں کو اپنے شہری کی قبر کی زیارت کی جہانے
 جسکے لئے انکو کرے کی مراعات بھی فیصلہ ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا منہا نے اپنے بھائی عبداللہ بن
 ابی عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کی زیارت کی ہے اور ان کی قبر حدیث طیبہ سے مسافت سفر پر ہے (۵)۔ حدیث چوک

- كتاب النصارى، باب خيلولة الخنزير ٢، ٦٢، معبد

١٠ (مذكرة مسجلة) من السيد بيان داهية، رقم: ٢٨٦ - ١٤٧

[illegible]

۴۔ اسی قسم میں سے مریدان اور دوسرے لوگ بھی جو اس سب سے بڑے اور بڑے پتھر سے
 ڈھائی ایک آدھ اونچے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک
 کا زمین کے ساتھ ایک آدھ اونچے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک
 و غیرہ ملک، یہ سب سے بڑے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک
 شمس و قمر و ستارے پڑھتے ہیں۔

اس قسم میں سے مریدان اور دوسرے لوگ بھی جو اس سب سے بڑے اور بڑے پتھر سے

بہاؤ الدین نے مناجات کرتے ہیں۔

اسی سب سے بڑے اور بڑے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک
 لوگوں پر تو اس میں سے، ان کے لئے ہیں ان میں سے بڑے اور بڑے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 پھر ان کے بعد ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد

۶۔ اسی سب سے بڑے اور بڑے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک
 لوگوں پر تو اس میں سے، ان کے لئے ہیں ان میں سے بڑے اور بڑے پتھر سے، یہی طاقان تھے ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں، اس کے بعد ملک
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد

۷۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد
 اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں، اس کے بعد

پھر اور رنگ بڑوں کی اگر ان کے پاس کوئی سند معتبر ہے تو وہ پیش کریں۔ بلا شک کسی چیز کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جائز نہیں (۱) اور اس طرح سے ان کی زیارت بھی باطل ہے۔ لہذا۔۔۔
سعید احمد غفرلہ مفتی مدظلہ العالی، ہمارے دور، ۲۹ ایشوال، ۱۳۶۷ھ۔

عرس، تو انی، طیبہ، سرنگی، بچان،

سوال (۱۰۱): عرس کرم، آؤانی، طیلہ، سرنگی بچان، عہدہ بڑاورد، بکرخانہ، اتانک نے خزانہ یہ افعال ہوتے ہوں۔ مگر انی اور ایسے مقامات پر شریعت کھنسن، بچان یا احوال ہوتے ہوں خدا شرع جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی ایسا کرم اور احوال ایسا نہ سمجھے اور نہ وہ اس کی امامت میں اقدار است ہے یا بکرہ ہے؟

الجواب حامداً و مضابطاً:

یہ عرس اور تو انی کرم، عہدہ اور سادگی بچان اور اس کا سنا اور دینی مخلوق میں شریک ہونا سب ناجائز اور بدعت ہے، حامد شامی نے تصحیح الفتاویٰ الخلدیہ (۲) میں کوئی نسخہ لکھ ہے۔ فقہ حنفیہ کی معتبر اور مشہور کتاب

(۱) "عبدان من عثمان یقول: سمعت عبداللہ بن المبارک یقول: الإسناد من الدین، ولو لا الإسناد لقال من شاء ما شاء"۔ (فتاویٰ الصحیح لعلو، باب بیان الإسناد من الدین الخ، ۱۲۰۱، قریبی)

(۲) "تسلل العلامة الجند عبد الرحمن النادی العمادی عن لسماع بعاصورہ تہجد إذا سمع من الآلات البیظریۃ فأجاب البیظری البدکور قلب: واللحن لادی هو الحق أن شیخ وأخوہ أن یدان نہ وبسمیع، أن ذلک کیکلہ من مینات المدح، حیث لم یقل بعد من السلف اتصال الحین، و لو یقل بحلقہ أحد من أئمة السنین المعتمدین وھی اللہ تعالیٰ علیہم أجمعین قال الأستاذ السہروردی فی حواشی المعارف: و لایحک یہ من کتاب، و قد نکلہ علی السماع فی حصة أبواب منہ بیاہر الحق النقیض و لعب البیاب، وإن أنصف المصنف و تشکر فی جماع أهل الزمان" و لعود البیظری مدقہ والعشب بشائتہ، و منصرف فی نفسہ، هل وقع مثل هذا العصور والیہ حضرة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وأصحابہ: و هل استحسنوا لآؤا و لعدوا معنی لاستماعہ؟ لا شک مان یسکر ذلک من حان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وأصحابہ رضى اللہ تعالیٰ علیہم، و لو کان فی ذلک تفسیلہ نطبل ما أهموا، لیس یسم بأنہ تفسیلہ لطلب ویجتمع لیا، لم یحظ بنوی معرفة احوال رسول اللہ صلی -

الفرس الملقیٰ لا یخاف ۵۵۱۲ میں ہے "لا یخاف من فی السبیل"۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
مسلحہ فارسیہ۔ چراغ و چراغ۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
نور ہریر ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

نور ہریر ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

اصول کی حیثیت سے عربی میں شریعت

اصول کی حیثیت سے عربی میں شریعت۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔
افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔ افسانہ "نور ہریر" ص ۵۵۵۔

کہا اس کا اثر اسے مل گیا

جراہی قیمت پوچھا گیا

انکس اللہ تعالیٰ اطہر

۲۰۰۰ جید نمونہ نمبر ۱۹، رصود ۱۹، ۱۹۰۰ ج ۱

ہر سال چلانے کے لئے مجلس میلاد میں شرکت

۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ زید نے ایک مدرسہ کی تہذیب و تمدن میں شرکت میں خود خواہشات کے لئے
نہیں تھا اس معاملے کے پیش نظر اگر بہت سے شرکت کنندہ تو لوگ مدرسہ میں پہنچ کر سمجھیں گے کہ
بہت سے شرکت کرنے کے لئے یہ ہے کہ ان کو ملحق کرنے کے لئے ان کے ساتھ شرکت کرنے کے لئے یہ ہے کہ
ہے ان کے لئے یہ صورت میں زید نے مدرسہ میں ملحق کرنے کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ
کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ

الحجوب حامداً ومصلياً

زید نے اس معاملہ میں خود ملحق ہونے میں شرکت کرنے کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ
یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ
علم میں نہیں کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ
نہیں کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ

مجدد اب کی قبر پر عرض

۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ ہر سال میں ایک مجتہد صاحب تھے ان کی ایک خانہ دار نے ۳۰۰

۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ ہر سال میں ایک مجتہد صاحب تھے ان کی ایک خانہ دار نے ۳۰۰
۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ ہر سال میں ایک مجتہد صاحب تھے ان کی ایک خانہ دار نے ۳۰۰

۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ ہر سال میں ایک مجتہد صاحب تھے ان کی ایک خانہ دار نے ۳۰۰
۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ ہر سال میں ایک مجتہد صاحب تھے ان کی ایک خانہ دار نے ۳۰۰

۱۱۱۱ (۱۱۱۱)۔ ہر سال میں ایک مجتہد صاحب تھے ان کی ایک خانہ دار نے ۳۰۰

کہ وہ غیر اہل حق کیسے ظاہر و عین کیوں کیا؟ تیار یہ بھی کیا؟ تاہم تاہم ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں مانع احرام کو بے اثر قرار دیا ہے۔ ملاحظہ۔

المحوبات حاملاً و مصلحاً:

حدیث پہلے کہ میں جس چیز کو منع کیا گیا ہے بزرگان دین نے بیحد اس سے باز نہ کیا۔ اچھا اسکا بیخود کرکشی ہے بزرگان دین کی طرف منسوب کیا ہے تو یا تو وہ نسبت صحیح نہیں ہو سکتا۔ کہہ دیتے ہیں جو اثری راہنما کی نفی ہے اور اکثریت بھی ہوتا ہے جس کا مشاہدہ اور تجربہ کیا جائے۔ لیکن بعض مجبوروں نے اصول ایسے پیش کیے جس سے وہ خود کو مجھے اور ان پر نشانہ قرار دے نہیں سکتا۔ کوئی بزرگ و کبار نماز چھوٹے میں بھی حذر کی وجہ سے کھانے نہیں دے سکتے تو یہ منہ راہنما کی اتباع کرنا اور ان کے عمل سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ جس کو چاہئے گا شرعی حکام پر ایمان بزرگوں پر ماضی کیا جائے۔ "السنۃ الخالدہ" میں بزرگان دین کے اس قسم کے اعلان کی تحقیق و تفحص ضروری ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں جو نو نکات بیان کیے ہیں ان کے متعلق جو تحقیق و تہقیر کر لیا جائے گا۔ ان کی بعض کتابوں میں شیعوں نے نیز یہ بھی کی ہے اشارتوں کا انکار۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

آراء و افہام مختلفہ، دارالمحفوظ، پرنٹ، ۱۹۶۱ء۔

قوائی اور پختہ قہر و غیرہ

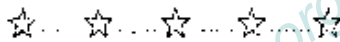
سوال ۱۶: قبریں کو پختہ رائج سے پختہ کیے قہر و غیرہ میں کون سا اہل کلا وغیرہ کیسا ہے؟

۱۔ شاہ جہاں سے مراد قادیان کی راجہ، باب المصطفیٰ میں وہ بتاتے ہیں کہ "زیر بارہ قہر و غیرہ کے لئے زمین حرام کی توجہ سے قہر سے چہرہ اور قہر"۔ "اس میں عین ان کو عمل سے مقرر کیا جاوے کہ جس بزرگ کا جس سے وہ وہ ہیں اور اس وقت وہ ان کے لئے ہیں وہ دیکھ جائے کہ قادیان کی راجہ "نہیں اس صورت سے عرض مروج کے ہوا اور استدلال کیا جائے عملی اور یہ ہے بنیاد اس بات کا عمل یہ کہ مکتبہ کے ایک ائمہ کا مکتبہ میں وہ ہوا کے ائمہ کا مکتبہ میں جس کی ہوائی توجہ سے اور اس وقت کی تاہم اس سے بعد وہی صورت "نہیں دیکھا کہ مکتبہ کے لئے قہر ہی وہ کھاتا اور کھاتا یہ بھی اس طرح کی بدعت ہے، جس کا نام "اہل حق" ہے "زیر بارہ قہر نے لئے کوئی دن مقرر نہ کیا ہے"۔ "جس میں اختلاف کی صورت میں نہیں بھی یہ بدعت اس طرح کی ہے جتنی تہہ چاہئے، صرف خصوصیت وقت کی بدعت ہے"۔ ان سے یہ کہ باطل سے بعد انہیں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور ان کی بدعت ان سے "اللہ تعالیٰ علم"۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

خدا کے ارادہ رقیق اللہ تعالیٰ عظیم کی پورا دل سے قربانی تواریخ ہو کہ جیسوں تواریخ کے ساتھ
 جیسوں وہ فتنہ ہو گئے نہیں تھے۔ ان ایام میں تعلیم کرتے تھے کوئی شرعی معیار صحت نہیں اور ان اوقات کے کالبر
 کی تاریخ و مدت کا اوراق کیا ہے اور ان ایام میں تعلیم کی بات توجہ سے دیکھیں تو یہ تعلیم ہی میں ملے گا،
 تعلیم کا کوئی ان بھی نہیں ہے کہ (۱)۔ فقہاء اللہ تعالیٰ کی ہر

آورد و بعد از آن حضرت را در خانه خود می‌نهادند.



(١) "ومنها وضع الحدود، والشروط، والتكليفات، وإلهاب المجد كذا ذكره في الاجتماع على صوت واحد، واتخاذ يوم وليلة لشيء من عظمه وسلم. وشاء ففك، ومنها لزم لبيانات تعقيد في أوقات معينة لم يحدث لها ذلك لغيره في الشريعة، إلا اعتدوا تلك الشيء. أدب لاول في تعريفه

تفسير في معرفة الخلفاء المخلصين ١٢٠٠

مخصوص ایام کی مروج بدعات کا بیان

اثباتی شبِ براءت

- سوال (۹۴۱): ۱۔ شبِ براءت میں کون کون سے کام مستثنیٰ اور کون کون سے کام منکوح ہیں؟
- ۲۔ کیا شبِ براءت کے دن طہورہ پانا اور اس پر دعوت اور اس قرنیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ممبرانہ کاغذ دانا جائز ہے کہ نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو کیوں؟ دلائل متنبیہ بتسیہ سے مل فرمائیں۔ نیز کرنے سے اثر گناہ ہے تو کونسا گناہ ہے، مکر وہ یا حرام؟
- ۳۔ کیا شبِ براءت کی رات بوسا جد میں چند آدمی جمع ہو کر اطمینان و سکون کے ساتھ تلاوت و ذکر خدا کرہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟
- الجواب حامداً ومصلحاً:

- ۱۔ رات میں تقبی عبادت کرنا (۱)، ہجرون میں روزہ رکھنا (۲)، موقع مل جائے تو چپٹے سے قبرستان پر گرمردوں کے لئے دعائے قیر کرنا (۳)، یہ کام تو کرنے کے ہیں، باقی آستہانی چلاؤ، لٹل کی بدعت کرنا، قبرستان میں جمع ہو کر تفریب کی صورت پانا، طہورہ کا التزام کرنا وغیرہ اور جو جو غیر ثابت ہو درج ہوں وہ سب
- ۱۴۱۲ھ عن جابر وصی اللہ عنہ قال: سمعت انسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: "ان فی ثلیل لسمعہ لا یوافیہ رجل مسلم یسال اللہ فیہا حیراً من امر الدنیا والاخرۃ الا اعطاه اہلہ، وذلك کل لیلۃ". رواہ مسلم (مشکوٰۃ المصابیح و کتاب الصلوٰۃ، باب التحریض علی قیام اللیل، ص: ۱۰۹، قدیمی)
- (۲) "عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: أوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بتف: صام ثلثۃ ایام من کل شہر". الحدیث. (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صام المیثم الخ، ۲۶۶۱، قدیمی)
- (۳) "عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یتخرج من آخر اللیل الی البقیع، یتقول: "السلام علیکم دار قوم مؤمنین، ولناکم مناسک عدلین، عداً مؤجلین، وإننا إن شاء اللہ بکم للاخفون، اللہم اغفر لاهل بیع العرقہ". رواہ مسلم (مشکوٰۃ المصابیح و کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ص: ۱۵۴، قدیمی)

ترک کرنے کے ہیں۔

۲۔ یہ علو اور اس پر صبر اور التزام مہر مہر ہوتا ہے اور خصوصاً صبر پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرقیٰ ان رات میں نہ تھا کہ تیرا کسی ویش سے ثابت نہیں، مگر یہ بیچیز یہ ثابت ہوئی کہ قرضہ و کتاب و ملت، انہماک و قیاس مجتہدین سے ثابت ہو گیا، جسے ثابت نہیں کیا ہے، ان کو کتاب اور ان کا کام مجتہدین سے ثابت ہو گیا ہے۔ اس نے اُحدت علیٰ امرنا خدا مانیس منہ فہم ردہا، منفق علیہ (۱)۔

۳۔ حق ہو یا غلط ہے، اپنے اپنے مقام پر عزت و توقیر میں مشغول ہیں تو بہتر ہے۔ (نک: جس نے افسس (۴)۔ لکھ اللہ تعالیٰ علیہم۔

ترجمہ: العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۰۷ھ۔

الکتاب منک: بند نظام الدین عظیمی دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۷ھ۔

شب پر اہمیت کی بعض مثالیں

سوال (۹۲۶): ۱۔ بعض آدابوں میں لکھا ہے کہ شب پر رات میں عبادت کی نیت سے غسل کرے، و رکعت نفل مجبہ الوضو پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیہ الفریقیہ پڑھے اور دعا اخلاص میں پڑھے اور مغرب کے وقت ہی سے عبادت میں مشغول ہو جائے تاکہ اس خیال کی ابتداء اچھے کاموں سے ہو نہ برکت کوٹ لیا کرتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

۱۔ (منک: المصباح، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ص: ۲۷، قدیمی)

۲۔ (صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلح، باب إذا اضطلعوا على صلح جور فيهم مردود، ۳۷۱، قدیمی)

۳۔ (المصحيح لمسلم، كتاب الأضغیة، باب نقض الأحكام الباطلة، رد المحتار، ۷۷۴، قدیمی)

۴۔ (مکرمہ الاجماع علی احیاء اہل الیمن المتقدم ذکرہا فی المساجد وغیرہا، لایہ لہ

بفعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ، فانکروا اکثر العلماء من أهل الحجاز، منهم: عطاء

و ابن ابي ملیکة و فقہاء اہل احادیث، و اصحاب مالک و غیرہم، و قالوا: ذلك كله بدعة، کتاب

الصلوة، فصل فی تحیة المسجد و صلوة الضحی و احیاء القبلی، ص: ۸۰۴، قدیمی)

شبِ براءت میں غروبِ آفتاب کے بعد چالیس واحد لا حول ان کا اور

سوال (۱۹۳): بعض کتابوں میں آفتاب کے غروب کے بعد چالیس بار "لا حول ولا

قوة الا بالله علی العظیم" پڑھیں۔ یہ کیسا ہے؟

مخصوص طرز پر آنکھ رکعت

سوال (۱۹۴): آنکھ رکعت قبل ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر و تکوین اور سورہ

افلاک پڑھنا کیسا ہے؟

مخصوص طرز پر چار رکعت

سوال (۱۹۵): چار رکعت قبل ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ بقرہ یا پچاس بار پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً و مصلياً:

۱۔ فصل تجزیہ و توضیح اچھی چیز ہے۔ تمام شبِ شام میں سے عبادت میں مشغول رہنا بھی خوش قسمتی ہے

مگر اس کا اہتمام و التزم سبب نہیں، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیہ انعمری، سورہ اخلاص تین بار پڑھنا، غیث

نعمیں، غیرت، پتہ کی پاندھی کرنا اور اس کو لازم سمجھنا وین میں داخلیت ہے، اس کی اجازت نہیں، یہ چیز کو اس

کی اصل پر رکھنا چاہیے (۱)۔

۲۔ "لا حول ولا قوة الا بالله علی العظیم" بہت اعلیٰ ذکر ہے جو جنت و عرش کے مخصوص خدوں

سے عطا ہوا ہے (۲)، اس کی ثمرت کرنا بہت مفید ہے کئی وقت بھی پڑھنا جائزہ مانع ہے، غروبِ آفتاب سے

۱۔ قال ابن المنیر: قد ان العبادات قد تنقلب مكرهات واداءت عن رتبتها، لان اتياس مستحب

في كل شئ، أي من أمور العبادات، لكن لما حشي اس مسعود أن يعتقدوا وجوبه، انما إلى كراهته، والله

تعالى أعلم، (فتح الباری، کتاب الاذان، باب الإتصال والإنصراف عن البعید والشغل ۳۲۹۰، دار

المعرفة، بیروت)

۲۔ عن ابي موسى الأشعري قال: أخذ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم هي عبقة له قال: يا أيها

موسى، أو يا عبد الله! ألا أدلك على كلمة من كنز الجنة؟ قلت: بلى، قال: "لا حول ولا قوة الا بالله"

اصحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب لا حول ولا قوة الا بالله ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، فتح البی،

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میتے" نے آتے سے فوت کا درجہ پا لیا۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)۔

مروءہ و ام کلثوم رضی اللہ عنہما نے اپنے شوهر کی وفات پر ۵۰ اشول (۵۰ روپے) کا عقیقہ کیا۔

شبِ براءت میں قبروں پر روشنی اور اگرستی

سیدنا (۱۰۰) شبِ براءت میں قبروں پر روشنی کیا اور فرمائی: "ما یجوز"

الحجرات حاضراً و مصیباً:

زمین پر آتے ہیں جس سے چٹانیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ (۱)۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)

محبوبہ راتوں میں چہ اعلان کرے

سیدنا ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے شوهر کی وفات پر ۵۰ اشول (۵۰ روپے) کا عقیقہ کیا۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)۔

الحجرات وهو الموافق للمصائب و مسعلاً و حاضراً و مصیباً و مسلماً:

افضل در طریقت انبیاء علیہ السلام کی عزت اور تہذیب سے بہت عقیدت رکھنے والے تھے۔ ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میتے" نے آتے سے فوت کا درجہ پا لیا۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)۔

و اس میں تعریف و تحسین ہے۔ (۱)۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)

و اس میں تعریف و تحسین ہے۔ (۱)۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)۔

و اس میں تعریف و تحسین ہے۔ (۱)۔ (بخاری، مسند ابی موسیٰ و ابی خدیجہ)

$$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$$
[illegible]

”تسلسلہ“ اس کتاب کے مصنف محمد امجد علی صاحب دہلوی نے انگریزی میں لکھی اور اس کے اردو تراجم بھی ہیں۔

[illegible]

مطلب: گویا اگر اس میں سے جتنے چاہے ہو، ہر ایک سے یہ بات کہیں نہیں سکتے۔
 حق (خبردار) کہتے ہیں کہ اس (قرآن مجید) میں ہر ایک کو اس کی بات ملے گی۔

[illegible][illegible]

مسئلہ: سال کیا ہزاروں اور مہاجہ میں ضرورت سے زیادہ چراغ جلانا شپ برائت و ریلانہ القدر میں جیسا کہ ہماری بستیوں میں رواں ہو گیا ہے جائز ہے؟

جواب یہ بدعت ہے ایسی ہی نرات البروات میں قید سے نقل کیا گیا ہے۔

ان مبارکات سے صاف ظاہر ہے کہ جب کہ راتوں میں چراغوں کو بجانا بدعت اور کفر ہے، مسلمانان اہل السنۃ والجماعت کو اس سے اجتناب چاہیے۔ واخبرنا عن ابی احمہ وعمرہ بن عبد الحمزہ عن

شپ برائت اور شپ قدر میں مسجدوں کو بجانا

مسئلہ ۱۹۴۱: شپ برائت اور شپ قدر میں مسجد کو پھول پتی سے سجایا گیا ہے، جبکہ بجانے کی نیت ان کو ہزاروں کی وجہ سے خوش منانا ہے نہ کہ بدعت کرنا۔

الجواب حامداً ومصلیاً۔

شپ قدر شپ برائت کے لئے شریعت نے ہدایت، توفیق و تائید دیا، وسیع وسیع رہی ترقیب دی ہے، پھول وغیرہ سے سجانے کی ترقیب نہیں دی۔ تو بار بار یہ لفظ ہے اور یہ جائز بھی اس کا جس طریقہ سے اس سے بچنا چاہیے، لأن من نسبه منسوب - فہو منہ - حدیث (ابو داؤد و ترمذی) (۱)۔ اہل بیت مسجد میں خوشبو کی ترقیب کی ہے تاکہ نمازیوں کو فرحت و دہش ہو جس کے بعد راست ہو جس کے (۲)۔ ان مخصوص چیزوں کے رتوں میں مسجد میں تیل ہو کر اجتماعی حیثیت سے جائز ہے، وہ ممنوع ہے۔ کہ فی مرائی الغائب (۳)۔ فقہاء و محدثین اہل السنۃ والجماعت کی ترقیب و تائید اور انہیں دہش دینا۔

جواب صحیح، بعد و تحقیق، دارالعلوم دیوبند۔

جواب صحیح، بعد و تحقیق، دارالعلوم دیوبند۔

۱. ابن مسعود، کتاب الناس، باب فی نفس الشیوخۃ ۲، ۵۵۵، مکتبہ دار الحدیث (مقتان)

۲. ابن مسعود بن مالک قال: رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح و یسبح فی قبلة المسجد. فقضب حتی أحمر وجهہ. فذمت امریاء من الأنصار. فحکمتها و جعلت مکاتبا خلواً. قال و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ما أحسن هذا" (سنن النسائی، کتاب المساجد، باب تحقیق المساجد، ۲۱۹/۱، قدیمی)

۳. کتاب الصلاة، فصل فی نسیج المساجد و صلوة الجہنم، ص: ۴۰۳، قدیمی،

و قد تقدم بحرمہ نہ تحت عنوان "القبول شپ برائت"

کر کے جس میں نمائش یا کسی رسم اور ہیئت مخصوصہ کی پابندی نہ ہو مستحسن ہے۔ عمر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذل: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إذا كانت ليلة النعاش من شعبان، فقوموا ليلها، وصوموا، ومساءها، فإن الله تعالى ينزل فيها غروب الشمس إلى السماء الدنيا، فيقول: ألا من مستغفر فأغفر له، ألا من استغفر فأرثقه، ألا من سألني فأعطيه، ألا كذاب، ولا كذاب، حتى يطلع النجم"۔ (رواہ ابن ماجہ (۱)، مشکوٰۃ شریف، ص: ۱۶۵، ۱۶۶)، اور اُمراس میں رسوم اور ہیئت مخصوصہ کی پابندی ہوگی تو بدعت ہے۔

۲۔ شبِ برات میں بعد العشاء کی بھی وقت گزار پر جائے کافی ہے: "وسمائت من فضاء صلي الله عليه وسلم أنه أتى المنيرة ليلة النصف من شعبان يستعبر للمومنين والمؤمنات والشهداء"۔ "عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضع عنه ثوبيه، ثم كبرين، ثم قام فسلم، فأخذني غيرة سديدة فقلت أنه يأتي بعفري صوب حياشي، فخرجت أتبعه فأدركه بالقيح، ثم فرغ يستغفر للمومنين والمؤمنات والشهداء"۔ (ما ثبت مابينة، ص: ۱۱۸) (۳)۔

۳۔ پندرہویں شعبان کو حرار پر جاتا منع نہیں۔ لیکن پندرہویں شعبان کی وجہ سے مستحسن بھی نہیں، البتہ ای تاریخ میں جو، ہی، جمعرات یا شہرہ جات تو اس میں افضل ہے مگر یہ فضیلت پندرہویں شعبان کی یہ کہہ نہیں سکتے۔ بدانِ ذل کی وجہ سے ہوگی "ونزل في كل أسبوع كماني محاربات النوار، عاز، می شرح نيات المناسك: إلا أن الأفضل يوم الجمعة والمن والأكبر والمحميس"۔ شامی، ۱/۸۲۱ (۴)۔

۱) و کتاب إقامة الصلوة، ما جاء في قيام شهر رمضان، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ص: ۹۹، (قربی)

۲) مشکوٰۃ المصابیح، باب لیاہ شهر رمضان من کتاب العلوة، الفصل الثالث، ص: ۱۱۵، (قدیمی)

۳) (الحديث أخرجه مسلم في المختار، فصل في التلييم على أهل القبور مفضلاً ۳/۱۳۱، قدیمی)

۴) (ورد المختار، باب صلوة الحازة، مطلب في زيارة القبور ۲۲: ۲، سعيد)

[illegible][illegible]

ہرگز روم میں سواخلاص بنے اور اس کا ثواب بخش دے، اور بیشک ہے کہ تو قرآن مجید میں
شعاع حسد اور ذلالت، اور عجز و انانیت، انھیں میں بحر عذوق و شوق و سرور و حلاوت
ہے۔ یہی انسانوں کا مہذب و متمدن و متعلیٰ و متفلسف پارہم ہے و وہ اخلاص ہے اور ان کا ثواب مردوں کا بخش
دے تو ان پہنچی مردوں کے برابر ثواب ہے گا، و اتقوا فی الخوف من طرف سے ہرے سو غافل سے نہیں
اور اس لئے کہ تم اس کے کمالی نظر میں کے، مگر اللہ تعالیٰ یہ کہ میں جلیل و جبار و باریک و
راز میں مہاجر، کتاب ہدایۃ الصوفیہ، مہاجر فی قیام شبہ، رمضان، باب مہاجر فی لیلۃ الیوم، ص ۱۰۰

: و ملكة العباس، كعب الصراف باب نوافل خير : فمن اعطى الخائن ، ص ١١٣ - هادي

٢٠. صحيح مسلم: كتب الخبر بحال في الصحيحين في التاريخ ٣١، ٣٢، قديمي

دوره صحار، راب حبله لاجماره معطاف في راس الفلج، ص ١٠٦، معبد.

٣٧. د. السخار: د. بلورة الجبازة، فصل مطلب في التوراة، في تفسيره ١: ٣٨٢.

وذكرها في البحر الرافعي كتاب الحريم قبل باب صنفه المصنف ٢٠٢٢، بحسبه

١٠٠ : انظر المخطوطات، ص ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨.

مستصحبہم ہیں۔ نیز اذہب انکار فی تفسیر الخادمی جامعہ دہلوی، جلد ۱، کتاب ۱، ج ۱، ص ۱۰۰۔
 اپنا زبانی "مفسر العبد رب بدع" میں حد ذکر تھا "تاریخ بدع" (۲۰۰۰ء)

ان تفسیرات میں بدع ہے۔ بدع کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔ بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔
 بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔ بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔

تذوی العبد رب بدع، دار الفکر، بیروت، ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۰

تذوی العبد رب بدع، دار الفکر، بیروت، ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۰

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت (۱۹۸۵ء)۔ بدعت اور بدعت القدر میں بدعت ہے۔ بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔
 بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔ بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔
 بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔ بدعت اس کے معنی ہیں بدعت یا بدعت۔

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

بدعت القدر اور بدعت العبد، بدعت میں بدعت کرنا

ان کی مٹی نہ ہوتی تھی۔ یہ کیا راجہ تھا جس نے اسے ان کی مٹی سے بنایا۔

تاریخ: ۱۳۹۷/۰۵/۰۵

١٠٠٠

نہایت دلکش ہے۔ یہ وقت ہے کہ وہ (۱) اللہ پر یہ قول عمل

والله اعلم بالصواب

در این روش، به ازای هر α و β در \mathbb{R}^n و \mathbb{R}^m به ترتیب، یک بردار \mathbf{u} و یک بردار \mathbf{v} را می‌توانیم پیدا کنیم که

— 34 —

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

۱- این آیه را در قرآن کجای می بینید؟

قون، سے مراد ہے کہ انھوں نے جو کام کیا وہ ان کے لئے اور نہیں بلکہ

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{\rho} \right) = - \frac{1}{\rho^2} \frac{d\rho}{dt}$

الحاج ثانی از سادات قدوسیست که در سال ۱۳۰۲ هجری قمری در شهر تبریز متولد شد.

تیسرا نمبر: ۱۰

At the same time, the β phase is not stable in the α phase.

... ..

... ..

Journal of Management Education 30(6)

١٠٠

[illegible][illegible]

تصنيفك : تاريخي - اجتماعي - فني - ثقافي - تعليمي - ترفيهي - علمي - حداثي - عصري

به - فانی غلام احمد رضا خان صاحب کتاب امیر کبیر عالم الفتن السدوی ۱۲۶۰ - ادا فی بدعت

$$A_{\alpha} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\alpha} + \frac{1}{\alpha+1} \right)$$

بلند ہے (۱) لیکن یہ ابتدائی بد قسمتی اور زمانہ نشیبی ہے کہ جرأت اور حق گوئی کا سبق حاصل کرنے کی جگہ پر ان جاہلانہ اور زائد مبالغہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ وہ اب ان ہی کے ذریعہ حق و قداوت کو دیکھا جا رہا ہے۔ اور مذکورہ مسائل میں بعض چیزیں مذکورہ ہیں، بعض بدعت سے ہیں، بعض حرام ہیں، بعض روجہ شریف تک پہنچی ہوئی ہیں، اہل سنت و اجماعت کے مسئلہ متحان کا کوئی ربط نہیں ہے، یہ وہ افشہ شاعر ہے (۲) ان کی صحبت کا اثر ہے تم پر بے عمل اہل سنت والجماعت میں بھی پھیل گیا ہے، ان کا بند کرنا ضروری ہے۔ نقطہ داندہ اہل حرم والعموم کو نفرت۔

محرم کا شریعت

سنو، ۱۳۶۱ھ۔ محرم کے دنوں میں جو لوگ مکمل شریعت لگاتے دکھاتے پلاتے ہیں وہ ہمارے یا تمہیں؟ اس میں چند درجہ خفا ہے یا خیر؟

(۱) "عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: 'الفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر'" أو "أمير حائر".

قال الصلاة فخر الحسن النكسكوهي في التعليق بالجمود على هرامن أبي داود تحت الحديث المذكور: "قال الخطابي: بما صدر ذلك ففصل الجهاد لأن من جهاد العدو، وكان مبرداً بين و جاء و يعرف: لا يبرء. هل يغيب أو يغيب. ومن قال سلطان حقا، وأمره بالمعروف أو نهاه عن المنكر، فهو مظهر في بدو، وتعرض للتلقي، وأمره نفسه لمهلك، فصار ذلك فصل أنواع الجهاد من أصل غلبة الخوف، والله تعالى أعلم". ههنا سنن أبي داود، كتاب الدلاحم، باب الأمر والنهي؛ ۲: ۵۴، مكتبة دار الحديث ملتان؛

(۲) "عن بس عمر رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: 'من تشبه بقوم فهو منهم'". (سنن أبي داود، كتاب النبا، باب في لباس التنوير: ۵۵۹: ۲، مكتبة دار الحديث ملتان) قال الملا علي نقاري تحت هذه الحديث المذكور: "قال الشيخ: هذا غلط في لُحْلُقٍ وانشعار، ونسأ كان الشعار أظهر في الشبه، ذكر في هذا الباب، قلت جل الشعار هو التبراد بالفضيلة لا غير". المرقاة شرح مشکوٰۃ المصابيح، كتاب اللباس، الفصل الثاني: ۱۵۵/۸، ربيعہ

الجواب حمدٌ وحمْدٌ:

[illegible]

عمر کے "نری جیہا رشیہ کو منہائی" تسمیہ کرے۔

سوال نمبر ۱۰: کیا ہم دین و دھرم کے آخری چہار شعبہ کو فارغ نہ کر سکتے ہیں ان خصوصیات کی طرف سے
 کاروباروں وغیرہ کی تسمیہ کی جاتی ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ ہم دین و دھرم کے آخری چہار شعبہ کو فارغ نہ کر سکتے ہیں ان خصوصیات کی طرف سے
 اور ہر قسم کی پاداش و جزا کے تحت سے ہونے والے امور کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ یہاں تک کہ ہم دین و دھرم کے آخری چہار شعبہ کو فارغ نہ کر سکتے ہیں ان خصوصیات کی طرف سے
 رکھنے سے کہیں کوئی نقص نہ ہوگا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ یہاں تک کہ ہم دین و دھرم کے آخری چہار شعبہ کو فارغ نہ کر سکتے ہیں ان خصوصیات کی طرف سے
 ہوئی کہ اس دن ہر شخص کے پاس سے اس کا حق و مال لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ہم دین و دھرم کے آخری چہار شعبہ کو فارغ نہ کر سکتے ہیں ان خصوصیات کی طرف سے
 ہوگا۔ یہاں تک کہ ہم دین و دھرم کے آخری چہار شعبہ کو فارغ نہ کر سکتے ہیں ان خصوصیات کی طرف سے

۱. اے اہل اسلام! عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "الحسب والحبیب سیدنا حبیب اللہ"، مقتدۃ میں اس طرح، فص علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور مسند الامام احمد بن حنبل، ۳-۹۴، رقم الحديث ۱۱۲۰۰، ۱۳۹۹ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

روى المشايخ الجليلون، عن أبي عبد الله (ع)، قال: من قرأ كتاب العبد، يقرأ به

و منسكوة المشايخ، ص. ١٤٤، باب ما في هذا الجيب، قديم.

۱۰ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

کا ترک کرنا واجب ہے۔ قرآن کریم میں اس کی کوئی سورت یا ذکر یا آیت لیا جانا نہیں چاہئے، اس کے لئے حق میں
مہر نعت کی یہ مستثنیٰ ہے۔ جو ہے، علامہ ثانی رحمہ اللہ کوئی نئے مسئلہ کتب سے اس کو نقل کیا ہے، وہ اکثر میں
بھی (۱) شرح معرورہ الشیخ میں بھی (۲)، تفسیر المعیل میں بھی (۳)، فقہ الحدائق میں
۴۰۰ الحدیث، غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

شب معراج کے اعمال مریحہ

سب (۱) ۱۵۱۔ (۱) فقہ ایماں فریقہ میں یہ التزام ارادہ ہے۔ شب معراج میں عشاء کے وقت
نصیحتیں احادیث و روایات کے ساتھ لوگوں کو جمع کر کے وعظ و تفسیر قرآنی اور غنائ و افلاک و آسمانی مہیا کیا جاتا ہے۔ یا شریعت
میں ان کی توجہ کا تمام دامن انہیں مشغول ہے۔ اور ان کے لئے ہر گناہ و گنہگاروں کو گناہوں کا
(ب) اس شب میں تلاوت قرآن کے وقت کئے آئے ہوئے، مریحہ عبادت قرآن، واجب۔ سنت یا نفل
مشروع ہے؟

(۱) ایماں میں پیش رفت، اس سے ہیں جہاں مسجد مسجد ہیں وہیں نورانی اپنے گھروں میں فرو فرمایا نور
پا جماعت اور کیا کرتے ہیں، حضرت ابو اور عیدین کے لئے ایک خاص جگہ جو پر نور چلتی ہے جہاں سب مل کر
خطبہ پڑھ کر پڑھتے ہیں۔ سو اپنے وقت میں جہاں مسجد بھی نہ ہو، اور لوگ اپنے گھر میں میں نماز پڑھتے ہیں، اپنی ایک
خاص جگہ جو پر نور کے شب معراج میں احادیث عام و روایات خاصہ کے لئے ایک خاص گھر کوں کوں کرنے میں توجہ و تمام

- مطلب فی أقسام الدعاء، ۵۲۰، سعید

۱: "والله أعلم" صاحب تبيين المعاني مستند إلى القول المصريحه عن حملة كلامه الذي
ناج الشريعة في شرح الهدية ان القرآن بالأسرة لا يسحق التواتر لا للميت ولا للتعاوى والالتباس
في شرح الهدية، ويمنع القارى بخلافه، والأخذ بالمعطى المعاني، ورد المحتار، باب الإجازة للخدمة
مطلب في التمهيد عن المطاع، ۵۲۱، سعید

۲: "شرح غفره" رسم المعنى، بعد ذكر طبقات الكتب المعتبرة وغيرها، ص ۳۹۰، ۳۸۸، ۳۸۶، مير محمد
كتب حاشیہ

۳: "نصف المعيل" واصل الحليل، ۲۰، رسالة من مجموعة رسائل ابن عابد، ۲۰، ۱۵۲، ۲۰، سبیل
الکیمی، لاہور:

پر دیکھ لیں۔ اور نوٹ لیں کہ اگر ہم دانتیں نہ کھیں کیسے مشروبات ہے؟ جو شخص ان مراعات کو دیکھتا ہے وہ بخلا اور کافراً و فاسقاً بن گیا ہے اور اس قسم کے غیر مشروبات اور دھنسی اور کوئی نہ کہ ہم مود میں شمار نہ کیا جائے گا بلکہ تو حرام۔
 المستثنیٰ اجماعی بھائی (جنوبی افریقہ)

الجواب حامداً ومصلحاً:

(الف) یہ التواہم و التباس بہ اہل بیت، خلاف شرع ہے۔ انہوں نے التواہم کو نہ مانا وہ نہ کھاتے تھے۔
 جلالہ کی روایت سے: (۱)۔

(ب) اس شب میں قصصیت سے کوئی نہ زندہ اور زنده کی نماز کے مستثنیٰ مشروبات نہیں۔

(ج) انکس و عذ، سر یا معروف و یمنی عن انصر کے لئے جمع کرنا شرعاً درست ہے اور اس شب کو اس کے لئے مخصوص کرنا سیدہ و علی سے اس طرح خیر فی کما ہیں جب اصل بنا اور انہوں نے ملا بیڑہ ہے (۲)۔
 اس شب کے لئے نوافل مخصوص کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے نہ کبھی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ ائمہ اربعین عظام رحمہم اللہ نے کیا۔ علامہ ابن نجیر رحمہ اللہ قدس نے بحر مالک شریعت کتبہ اللہ تعالیٰ نے ص ۳۱۱ میں (۳)، علامہ ابن نجیر رحمہ اللہ قدس نے بحر مالک شریعت کتبہ

۱: اے امی سعید الخمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم قال "من دعى منكم مكرراً، غلبه دمه، فإن لم يسطع فليصام، فإن لم يسطع فليغ، وذلك اصعب الإعتان" رواه مسلم: "منكره المصباح، كتاب الآداب باب الأمر بالمعروف، الفصل الأول ص ۳۶۹، قدیمی،

وفي المعروف: "ثم اعلم أنه إذا كان المنكر حراماً وجب الزجر عنه، ولا كفى مكرراً، سبب" كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، الفصل الأول: ۹۲۳، مكب حقیقیہ،

۲: عمال المنكری رحمہ اللہ تعالیٰ "فمن من مباح يصير بالإلزام من غير لزوم، وخصص من غير مخصص مكرراً الخ" استعانة بالفكر في المعبر بالذكر، الباب الأول، تحت الثاني والأربعين، ص: ۳۴، مجموعة دست المنكری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۹۰۳، ادارہ القرآن!

(۳): وأعلم أن النفل بالجماعة على سبيل النداء مكرور على ما تقدم ما عدا الزواجر، وصولة لكتوف والإسقاء، فلهذا إن كلاً من صورة الرغائب ليلة أول جمعة من رجب، وصولة البراءة ليلة النصف من شعبان، وصولة لشدة ليلة السابع والعشرين من رمضان بالجماعة ندعة مكرورة ولا يصح أن

نکاحاً ۲۴۰ میں (۱) اور طلاق میں ۲۴۱ میں (۲) اور روائی کے تحت لکھا ہے کہ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔

اور یہ کہ وہ خود بھی نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔

اور یہ کہ وہ خود بھی نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔

ایک مخصوص مشرک کا نام

اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔

بکری کے نام سے لیا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشرک کا نام ہے جس کا نام ہے۔

۱۰۰۰ میں (۱) اور طلاق میں ۲۴۱ میں (۲) اور روائی کے تحت لکھا ہے کہ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔

۲۰۰ میں (۱) اور طلاق میں ۲۴۱ میں (۲) اور روائی کے تحت لکھا ہے کہ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔

۳۰۰ میں (۱) اور طلاق میں ۲۴۱ میں (۲) اور روائی کے تحت لکھا ہے کہ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔ اس نے نکاح اور طلاق کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ سہ سہاڑی طریقہ نہیں (۱) ان میں بعض چیزیں شرکات ہیں مثلاً اس اہانت خاص طور پر (شرارت ہو یا نہ ہو) تہانگ روشن کرنا جیسے کہ شرکوں کا طریقہ ہے، دوا پئے دھو س میں مستعدانہ چراغ روشن کرتے ہیں اور اس کی تنظیم جیسے کہ در دیگر مذکور اشیاء میں جاتی ہیں، ایسی رسم سے تو بے شک مستعدانہ رسم ہے اس کو بالکل ترک کر دینا پئے قطعاً اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ لحدودہ فخریہ، راہ الطوم، پنج بندہ، ۱۸/۸۹ھ۔

رسم پر عمل

سوال ۱۵۲: ”رومی کا عرف پر ہے، یہ وہی نہیں سمجھتے کہ شرعاً واجب ہے یا سنت یا مستحب ہیں، لہذا جب تک کسی رسم کے تعلق میں یہ معلوم ہو جائے کہ نہ روئے شرع منوع ہے اسے حرام نہیں کہا جاسکتا، نہ بھیجے گا نہ کو منوں قرار دینا، یہ وہی مسئلہ ہمارا شریعت میں ہے۔“ اہل محمدیہ ہم عرف میں صاحب۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

رسم پر کوئی ثواب و معبود نہیں، نہ ترک پر عتاب کی امید بلکہ حکم و کفار، افساق کے ساتھ مخصوص نہ ہوا بلکہ اس کے ساتھ یہ اثر امر نہ جیسا کہ قرآن میں اور واجبات کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اس کے ترک سے ایسا پتہ نہیں کہ ترک قرآن و روایات سے بچنا لازم ہے (۲) عقیدہ اس کی ممانعت کی (۳) تہذیب و تمدن و ہدایہ کے پانچوں آثار کے ذریعہ پر کیمیا کی جاتی تاکہ رسم پر بعض تخلیق کی نوبت نہ آئے۔

جن افعال پر تشبیہ و ہدایہ ہے اور وہ منسوب ہیں من پر اور ان کی وجہ کثرت عبادت پر نوجو رہتا ہے۔ ”توضیح: عیسوی منسوب بعدہ ہے، بخراہ (۴) جب منسوب دیکھ حال ہے تو کشمکش میں آجاتا، اور عیسوی کے رستہ کو کہ ”کے من میں باج عیسوی“ (۵) من میں شہر اور وہ دیکھ رہا“ لحد، ص ۱۵۲، الفکر (۶)۔

(۱) لکھنؤی ”مہنتی زور“ حصہ ششم، لکھنؤ، ۱۳۵۸ھ، ص ۸۰۔ امدادیہ مکتبہ

(۲) امدادیہ السعادیہ علی شرح موفاتیۃ، باب حدة العلوة، قبل فصل فی الفرق، ۲۹۵۰، متحد اکید می

(۳) مساحۃ الکفر، کتاب الاذن فی حکمہ العہد بالذکر، تحت، الحبیب الثانی والأربعون، ص ۳۰۰

مجموعہ رسائل عند العبد، ۳۰۰-۳۰۱، دار الفکر

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہیں کہ شرعاً کوئی اصل نہیں ہے، یہ قائل آپ ہے (۱)۔ فتاویٰ احمدیہ جلد ۱۱ ص ۳۰۰

حرر: بعد محمود شہازی علیہ الرحمہ عن بعض مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ص ۳۰۱

الجواب صحیح بعد محمود شہازی علیہ الرحمہ عن بعض مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ص ۳۰۱

مج کو جانے والے کو فرعون کے ساتھ رکھتے تھے

— زیل (۱۵۲): جب کوئی مج کو جانے والا دیکھے اس کے ساتھ لے کر جائے اور بھی دیکھے، مثلاً منہ دانت

کے لئے نہ لے کر دے، جہاں زندہ باقی رہے وہی چلا جائے (۲)۔ مکتبہ اہل حق ص ۳۰۱

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ ایک نثر ہے (۳)۔ مکتبہ اہل حق ص ۳۰۱

حرر: بعد محمود شہازی علیہ الرحمہ ص ۳۰۱

الجواب صحیح بعد محمود شہازی علیہ الرحمہ ص ۳۰۱

۱۔ ان کے لئے فرعون نے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۲۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۳۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۴۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۵۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۶۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۷۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۸۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۹۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۱۰۔ ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا اور ان کے لئے کھانا بنایا۔

۱۰۰۔ یہ جتنی ہے، اس کی انیس سو تین سو چھیالیس سو تیرہ روپے

الحجاب حلالاً ومحبباً:

یہ بیرونی نتیجہ شروع سے حاصل ہے۔ وقوعہ: ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء

محراب مسجد میں ایک مخصوص شغری اور اس کا تلام

سید ابراہیم علیہ السلام: اے نبی! تم نے جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے، اسے لوگوں کو سکھانا شروع کر دو۔

۱۰۰

www.ijerph.com

المادة ١٠٠: لا يجوز للمحكمة أن تصدر حكمًا بغير ما تقدمت به النيابة العامة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

.....

سب ان [۱۶۰] ۴۔ اس حلقہ میں ایک پڑوسی ہے جس کا نام احمد ہے۔ احمد نے بعد سے اس کے اولاد پر غور کیا ہے۔

کے لیے بولیں، تو کچھ مریضوں نے غلط فہم ہو کر ان کے لیے ان کی طرف سے جواب دیا کہ:

ملٹری کے سامنے اب محاکمہ ہوا

سورۃ الاحزاب: ۲۰ اے ایمان والو! تم پر یہ نازل ہوا کہ جو قوم نے تم سے جنگ کی تو ان سے صلہ نہ رکھو اور ان سے جہاد کرو۔ ان سے صلہ رکھنا تو تم پر ہے۔ ان سے جہاد تو اللہ پر ہے۔ اگر تم سے صلہ رکھنا چاہو تو صلہ رکھنا تم پر ہے۔ اگر جہاد چاہو تو جہاد اللہ پر ہے۔

محرم سے شفعہ کی کوہنہ

سید الہ آبادی: ”میرے کو مجموعی اشیاء و اشیاء کے لوازمات پر غور کرتے ہوئے ایشیا نے اپنے مابین

لو کہ اب سے اللہ نہ دیکھائی جائے؟

۵۔ [۹۴] : ”یوہا“ اور ”غفران“ اور ”سب“ دس لفظوں کے تعلق میں ہے جس کے نتیجے میں ”یوہا“

“*It is a very good idea to have a good idea of what you want to do, and to have a good idea of what you want to do, and to have a good idea of what you want to do.*”

اسلامی طالبہ کی زندگی: دیکھو! یہ نئے شقیں اور اُلوگوں کے لئے معجزہ کی پختہ بنی ہوئی ہے۔

و مشایخ و خواص کے درمیان یہ مسئلہ پر بحث ہے۔ گزارش ہے کہ برحق کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں مزین فرمائیں تاکہ مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بن سکے۔ آمین۔

نصرت اللہ چٹک رائے، خاں پورہ، حیدرآباد۔

الجواب جامعہ اُ و مصلیٰ:

۱۔ ایسے طرز پر کوئی چیز نکلتا یا تحریر نہ کرے کہ خدائی کا اصرار ہو یا اسے مکروہ ہے جیسے نقش: کفار ستہ رو کا جانا ہے (۱)۔

۲۔ یہ اصطلاح: درجہ برائے کا بھی استعمال برعکس عقیدت و احرام میں دسب فساد و فحشاء اور خلاف طریقہ سیدہ نام علیہ الصلوٰۃ و السلام ہے (۲)۔

۳۔ نماز میں بیجا کلمات، خاص کر سب کلمات پر پابندی ہو چکی ہو ہے، نظر کے سامنے نہیں، نہ اس کی پوشش مقصود ہے نہ اس کا ایسا م ہے۔

۴۔ اکل فرما اللہ، آجائے، عمر ایسے طریقہ پر کہ نکتہ نہ ہو، نثری سے مسئلہ تیار فرمائیں۔

(۱) "و لا یأمنن بشفعہ خلاصہ بہ، لانه یکرہ: لانه یمنی السلبی، و یکرہ التکلف بدلتی انتظرو و تحذروا عن صراطی جدران القبلة، فانه اخطی و هو فی خطر المعنی و لہذا یکرہ فی المعراج: و فی السلف و العزیز: تنہی، و ضاہرہ ان المراد بالمحراب حدار القبلة۔ و الذو المعتاد، و اخر باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا: ۶۵۱، سعید

(۲) کذا فی البحر الرائق، لبیل باب التوہد و التوہد، ۶۵۱، ۶۵۲، رشید

(۳) اصطلاح فقہیہ میں صرف سے موقع پر حرام و حلال، نہیں کہتے، بلکہ درستی یا نہی میں کوئی نکتہ ہے نہ اس کی مجازت ہے، بلکہ اس میں دعوت و حرام و حلال میں تبدیلی ہے۔

"عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ ﷺ یقول فی خطبہ: "إن أخطئ الحبیب

کتاب اللہ و احسن الہدی حدی محمد، و شر الأمور محدثاتہ، و کتب محدثہ بدعتہ، و کل بدعة

ضلالة، و کل ضلالة فی النار" الحبیب: حسن السانسی۔ کتاب العبدین، کیف الخطیۃ

جائے (۱)۔

۵ امام صاحب کی خدمت میں آپ سے درخواست کی جائے کہ دوا ایسا نہ کریں بلکہ اس کو عینہ نہ کریں، یہ نعم شریقی ہے اس کے خلاف نہیں کرنا چاہئے، نماز ان کے پیچھے ترک کر کے مسجد کو ویران نہ کریں۔ فقہا باللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۔ رد المحتار محمودی، نظریہ ادارہ العلوم، ج ۲، صفحہ ۳۱۳، ۳۱۵۔



www.ahlehaq.org

۱: "وشرحها اعي الامم بالمعروف والنهي عنہ" ان لا يزدى إلى الفقه كما علم من الحديث. و ان يظن
فوله فبين ظن ان لا يظن، فيستحسن اظهار الشهور الاسلام. : مر لاف. المصباح. كتاب الادب. باب
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر. ۵۲۲. رفو الحديث: ۱۴۷. ونبههم

جہ سے تو دریا نقصان نہیں ہو سکتا (۱)۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: عبدالمکرم شوقی عفا اللہ عنہ صحن منقش مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور، ۱۹/۱۲/۱۴۰۲ھ۔

شیخ عبدالمطیف، ۲۰ رجب، ۱۴۰۳ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ۔

وضع مشکلات کے لئے پرندوں کو دانہ ڈالنا

سوال: [۱] ایک صاحب غرض ثواب یا اپنی مشکلات کے رفع ہونے یا اپنے کسی مفید کی برتری کے لئے پرندوں (چڑیوں) کو دانہ پھینکے کے لئے ڈالتے ہیں، چند حضرات اسے بدعت جانتے ہیں، من
تأیید فعل کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلحاً؛

چڑیوں کو دانہ ڈالنا اور نیت کرنا کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے، گناہ نہیں، مگر بہت مند
اللہ یا صدف کے زیادہ مستحق ہیں، انہیں جیسے کئے کسی نے پانی پلا دیا، یہ تمام انسان کی بخشش ہو گئی تھی (۲)۔ فقط
واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: العبد محمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

رفع بلا کے لئے چیلوں کو گوشت ڈالنا

سوال: [۲] زید دار بلا یا پریشان کن خواب دیکھنے کے بعد دو صدقہ چیلوں کو گوشت دینا شروع کر دیا ہے؟

(۱) یہ دفع اللہ سے ہے، یا پرہیز ہے۔ کھانا وغیرہ بھی بعد نعت عنوان: "آمین" کے پھینکے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

(۲) روکڑ: فی حسابہ المطحطضاری علیہ۔ مرفعی: الفلاح۔ کتاب الصبر، باب ما یضرہ الوقار، ص
۶۹۲، قدیمی۔

(۳) "عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ان رجلاً رأى کلباً یأکل
النری من العطش، فاحد البرجل حنہ، فحفل یعرف کہ یه حتی اراده، فاشکر اللہ له، فاحد البعۃ"
(صحیح البخاری، کتاب الرصد، باب إذا شرب الکلب فی الماء، ۱۰۰، قدیمی)۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

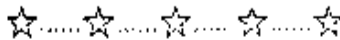
رد: اسے صدق کہ مستحق انسان ہے، اگر کوئی انسان مستحق صدق نہ ہے جب جانور تھی ہیں، انسان مستحق کہہ دیتے ہوئے پہلوں پر غصہ یا سناٹا کرتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: اور مجموعہ شقوق مخالفہ۔

رفیع دہانے کے لئے تعزیر کی نذر

سوال (۱۷۵) اکثر نوجوانوں کا پابند ہے، تہجد اور اراق بھی ادا کرتے ہیں، انگریزی سنی میں بیٹری یہ نئی جلی، کچی چھٹی، کچی کے مسلمانوں نے بیڑے کے باغیر کے لئے تعزیر مانا، اس نے سنی عالمی میں چند کیا، کچھ لوگ چند دین شریک ہوئے، مگر میں اور میرے چند وخت، چند میں شریک نہیں اور مجلس میں شرکت نہیں کی۔ اس بنا پر کچھ کے لوگوں نے اسے اصرار اور اصرار کے رشتہ سے قطع تعلق کر لیا، اور حقہ پالی، تذکرہ یا اور کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور وہابی شیطان ہیں اور یہ بھی کہا کہ جو نماز لیا، دوزخ میں ہے وہ کافر وہابی شیطان ہوتا ہے۔ اور (حالات) نماز کا تو ایک جہد بھی اگر خدا کی طرف سے تو کافی ہے۔ وہاب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جو لوگ تعزیر نہ بنائیں اور اس سے مراد میں نہیں اور اس کے بیٹوں میں شریک نہ ہوں تو کیا وہ واقعی کافر اور شیطان ہیں؟ میرا پند میری شرکت نہ کرنا، چار کفران نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ نے بالکل صحیح کیا، ایمان کا تقاضا یہی ہے، اللہ پر کب آپ کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کرے، جو تہجد و لوگ شرکت کرتے اور جتنے ہیں (۱) ان سے چار گروہ نکالتے ہیں، حق تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔



(۱) "عن امی فز، عنی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: "لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق، ولا یرمیہ بالکفر، الا بدت علیہ ان لم یکن صاحبه کذلک" صحیح البخاری، کتاب

الألواب، باب ما یجی عن السائب و اللعن ۲۰، ۸۹۳، قدیمی

کہ قرآن پاک لاریختی زبان جو دنیا و سما سے بالاتر ہے ان کے سوا کسی جانانی فرض میں نہ کہہ دے گی بل پرستار
الجبواب حامداً ومصلیاً:

نفسِ حمیہ کے چلنے کی فرضیت یا اتفاق ہو گیا، بحث صرفہ زبان کی روشنی کے زبان میں سمجھ۔
تمہ میں میں ثابت نے کسی خاص زبان کی سمجھ میں نہیں رکھی، بلکہ جس زبان سے یہ مقصد حاصل ہو سکے اور
سمجھت سے سمجھ میں آجائے اس میں سیکھنا چاہئے، لیکن نماز میں قرآن کریم کو ہم اپنی ہی میں پڑھنا چاہئے، یہ نہیں
کہ اور میں ترجمہ پڑھ لے۔ اور اس قدر قرآن کریم حفظ کرنا واجب نہیں ہے جس کے بغیر نماز درست
نہیں ہوتی (۱) اور بغیر وہی پڑھنے قرآن کریم شریف کو پورا تمیز سے بھی نہیں آتا، حدیث شریف میں عربی
زبان کی فصاحت بھی وارد ہے، محبوب رب الہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل جنت کی زبان بھی عربی
ہے (۲) فقیر (۱) حدیث مرقدہ میں صراحتہ تعالیٰ نے بتا دی کہ ان اعراب میں ایک مستطیل باب نہ اس کے لئے منعقد
کیا ہے (۳) ہذا عربی نہ کہ ایک بڑی جنت سے محروم ہے۔ بھگت اللہ تعالیٰ اہم۔
حرر الوہاب محمد شمس علی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم، مدرسہ نظامیہ، لاہور، ۱۸۰۰ھ، ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء۔
صحیح، بدعا طیف۔ ونجواب صحیح سید محمد رفیع مدرسہ نظامیہ، لاہور، ۱۸۰۰ھ، ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء۔

۱۱۔ "عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "طلب العلم فريضة
عمى كل مسلم" الخ وقال الملا علي القاري رحمه الله تعالى: "طلب العلم أي الشغوى (الفريضة):
أي مفروض لرب من عباده (علي كل مسلم) قال الشرح: المراد بالعلم ما لا تنفرد به الفريضة من العلم
كصرفة الصاع والعمى هو حداثته وسوءه وسوءه وكيفية الصلابة، فإن تعلمه فرض عين: معرفة
المنهج، ۱۷۷۰، كتاب العلم، رتبہ،

دکھ ہے فتح الباری: ۱/۱۰۱، کتاب العلم، دار الفکر بیروت

(دکھ الیٰ ذہب المعتمد: ۳/۳۰۱، مصنف فرس النعمان فصل من فرض الکفاة، بعد)

۲: قولہ عنہ الصلابة والصلابة: "أخبار العرب ثلاث: لآسی عربی، والغریان عربی، وکلام أهل
الجنة عربی" (المستدرک للحاکم: ۳/۶۷، فضل کافة العرب، دار الفکر بیروت)

(و مجمع الزوائد: ۲۲/۱۰۰، باب ما جاء فی فضل العرب، دار الفکر بیروت)

۳: دکنش القدر: ۳۳۹، رقم الحديث: ۴۶۵، مکتبہ مرار معین علی الباز مکتبہ المکرمة،

و مدین کا علم دین حاصل کرنے سے روکنے

سہ ماہ ۱۸۸۱ء: زیر تعلیم علوم دینیات کرہا ہے اور اس کا راقان دین ہندی کی طرف سے اس کے باپ اور عزیز و قارہیان کو روکنے میں والہی حالات میں ائمہ پر اپنے باپ اور عزیز قریب کے فکر کی پیش کرتا ہے تو پیش زید کا جواب ہے: "نکسما؟ نقدہ والہام راقان اولیٰ کا ایک طالب علم ایک مسلمان اور دین کو ہر ۹۳۶ء۔ الجواب: حامداً و مصیباً۔"

بقدر ضرورت تو تعلیم علم پر شخص کے آمد ضروری ہے (۱) اور والدین اس سے روکنے میں تب

= صحیح النہی، لافہ اعم بمعنی، نکس منسوطاً لا یدخل لغشاق فی ہر نقض، "والفتاویٰ الشریعہ ۳۷۶، کتاب الاستحسان، نوع، و تنبیہ:

"و قال ابن (عبد) "کنت عند مالک بن انس لحداءات صلاة الطهر، و التشر، و اذا فر، عہدہ، و اعر فی الغنم من بدہ، فجمعہ کسی، و قمت لا کج، فقال لی مالک ما هذا اقلت افہ نلصیلة، قال بن ہذ، لعجب، فما الذی فمت الی ما فضل من لدی کنت وہ اذا صحت نقض، جامع بیان العلم و فضله لاس عبد السر: ۱۲۰، رقم ۱۱۹،

و قال الشافعی "طلب العلم افضل من صلاة الفلہ" جامع بیان العلم و فضله ۱۲۳،

رقم ۱۱۸،

"و روی عنہ بلفظ آخر "لمن عدا ذلہ الشر من شیء اتصال من طلب العلم، قال قد، و لا الجہاد

فی سبیلہ نہ: قال "و لا الجہاد فی سبیل اللہ" اعتقادات جامع بیان العلم و فضله: ۱۲۳،

(۱) "عن انس بن مالک رسی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم،" ابن ابی ماجہ، ص ۶۰۰، و فصل العلماء، و البحث عن طلب العلم، من معجمہ کتب خانہ کواچی)

قال ابن عبدہ من "قال الامامی فی فضلہ من فرائض الإسلام نعم من محتاج الیہ ان عبد فی ہمة دینہ و اخلاص عملہ للہ تعالیٰ و معاشرۃ عبادہ، و فرض علی کل مکلف و مکلفۃ بعد تعلمہ علم الدین و اہمۃ تعلیم علی الوصی و الوصی، "ازد السجاری: ۲۲۱، قبل مطلب فی فرض لکتابہ و فرض العن معید:

و فتح الدری، کتاب العلم، باب فصل العلم ۱۲۱، رقم ۵۹، ذیل الفقہ بیروت،

تو والدین کی اطاعت زیر کس ذمہ واجب نہیں بلکہ واجب ہوتا ہے۔ اور کیا نکاح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ما لقی فی مومنین شیئاً من خلقی فی اطاعت جائز نہیں (۱) اور جو صحیح علوم میں فرض کفایہ ہے، اس سے اگر دوستے ہیں تو زیور ان کی اطاعت ضروری ہے اور منتہی میں قیید عالم ہوتا بھی لازم ہے، اگر کوئی اور عالم یا باوجود ہے تب بھی زیر کس ذمہ تحصیل ضروری نہیں، اگر وہ عالم نہیں صرف زیر تعلیم حاصل کر دیا ہے اور والدین زیر کس ذمہ مت وغیرہ کے اس قدر احتیاج نہیں کہ بلا زیر کس ضرور شمار ہو۔ نیز زیر اس قدر کمر ہورنا چھو نہیں کہ اس کے مضامین ہونے کا اندیشہ ہو تو زیر والدین کی تعمیل نہ کرنے سے متاد کار نہ ہوگا۔ اور اگر اس وجہ سے روکتے ہیں کہ یہ فرق بریلو ہے لکن اگر فرق دیبا بند یہ میں ہے کا تو یہ ان کی تحت غلطی ہے اس سے ان کو خود ہی دیکھنا چاہئے اور اس تکمیل حکم نہ کرنے سے متاد کار نہ ہوگا بلکہ باجور ہوگا، کیونکہ راجح و ملوم کر کے کیا خواہ اس سے بچے گا اور کیا جب ہے کہ اللہ محض شائز اس لئے ذمہ دوسرے لوگوں اور اس کے والدین وغیرہ کو بھی حرام ہی سے چھینا۔

نقطہ والدین نہ رہتی بلکہ امام۔

حدید، العبد المذنب، مفتی محمد عطاء اللہ علیہ رحمۃ اللہ، دارالافتاء اسلامیہ، لاہور، قمر رمضان: ۱۳۵۵ھ۔

المجلد السابع: معجم، معجم احمد غفرل، معجم محمد الطيب، معجم عثمان ۵۵۰

والدین کی مرضی کے خلاف علم دین کے لئے سفر کرنا

_____ والی [۱۱۶]۔ مہمیں کچھ مہم و ملہم بین حاصل کرنے کے لئے پردہ میں جوتا ہے اور اس کے والدین چاہتے ہیں کہ محمد مہم و ملہم کو چھوڑ کر پردہ میں نہ رہے، بلکہ وہ درجہ پاس کر کے خود کھانا پکائی کوشش کرے تاکہ وہ خود آخری وقت میں سہولت کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن محمد مہم و ملہم بالکل نہیں چاہتا ہے کہ وہ حصول ملہم کو چھوڑ کر دنیاوی کام میں لگ کر اپنی زندگی برباد کرے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ صرف اس کے والدین نہیں مادی دنیا کا مافاض اور سب ان سے چوٹیاں حاصل کر لیں جب جی موصوفی ملہم و ملہم میں اس استعداد نہیں کھلتا ہے۔ لہذا اور طاقت طلب ہے۔ یہ مہم و ملہم بین حاصل کرنا والدین کے عقلمندی کا ثمران ہے یا ناکامی ہے؟

۱۱- "قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "لا شاعة لأحد في معصية الله نادر" و تعالٰی "مسند

الإمام أحمد، ٢: ١٤٦، رقم الحديث ٢٠١٣٩، دار إحياء التراث العربي - بيروت.

قرآن کریم بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابتدائے انسان کی تعلیم دینی جاتی ہے کہ کمال کے آثار ظاہر قلب میں نور پیدا ہو اور اس کی برکت سے آئندہ دیکھنے والوں پر عمل کرنے کا داعیہ پیدا ہو (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر: العبد محمد رفیع فروری ۱۸/۱۰/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نجف الدین غنی عنہ اور اعطیہ دہ بد

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوڑا ہاتھ میں لیکر بازار میں مسائل کی تعلیم دینے

مسوال (۹۸۶): حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں کوڑا ہاتھ میں لیکر کثرت کرتے تھے اور تجارت زراعت کے مسائل بیان کرتے تھے۔ کیا صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

جی ہاں، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی بہت اشاعت فرمائی ہے (۲)۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان کے اتباع کی توفیق دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر: العبد محمد رفیع دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۹۰ھ

۱) قال الإمام شافعي رحمه الله السجدة السعدية رحمه الله تعالى "ومنها تلاوة القرآن واستماع السمو اعظم فمن تلقى السمع إلى ذلك، وفي القرآن تطهير للنفس عن الهيات السفلية، وهو قوله تعالى الله تعالى عليه وسلم: "لكل شيء مصفلة ومصفلة القلب تلاوة القرآن" (حجة الله البالغة: ۲۲۰-۲۲۱، مدبري)

۲) كذا في فتح الباري: ۹۲، ۹، كتاب فضائل القرآن، دار الفكر بيروت

۳) عن سعد بن المسيب قال: مر عمر بن الخطاب على رجل من بني ثعلبة روى الله تعالى عنه، وهو يبيع زبناً له في السوق، فقال له عمر: "إيماناً نزيد في السعر، وإما أن ترفع من سوقنا"

"وعن أنس بن مالك عن محمد بن عمر روى الله تعالى عنه عن رجل من بني ثعلبة روى الله تعالى عنه، وهو يبيع زبناً له في السوق، فقال له عمر: "إيماناً نزيد في السعر، وإما أن ترفع من سوقنا" "قد حدثت بعير مقلبة من المطاف تحمل زبناً، وهم يعبرون بسورك، فإما أن ترفع في السعر، وإما أن تدخل زبيك البيت فتبيعه كيف شئت"، فلما رجع عمر حاسب نفسه، ثم أتى حاطب في داره، فقال له: "إن الذي فلقه ليس بعزّة ولا فضاء، وإساهاو شيء، أرادت به العير لأهل البيت، لحبت شئت فبيع، وكيف شئت فبيع"، (كسر العمل: ۱۸۳، ۱۸۴) كتاب البيوع من فقه الأهل، باب في الاحتكار والتسجير، مكتبة التراث الإسلامي

اجماع کی بحیثیت

سوال ۱۹۸۴: اجماع کے تحت دہلے کی دلیل قرآن و حدیث سے بت فرمائیے

الجواب حامداً ومصلحاً:

”بسم الله نصحنا صحة رجاء خلاصه الله“، (ارشاد العجوة، ص: ۱۴۴)، ”آیت قرآنی: ﴿وَمَا كُنَّا بِعِلْمِنا كَمَا أَفْعَلُوا﴾، (سورہ انفجر، ص: ۱۸)، ”آیت حدیثی: ﴿وَمَا كُنَّا بِعِلْمِنا كَمَا أَفْعَلُوا﴾، (سورہ انفجر، ص: ۱۸)۔“

”تجمع ائمہ علیہ السلام“، (تجمع ائمہ علیہ السلام، ص: ۱۴۴)، ”آیت قرآنی: ﴿وَمَا كُنَّا بِعِلْمِنا كَمَا أَفْعَلُوا﴾، (سورہ انفجر، ص: ۱۸)، ”آیت حدیثی: ﴿وَمَا كُنَّا بِعِلْمِنا كَمَا أَفْعَلُوا﴾، (سورہ انفجر، ص: ۱۸)۔“

”رواۃ العجوة وفتاویٰ مدنیہ“، (الطبعة الأولى، ص: ۱۴۴)۔

الجواب صحیح: (بسم الله نصحنا صحة رجاء خلاصه الله)۔

۱) (ارشاد العجوة، ص: ۱۴۴)، (تجمع ائمہ علیہ السلام، ص: ۱۴۴)، (الطبعة الأولى، ص: ۱۴۴)۔

۲) (وفی هذه الآية دلالة على صحة إجماع الأمة من وجوب أحدهما صحة إياه بالعبادة، وأنه حيار، وذلك يقتضي اعتدائها بالحكم بصحة قولها، وناف لإجماعها على العمل، والوجه الآخر قوله: ﴿وَمَا كُنَّا بِعِلْمِنا كَمَا أَفْعَلُوا﴾، (سورہ انفجر، ص: ۱۸)، (تجمع ائمہ علیہ السلام، ص: ۱۴۴)، (الطبعة الأولى، ص: ۱۴۴)۔

۳) (عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله لا يجمع أمري وكرهه"، (سورہ انفجر، ص: ۱۸)، (تجمع ائمہ علیہ السلام، ص: ۱۴۴)، (الطبعة الأولى، ص: ۱۴۴)۔

۴) (المشکوٰۃ: المصدر السابق، ص: ۳۱)۔

تقدیر پر نیابت کا مقام اثبات اور

سورۃ ۱۹: ۱۰۔ تب اصغر فرشتہ ڈال کر عید پر بلے ہیں

۱۔ تب بندہ ۲۔ ملت روم ۳۔ ۴۔ اتمام ملت ۵۔ قیام مجتہد

اب یہ ملت طلب مرید کے ہاں تھی عہدہ اس دلیل کافی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مسائل پر

قانونی وجہ دیا ہے۔ یہ حدیث نبوی کے وجہ میں لکھا ہے۔ یہ حدیث نبوی کی جگہ ہے:

لجواب حامداً ومصلیاً:

اس میں اول شریعت کی طرف سے تواتر شدہ مسائل کی یہ اثبات

نہیں۔ چنانچہ نبوت میں بھی بہت حد تک ہے۔ اس سے ان کے لیے تصدیق سے متعدد اور اسے تقسیم کر دیا۔

ان کے احکام کی تعلیمات کو سب سے پہلے کتابوں میں بیان کیا ہے۔ ان مسائل میں یہ حدیث قرآن کریم میں

ہیں۔ ان میں حدیث شریف میں ہیں۔ ان میں حدیث میں ان میں حدیث میں ہیں۔

نصوص شرعیہ سے متعلق چند معلومات

سورۃ ۱۹: ۱۰۔ ۱۱۔ قواعد شرعیہ اور مسائل فقہی کی صورت سے مسائل میں دیکھے گئے ہیں وہ

اسی وقت بھی توں تھے کہ اس میں ہیں۔

۲۔ دوسرے مسائل فقہیہ سے عبارت ہیں۔ اس میں مسائل سے کہی گئی اور اس میں حدیث میں ہیں۔

حق وہاں پکارتا ہے:

۳۔ قرآن کریم کا قانون اس میں ہے۔ ان میں ان کا قانون اس میں ہے۔ یہ تو یہ قانون اس میں ہیں۔

یہ قانون اس میں ہیں۔

۴۔ قرآن کریم میں اس میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔

ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔

۵۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔

۶۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔ ان میں ہیں۔

کامل ہے یا نہیں؟

۷۔ اگر کامل ہے تو موجود زمانے کا سلطان اپنی اتنی اعتراض یا کسی اور صحت کی بناء پر اس میں اپنی مصلحت سے تخریب نہیں کرے گا چنانچہ ہے یا نہیں؟

۸۔ کیا قرآن وحدیث میں کوئی تفسیر سے مشہور اور اپنی تحقیقات مقبولہ اور تجزیہ مسلمانوں کا قابل نفس ارتخا واثاث زمانہ سے بے خوف نہ اسے دلائل قویں سے پائیدار؟

مسائل علی حسن اہد رس جامعہ بیہ وزان سلام شاہی و دراز و میرٹھ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

تخریر کردہ جس امور میں علم حضرات سے کئے بدینی ہیں۔ تعارض دلیکی وجہ سے پاراں اور جوڑ کے ہم تمقین کی بناء پر کوئی عقیدہ واضح بھی کیا جاسکتا ہے۔ نقطہ اندر تخیلی المہم۔

حررہ وندہ محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۳۰/۳/۱۳۹۲ھ۔

الجواب صحیح: ہندو نظام الدین علی عہ دارالعلوم دیوبند، ۳۰/۳/۱۳۹۲ھ۔

مسائل فقہیہ میں تعارض کے وقت ترجیح کا طریقہ

مسوال (۱۰۰): جب فقہی مسائل میں تعارض ہو تو ان میں سے کون سے تحقیق کیا ہے؟ اور جب تحقیق

و طریقہ وجہ تحقیق میں اشتکاف ہو تو فقہی کسی کے قول پر پایا جائے، حالانکہ درالکتاب ۵۳۲ میں لکھا ہے۔

”انہم ر عبدنا انہ لا یفتی ولا یعمل ولا یقول الا بما لا یعتدہ ولا یعدن عبد اللہ فوجہا۔“

تو فقہی اتحاداً لا بصورۃ کسبنا السراۃ ۱۳۱۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

رسم الفتی میں اصول تحقیق و ترجیح کو بیان کیا ہے۔

وہم صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

وہم صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

رواۃ اللہ کی عبادت سے ملنے والی نئی سہولت کے جس و جوش میں انھوں نے شہداء اہل کفر و بدعت میں سونا ہے، ان کے لئے عطا ہوا اور بھی خواہاں ہیں جن پر عطا ہوا شامی و مسند کے بموجب: ط سے خواہاں ہے۔

فیہ وادہ تعالیٰ اعلم۔

ذی القعدة مجید، مغربہ، جمعہ، ۱۱ شعبان ۱۲۸۱ھ۔

مجلس الشورى، ١٩٨٤، ص ١٢٤.

الاجاب: یہ اندازہ لکھنا مستحقِ عذر ہے۔ نظامِ مہتمم پورے طور پر ۲۳/۱۲/۲۰۱۷ء کو قائم ہوا۔

مخلوق کی مبداء کس درجہ سے ہوں؟

سوال (۱۹۹) : بی نظیر دانش کی تربیت سے مراد کیا ہے ؟

نہ پائے واسطے قاضی کو بھروسہ نہ ہو

سوال ۱۰۰۰ :- کیا صحیح ہے کہ پشیمانیت کے نہ ہونے کے واسطے کوئی ہنگامہ آپ شریعت کا نہیں

تھا اور نہ ہے؟

جواب :- اگر یہ شخص نہایت فاسد ہے تو اس کا مشورہ اور ہنگامہ نہ چاہئے پشیمانیت کا طریق ہے

اس کے قائل ہے کہ وہ مائتوب ہے اور اس کو ایسا قویہ شکر و توبہ دے

بیضا

سوال ۱۰۰۱ :- اگر توبہ و عذر و توبہ نہ ہو تو اس کو شرک اور کفر کا قائل کرنے میں

امتناع و منع ہے یا نہ ہے؟ آپ شریعت کا طریق و وقت اس کے قاضی ہے کہ وہ مائتوب ہے اور توبہ کا طریق

توبہ و عذر و توبہ کا طریق ہے

الجواب حمد و مصلیٰ

شریعت کے احکام میں توبہ کا وقت ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

برائے کسی شخص کے توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

نہج ۱۰۰

جواب :- توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

۱۰۰۱۔ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

لہذا کہ عباد اللہ میں توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

اعلیٰ علیہ السلام

توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

فی حدیث :- علیہ السلام میں توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

۱۰۰۲۔ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے کہ توبہ کا طریق ہے

اور اس کی نگرانی میں کام کرے۔ (۱۰)

۳۔ میں حضورؐ دینے میں تو چن نہیں لیت، ذوالف شریعت کو شریعت تمامت کا صدر بنانے میں بہت فیصلہ بھی شریعتی انداز سے کرنے کی نوبت آئی ہو جو رحمت کی تو چننا ہے، کیا وہ ضروری ہے کہ وہ فیصلہ شریعت کے موافق ہوں گے؟ (۲)۔ فتاویٰ غفرانی، ص ۱۰۰۔

۴۔ "مجدد کو غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۴ھ۔

جواب صحیح، ہندو نظام الدین علی، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۴ھ۔

عالم وین کو کوتاہی پر فوگنا

ب۔ [۱۹۹۴]۔ ایک عالم وین کی اتر فرانس وائسٹا ویسٹ میں رہ کر انڈیا نے فرانس میں رہ کر انڈیا کو تباہیاں بول کر تشبیہ عالم وین ہونے کے نہیں ٹوکنا چاہیے، چونکہ وہ مسلمانوں کو تباہ کرنے والے ہیں یا خداوند شریعت اور میں "خطائے بزرگان" گنہگار ہیں، "کامدات" ہونے کا خطرہ تو نہیں ہوگا، "جس کے پروردگار" ۱۲ سورہ مومن کے کرکے ا کے دل میں پریشانی ہے ایک حدیث کی امام نووی رحمہ اللہ نے تحریر کی ہے کہ کسی حق بات کے حضورؐ کرنے کی نیت سے یا صحیح مسئلہ دریافت ہو جائے کسی غرض سے اختلاف ہو تو جو قربت شریعت میں مخالفت نہیں ہے اس میں کون کی بات درست ہے؟

۱۰: "طلب العلم فریضۃ علی کل معمم ومسنة"

"طلب العلم فریضۃ نفس الشرائع وہ یحتاج الیہ بامر لایذمہ من احکام الرجب، و اتصالہ و سائر الشرائع، و اموار معاشہ و ما وراء ذلك لیس بقوم، فان تعلیم فیہ اخص، و ہون ترکیب غلابہم علیہ"۔ الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب المکرمہ، باب المنقرقات، ۵: ۳۰۳، ۳۰۴۔

و کذا فی کتاب الحفظ والامانة، باب العلم، ص ۱۰۰۔

۳۰: "وإذا وسد الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة"

صحیح البخاری، کتاب اعم باب من منال عمما وجم مشتت فی حرمہ، ۱۰۲: ۱، (حدیثی)

"فان لحالظ، "و مناسیہ ہذا لمن لکتاب العلم ان یستاء الامر الی غیر اہلہ، و ما یكون عند

خلفہ الجید، و رفع العلم، (فتح الباری، ۱۰۲: ۱، (حدیثی)

چیزیں دیتے اور اس کو دین سمجھتا (۱)۔ تفصیل سبب رسول میں ہے۔ فقہاء و علماء

قرن اخیر کھڑے ہوئے۔ اور علوم دینیہ۔

فقہاء کے یہاں ”درست نہیں“ اور ”مکروہ تحریمی“ کا مطلب

مسئلہ (۱۰۰) : فقہاء و سبب الفاظ ”درست نہیں“ ہوتے ہیں تو اس سے کیا مراد لیتے ہیں ”مکروہ

تحریمی“ یا ”مکروہ“؟

الجواب حامداً و مضیاً :

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی اجازت نہیں (۱)۔ مکروہ تحریمی ہم دانی ہے یعنی یہاں نہ جائز نہیں،

لیکن اگر کوئی کرے تب بھی کوئی جہالت نہ ہو کہ نماز اور استسقاء کے ساتھ نہ ہوئی، بلکہ بعض صورتوں میں فرض ہوا ہونے کے باوجود اس کا ادا و ناسخ ہوتا ہے (۲)۔ نتیجہ مذکور فی الجواب

قرن اخیر کھڑے ہوئے اور انہیں یہ بتایا کہ

۱۔ ”بدعت“ و ”عی“ اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا معاندة بل تنوع نسبه (الدر المختار) و

قال ابن عابدین: ”تعريف النسب لهما بانهما أحدثا على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلي الله

عليه وسلم من عمل أو عمل أو جعل نوع شبهة واستحسان، و جعل شيئا لوجوبه و صراطا

مستقيماً“ (رد المحتار بحمى الدر المختار - كتاب الصلوة - باب الإمامة: ۲۶۱، سعيد)

و كذا في البحر الرائق - كتاب الصلوة - باب الإمامة: ۶۱، وغيدہ:

۲: ”في الخبر: ”كل ما لا يجوز“ ”مكروه“ (الدر المختار: ۱۰۰، كتاب الصلوة - سعيد)

۳: ”قال ابن عابدین: ”أشبهه“ و ”مكروه“ هو ضد التحريم، و يطلق على العباد و على المكروه

تحریماً: وهو ما كان إلى المحرم أقرب، و بسببه محمد حرماً طبعاً، و مكروه في حد ذاته بوجوب

أحد حسبه ما كره تحریماً، وهو المحصل عند إطلاقه الكراهة، و ذكر أنه في ”نزه الواجب لا

يثبت إلا بما ثبت له الواجب، یعنی بالنهي القضي انصر، فإن الواجب يثبت بالأمر القلبي الثبوت، و رد

المحجم: ۱۲۱، مطلب في تعريف المكروه، سعيد)

”وفاء ذكر في الإمداد: ”محتان كون الإعادة ترك الواجب واجبة لا يمنع أن يكون الإعادة

مردود ترك منه“ (الحق المقتضیٰ بین كون تلك الكراهة كراهة تحریم فتجب الإعادة أو =

صاحب ہدایہ نے "آل بعد الصیو" کیوں کہا؟

جواب ۱۰۰۱۔ ہدایہ فارسی کے یہ ہیں۔ ۵۰۰ ص ۱۰

"صاحب ہدایہ لفظ منکھ را بر اسم احمد را جمعہ انابت ذکر نہ کر دہ اصل
راؤ الخیر بعد منکھ را احمد را مراد میگرد"

۱۔ صاحب ہدایہ نے انابت کے یوں الازنیہ میں لکھا کیا ہے؟

۲۔ وہی نظم طرحت الازنیہ میں ہے جس میں صاحب ہدایہ کی طرح صیو انابت سے الازنیہ میں فرمایا
الازنیہ کے زیر یک کبر ہے؟

۳۔ صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
انجوب حامد او مضابطا۔

ترجمہ: "کے ہوتے ہوتے" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا ہے کہ ہے اور نہ ہو۔

۴۔ صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔

انجوب حامد او مضابطا۔
ترجمہ: "کے ہوتے ہوتے" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا ہے کہ ہے اور نہ ہو۔

ترجمہ: "کے ہوتے ہوتے" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔

صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔

صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔

صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا ہے کہ ہے اور نہ ہو۔

صاحب ہدایہ نے "انابت" میں ہے "صاحب ہدایہ نے بھی یہ الازنیہ میں ہے۔

اپنی بڑی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ اعتراض کہ انہوں نے اپنے علم پر مہملایا ان کی تعلیم کی جھوٹ اور غم ہے، ان شاء اللہ اس کا مناسب روز جزا ہوگا۔ کسی شخص نے کوئی نوب دیکھا اور وہ شخص اس وقت تک مولانا کا سر پر بھی نہیں تھا، خواب میں اس نے علم پر عہدہ اس کی زبان سے غلاما ادا ادا پیدار ہونے پر اس کو سنت۔ پختی لاحق ہوئی کہ خواب میں میری زبان سے کیا نطق ظاہر ہوگا، مجھے اضطراب اور تلقی کی حالت میں اس نے منہ کھل کر دوسرے پر سنا چاہا مگر زبان تو وہیں نہیں تھی، پھر نئی طرے سے اس کی زبان سے غلاما نطق ادا جس پر ادا ادا، اضطراب پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ جان نکلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ سب حال ٹھیک کر جہاں جس پر منتظر تھا توئی رحمہ اللہ توفی نے اس کے شہید ہوا اضطراب اور زبان کئے۔ یہ اختیار ہونے کے تحت مقرر قرار دیتے ہوئے تعمیر دینی کو تم جس کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ہو وہ تمہیں سنت ہے۔ یعنی تم کو بھی، چیز میں اتنا ہی سنت لازم ہے، اس وقت توئی پوری تفصیل "امہ المتقوا" اور "انہم مومنون" میں ملے گی، یہ دیکھ لیں، کہیں بھی یہ نہیں کہ حضرت مولانا نے اس کو غلاما نطق پر غلام و روہ پر جتنی تلقین فرمائی۔ جن لوگوں اصل حقیقت معلوم کر سنے کے باوجود حضرت مولانا توفی کو یہ بہتان لگاتے ہیں، وہ اپنی قبر کے لئے آگ جمع کرتے ہیں، اس کے لئے تیار ہیں، اور لوگوں کو دوسروں کو بہکاتے ہیں ان کا انجام اور بھی خیر نہ کہ ہے۔

"حفظہ ایمان" کی عبارت ترجمہ عربی میں کر کے غلاما ترجمین کی خدمت میں پیش کیا، جس پر انہوں نے توفی دیا کہ یہ عبارت کفریہ ہے اور جس کی یہ عبارت ہے وہ کافر ہے، وہ عبارت مولانا توفی رحمہ اللہ کی نہیں تھی، ان کی عبارت مردود ہے، بلکہ اعلیٰ حضرت مولانا اسمہ رضا خان صاحب ریوی کی تھی، جنہوں نے عربی میں ترجمہ بھی غلاما کیا تھا، چونکہ بہتان تھا، لہذا آپ خود نوکر میں کہنا سنے حرمین کے توفی کے مخالف شخصیں کسی کی ہوئی۔ جب حضرت توفی رحمہ اللہ اس کا علم: اتوا انہوں نے اس کی مناسبت نیچے منتقل کیا کہ آپ لکھی اس کا نام ہے "بدا ایمان" (۱)۔ پھر اس عبارت کو بھی اس طرے تبدیل کیا کہ مبتدیان کو کسی قسم کا موقع نہ رہے، اس کا نام ہے "تفہیم النعم" (۲)۔ نیز حفظہ ایمان کی متعدد مشرویں لکھی گئیں، "توضیح لیلیان، تکمیل العرفان، خلاصۃ البیان" وغیرہ، نیز مولانا توفی رحمہ اللہ نے صاف صاف لکھا ہے کہ "مرہا مرہا" میں جو خبیث مشنوں میری

(۱) مسقط البیان لکھ المصنف عن کتائب حفظہ ایمان، انجم، ارشاد المسلمین - لاہور

(۲) تفسیر النعمان فی بعض عبارات حفظہ ایمان، انجم، ارشاد المسلمین - لاہور

طرف سے منسوب کیا گیا ہے۔ وہ میرا عقیدہ تیار ہوتا تو کبھی میرے خیال میں بھی نہیں آیا۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ اس کے باوجود ایک ملکا جی کو مولانا قنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے ان پر کفر کا حکم لکھا آپ غور فرمائیں، کس قدر خطا نہ ہے، کیونکہ مولانا قنوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی برافروہ چٹکتہ کہ نہ یہ میرا مقصد ہے نہ میری عزائم سے مضبوط ہوتا ہے، میں اس کو کفر سمجھتا ہوں، مگر کبھی بعض لوگوں نے اپنے ایمان کا معیار یہی قرار دے لیا ہے کہ حضرت قنوی رحمہ اللہ کو کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ صحیح بخاری میں ہے کہ: ”جو شخص کسی کو کافر کہے اور وہ تصوف کا فرقہ نہ ہو یہ کفر نہیں“ (۱)۔

”صراطِ مستقیم“ قاری زبان میں تصوف سے متعلق کتاب ہے، میرا احمد صاحب کی ہدایات میں میں بھی میں اس میں ایک لفظ ”صرف نہ ت“ (۲) جز تصوف کی اصطلاح ہے، اس کے متعلق کچھ ہدایات دی ہیں اس کا ترجمہ ”خیال“ سے کرنا غلط ہے، اصطلاحات تصوف سے ناواقفیت ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب نے حلقہ سے مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ کے متعلق ایک کتاب لکھی ”کتاب الشہادۃ“ جس میں کفر، منافق، اہل صابہ، تنہا ہے اس میں ستر دلائل کیسے ہیں مولانا اسماعیل رحمہ اللہ کی تکفیر کے لئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ”من شد فی کفر و عقابہ فقد کفر“ کہ جو شخص مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے کفر اور عقاب میں شک کریں وہ خود کافر ہے، دوسرے عقاب میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ”ان کا کائنات کوٹ گیا، اولاد وراثی ہے، مگر اس کتاب سے آخر میں مولانا احمد رضا خان صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ ”خدا خدائیں کو (یعنی مولانا اسماعیل کو) کافر نہیں کہتے ہیں۔ بلکہ مفتی بدستہ جرح بھی کافر نہیں کہتے۔ اب تاں میں کہ جس کے کفر پر ستر وازل کام کر دیے اور ثابت کر دیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتابیں لیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی اور اخیر میں لکھ دیا کہ میں کو کافر نہیں کہتے، خود ان کے عزیز، ان کے بھائی اور ان کی اولاد کا یہ حال ہو گا؟“

آپ کے لئے فی الواقع ایک چیلنج ہے سے رسالہ کا مشورہ دیتا ہوں اس کا نام ہے ”ملاحذ فیہم کا نزل“

(۱) ”میں اسی ذورضی اللہ عنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا یرمی رجل رجلاً بالتصوفی“

ولایرمیہ بالکفر، الا ان ردت علیہ ان لم یکن صاحب کذلک“، الصحیح البخاری، کتاب الادب، باب

مدینہ علی الحساب والمال، ۲/۹۹۲، (مجموع)

(۲) انظر انکشاف، ص ۱۸۰، ترجمہ صحت ارسطو، کتب خانہ مدرستہ دہلی،

کرتے ہیں: ”نکلمو الناس علی قدر عقولہم“ (۱)، ”أمرنا أن نزل الناس منازلہم“ (۲)۔

تفسیر: ایک بات غور طلب ہے سماء الحرمین پر ملے زمین کے سخت تر کتیروں کے لوگوں کو مغرب کیا جاتا ہے، اگر اسی جہت کا خود یہ حال ہے کہ علماے زمین کو کافر کہتے ہیں، وہاں پر کبھی ان کے چھتہ ہزار کس پرستے، جماعت سے کرب و رنج ہے۔ لفظ واللہ سبحانہ تعالیٰ صمد و غنی، مکر و حکم۔

ترہ العبد مجروح و قہر۔

”صراط مستقیم“ کی عبارت پر اعتراض کا جواب

سوال [۱۰۰۵]: حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کتاب مسیحی ”صراط مستقیم“ موجود ہے، اس کی بھی ایک عبارت نے ذہن و فطانت میں ڈال دیا ہے، وہ زمین میں ایک قسم کا زلزلہ پیدا ہو گیا ہے۔ واقعی برائی کو کہا کرتے ہیں کج خلق! اب میں پریشان ہو کر کیا کروں عبارت صراط مستقیم کی یہ ہے:

(۱) ”أمرنا أن نكلم الناس على قدر عقولهم“ رواہ المصنفی بسند ضعیف عن ابن عباس وحی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً، وفي الآتي حدیث عروہ (مسند العودوس عن ابن عباس مرفوعاً قال وفي إحدى هذه ضعيف و مجهول انتهى. و قال في المقاصد و غيره الحفاظ ابن حجر نسبه الحسن بن معين عن ابن عباس بلفظ: ”أمرنا أن نخطب الناس على قدر عقولهم“ قال: وسند ضعيف جداً رواه أبو العباس التميمي من الحديث في العقل، وعن ابن عباس من طريق أبي عبد الرحمن السلمي أيضاً باللفظ: ”بعضا معاشر الأتقاء، نخاض الناس على قدر عقولهم“، وله شاهد عن معمر بن الصلت مرسلاً بلفظ: ”أنا معتبر الأنبياء، نحدث الناس على قدر عقولهم“، (كشف الغطاء و تزيين الألباس عما استعبر من الأحاديث على أئمة الناس: ۱۹۶: ۱، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(۲) ”ألم أجد بهذا اللفظ، وقد ذكره الإمام أبو داود معلقاً: ”عن معمر بن أبي شبيب أن عائشة وحی اللہ تعالیٰ عنہا عن سہیل، فأعطته إلی أن قال: فقلت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”أمر لواء الناس منازلہم“، (سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب فی تزییل الناس منازلہم: ۴۱۷۰۴، حاکمہ، مدارجہ مطاب)

وفال الحافظی القاری: ”أوردہ احیاطی فی مکارم الأخلاق معلقاً: ”أمر الناس منازلہم من الخیر والشر، وأحسن أدبهم علی الأخلاق الصالحة“، (حرفۃ المفتیح، کتاب الأدب باب المتعقبات و ترجمۃ علی الخلق، فصل النفس الثالث: ۲۳۰۸، روشیدیہ)

"اور جسے بہت بڑے شہر و امثال آں از ملکین و کونین پڑا، مگر ماہ صبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
باشہ محمد ابن مرتبہ ہزار شتر اتر، رموزت باؤ و فرود است کے خیال آں تا کہ تقصیر احوال ہو علیہ اللہ تعالیٰ
پس پند نکالے خیال و خواہش اور تقصیر منظور کی جی بس (۱۹۰)۔

مکی کو جو کہ تاریخ احمد شہزادان کے قتل اور بڑے بڑوں کی مرگ کو کہ شہرے رہا ہے وہاں سے مکی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بڑوں اپنے گاہے اور گاہے۔ نے خیال میں وہاں سے بھی ہزار ہے ان کا خیال انسان کے
دل میں مقصود و زاری کے ساتھ آتا ہے وہاں سے اور گدھے کے خیال۔

نوٹ: جب رسول اللہ خیال تھا میں آؤ ہزاروں نے اور گدھے کے خیال کے آئے سے تو اس نماز
میں تشہید پہنچا جائے تو جس جب کہ تشہید میں اللہ عز و جل عبادت آید، اسی سمجھو کہ (سے ہی آپ پر سلام
اور) (۲) اس واقعہ پر کیا گیا ہے، تشہید پر سلام دینے اور اس پر عید آید اسی "کو اللہ عز و جل
یونکہ جب تشہید پر سلام دینا تو تقصیر کا خیال نور زبان میں آئے گا، جب کہ ایسا معمول آئے گا، اسی حضرت امام
فوقی نے فرمایا ہے کہ چھپنے اپنے اس میں بھی اور بھی صبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوں مبارک اور آپ کی شخصیت کرلی کا
شعور ہوتا ہے کہ کو "اللہ عز و جل عید آید اسی" کے ہی آپ پر سلام (۳) جس قدر شمار ہے۔ یہ ہے کہ
ہو رہی وہ فی الجملہ اور فراموشی کے۔

انجواب حامد اور معلیٰ:

جہاں آپ حمہ فانی کی دعوت اس سبب تک اسی میں کے مسئلہ فی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہوں کے ان الفاظ فوقی

(۱) (لاختر: ۱۰۱) (۱۹۹۹) فیروز دہلی کی ۱۰۰

(۲) کتاب حلیہ فقہیہ، الصحاح، تہذیب الصلوٰۃ، الطیب، السلام علیک یا لسی ورحمۃ اللہ

مرکبہ الح، اس ماہ، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی التہنئۃ، ص: ۹۶، قدسی:

رواۃ فی مشکوٰۃ الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، باب التہنئۃ، ص: ۹۵، قدیمی:

(۳) از احقر فی فتح النیر فی فی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شخصہ النکریہ، و فی السلام علیک یا لسی

لسی ورحمۃ اللہ، مرکبہ، و فی اللہ علیک یا لسی ورحمۃ اللہ علیک یا لسی ورحمۃ اللہ، و جب

عمر و الطیب، کتاب أسرار الصلوٰۃ، بیان الفراء اللع فی حضور القلب، ۶۹، دار احیاء التراث

العربی بیروت.

[illegible][illegible][illegible]

١٠ - السجود للميراث على وجه العظمة كغيره والسجود الميراثي كغيره - فليكن السجود في السجود.

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

(١) كذا في نسخة واحدة . كذا في نسخة أخرى . فقرأ القائل إلى السبع ٩ ٦ ٣ ٤ ٥

”تقریہ الایمان“ کی ایک عبارت پر اشکال کا جواب

سوال (۱۰۰۸): تقریہ الایمان میں ایک جہد یوں لکھ دیا ہے کہ ”اے لوگو! فلاں چیز کھائی نہ پئی“ قحی نقصان نہ دیا اور یہ مرض ہو گیا، ایسا کہنا شرک ہے نفع و نقصان سب اللہ کی طرف سے ہے“ (۱)۔ مگر مزید کا یہ کہ لوگوں کو مرض کا تجربہ ہے کہ ترقی دار کوئی بھی چیز کھائے تو آنکھوں سے پھولیں ہیں سوزش ہو جاتی ہے اور آنکھ ملش دیکھنے سے ہو جاتی ہے اور جب شلغم، دال، مسور، اور دال برہا کھاتے تو فوراً غم مہذبہ طبع ہو جاتی ہے اور جب مولیٰ کھاتا ہے تو گروہ میں بیماری پھیل جاتی ہے۔

اے جب ان مرضوں کی شکایت طیب سے کرتا ہے تو طیب خدا کھانے سے دوسے میں دریافت کرتا ہے کہ کیا کھیا تھا تو اس پر زید کہتا ہے کہ رات کو فلاں چیز کھائی تھی، اب طیب بہت ہی حقیر بن کر منع کرتا ہے، اگر کھائے تو مرض بڑھ جائے گا۔ طیب کی منع کردہ اشیاء پر یقین یہ کر کے نہ کھا، کہ نقصان دینا ہی اور مشاہدہ بھی ایسا ہی ہو کہ ان کے کھانے سے نقصان ظاہر ہو جاتا ہو، کیا واقعی شرک ہو جائے گا کہ اس شخص نے نقصان نہ دیا اور شرک ہے تو پھر کیا سچی کہ طیب کی ہدایت پر عمل کرے جو شرک نہ ہو؟

محمد فہیم الدین دہلوی نے تقریر ان لا بد و زارہ زیدی مطلع پوری دہلوی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسیٰ چیز کی تشریح غیر از ان خداوندی کے اثر نہیں کر سکتی، اس لئے کوئی چیز بھی مؤثر بالذات نہیں، اگر کسی چیز کا مؤثر بالذات اعتقاد کرے گا تو یہ شرک ہوگا (۲)۔ ترقی کھانے سے اگر آنکھوں سے پھولیں ہیں سوزش کا (۱) ”تقریہ الایمان میں شرک کی تردید مختلف مقاموں کے ذریعے کی گئی ہے لیکن ان الفاظ کے معنی نہیں یہ عبارت نہیں لی۔

(۲) ”وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا عُدْوَى وَلَا هَاسِمَةٌ وَلَا نَرَجُ وَلَا حَسْرَةٌ“ (مسکوة المصابیح، کتاب الطب والرقي، ص ۱۸۱ الفصائل والطب، ص ۳۹۱، قدیمی)

فَاللَّهِ الْمَعْدِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: ”وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ نَهَى مَا كَانَ يَحْتَفِظُهُ أَصْحَابُ الطَّبْعَةِ، لِإِتِّمَامِهِ كُنُوزِ أَسْرَارِ الْمَعْلَلِ الْمَعْلَمَةِ مُؤْتَرَةً لَا مَحَالَةَ، فَأَعْلَمَهُمْ بِقَوْلِهِ هَذَا أَنْ لَيْسَ الْأَمْرُ عَلَى مَا يَتَوَهَّمُونَ، بَلْ هُوَ مُتَعَلِّقٌ بِالْمُسْتَبْدَةِ لَا بِشَاءِ كَائِدٍ، وَإِنْ شَاءَ لَهُ يَكُنْ“ (مرآة المفاتيح، کتاب الطب والرقي، ص ۳۳۹، رشیدیہ) اور کدافی شرح النووی علی صحیح مسلم، باب لا عدوی ولا ظہرہ الخ ۳۰، ۳۱، قدیمی

[illegible]

۲۔ امان کے کاموں میں وہ شخص ہے جس کی زندگی و دولت کا تحفظ اور برقرار رکھنا اپنی فطرت و شریعت کے کاموں میں سے ایک شایع اور اہم ترین ہے۔ قرآن مجید میں شریعت کا یہ ایک نواہی ہے کہ اگر کسی نے اپنے مال و جان کا تحفظ اور برقرار رکھنا چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

د.د. عبدالغفور فقیر، د.د. غلام محمد، د.د. عبدالرشید

تو جی کہ: اے محمد بن عبد اللہ بن ابی طالب! ۱۰۴۲ھ۔

۸۰۰ کا خلا تسمیہ کا قلم و قلم

[illegible]

الحجرات حَامِدٌ وَصَلَّى:

— ۱۸۸ —

اس وقت کے محکمہ تعلیم کے ایک سربراہ نے کہا کہ

Journal of Management Inquiry 18(6)

مجلس

عن ابن عباس: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلاة الصبح بـ «سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَلِدُ وَلَا يُولَدُ»

الحج بن حاتم ومحمداً:

۱۰۲۰: مطلب اپنے موقع پر یہ ہوتا ہے کہ یہاں *تکلیف* عبارت پر آتی ہوئی اس پر ہر جوں کے بعد وہ

اللہم! و متعذلی ہائے کا طریقہ

مسور [۱۰۱۵]۔ "اے اللہ! میں جو طریقت متعذلی سے اس کا کیا مذهب ہے (۱۱)؟

الجواب حامداً و مؤمناً؛

مفعول اللہ متعذلی کے ہے طریقہ مذهب اللہی جو فعل صرف لفظ پر پورا موقوف ہے اس کو متعذلی بننا
ہوتا ہے جیسا کہ اس کا تحقق مفعول ہوتا ہے نہ اس کی صورت یہ ہے کہ کبھی اس بھی ہوتا ہے کہ لفظی فعل یا یہ
مفعول پر پورا موقوف ہے اس کا تحقق و مفعول سے وہ ہے و مفعول "انہما" "انہما" یہ ایک مفعول پر پورا موقوف ہے
اس کو و مفعول سے متعذلی بنانا ہے کہ "انہما" "انہما" بنانا ہے۔ ایسے کہ "انہما" "انہما" بنانا ہے۔
ایسے کہ "انہما" "انہما" بنانا ہے۔

نور و ہر مفعول کے اس مفعول سے ہے۔

"نور و ہر مفعول سے ہے"

مسور [۱۰۱۶]۔ "نور و ہر مفعول سے ہے" "نور و ہر مفعول سے ہے" "نور و ہر مفعول سے ہے"

"نور و ہر مفعول سے ہے" "نور و ہر مفعول سے ہے" "نور و ہر مفعول سے ہے"

"نور و ہر مفعول سے ہے" "نور و ہر مفعول سے ہے" "نور و ہر مفعول سے ہے"

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

نور و ہر مفعول سے ہے

وإِنَّهُ سَمِعَ بِهِ (۱)۔ طاعت (بات مانگا) دوسروں کی آغوش میں جاتی ہے۔ (۲) افسوس کہ
 انیسویں صدی میں وہاں کے دوسرے مکرمہ (۳)۔ نبوت اٹھیں۔ غفلت ہے اور حالتِ علم غفلت
 ہے (۴)۔ مانتے ہیں شوقِ اہم۔

حررہ امجد محمد شہرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۵/۱۳۵۵ھ

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

(۱) (الغاصۃ ۴)

”الغاصۃ لا تقوى إلا بغضب وحاجها الذي لا تدور إلا بحمده، وذلك عناية الله في غاية الصحة“

ترجمہ: العزیز المعتمد، شرح کتاب التوحید، باب حاجات، فی حمایتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۳۲، المکتبۃ الاسلامیہ،

(۴۴: الخفاء ۵۹)

(۳) ”ذکر شیخ الاسلام: کہ یہاں الطاعۃ فعل مایب عیبہ۔ توفیق علی مہ اولاً، عرف من یعملہ لاجلہ
 اولاً۔ والعبادۃ صانعات علی عملہ۔ ویترفع علی سۃ الخ“۔ رد المحتار، کتاب الذکریۃ، مطلب

التوفیق من الطاعۃ والعبادۃ ۱۰۶۔ معید:

شاہنشاہ فیروز شاہی

سوال ۱۰۱۰ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی کیا وجہ تھی؟

الجواب: تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

الجواب: جامعہ دارالمصنفین

شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

اور اس سے ان کی تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۱ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۲ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۳ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۴ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۵ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۶ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۷ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۸ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۱۹ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۰ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۱ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۲ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۳ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۴ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۵ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۶ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

۱۰۲۷ | شاہنشاہ فیروز شاہی کی تراویح کی وجہ تھی کہ وہ تین دنوں کا روزہ رکھنا۔

کعبہ خانہ، پھر جماعت اسلامی والے کیا بیٹوی، پھر غلطی میں مبتلا ہوتے یا کرتے ہیں مگر فقط وانہ تعاقب الطریقہ
حررہ العبد المذنب غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

غیر مجتہد اور غیر مفتی کا فتویٰ دینا

سوال (۱۰۸): عالم مجتہد کون ہے؟ اگر کوئی ناظر قرآن شریف پڑھ کر چند سبب فقہی پڑھ لے، وہ عالم مجتہدین میں داخل ہے کہ نہیں؟ بیجا تو نہ رہے۔
الجواب حامداً ومصلیاً:

وہو کہ بہتہ نہیں، احتیاج و توازن درجہ ہے، ایسے مخلص کے لئے تو یہ بھی حق نہیں کہ معمولی مساکین روزِ مرد میں نفی ہو جائے کہ کس قولِ رفیقانی ہے۔

”مثل في شخص بقره“ و يضاف في النكاح التقضية ففسد، و قد يكون له جميع، و يعني
 و يفسد حتى مضاعفة في النكاح، و قيل يجوز له ذلك أو لا؟ فأجاب بخلافه، لا يجوز له إلا إذا
 سرحه من الرجوع، لأنه عاصي جافل لا يتردد ما يقول، و الذي يأخذ العلم عن الله لا يرجع
 المستعصر، فلا يجوز له أن يفتي من كتاب، و لا من كتاب الله، قال النووي و لا من غيره، و قيل
 معشر، و المعشر من لم يتعدون كتبهم على مظنة ضعيفة في المذهب، و لا يجوز تقطيعه فيها،
 إلا إذا كان الماهر الذي أخذ العلم عن أهله و صارت له فيه ملكة نفسانية، فإنه يغير الصحيح من
 غيره، و لا يعتبر المسائل و ما يتعلق بها على الوجه المعتمد، و لهذا هو الذي يفتي الناس، و يصح
 أن يكون واسطة بينهم و بين الله تعالى، و أما غيره فغيره إنما هو هذا المذهب الشريف
 الشريفة، و الوجه الشديد لإباحة مثل الأمارة في هذا الأمر القبيح الذي يؤدي إلى مفاسد لا
 تحصى، هذا، قاله رحمه الله، و معناه أن الفتوى هي الفتوى الكبرى (١)

(۱) طرح عقود رسم المعنى ۱۵۱۰ هـی شخص مجموعہ رسائل ابن عربیہ، سہیل، کینڈی،
 "وروی الطبری عن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرقوا: "بأنہا الناس" لعلوا، إبتدأ العلم بانعلم.
 والفقه بالتحقق، ومن رد اللہ بعم، بعضہ فی الدین، "فتح الباری ۱۹۱۰، کتاب العلم، دار الفکر، بیروت،
 کذا فی تلخیص التعلیۃ لابن حجر، رحمہ اللہ تعالیٰ ۹۲۰، المکتب الاسلامی،

۳۔ اگر مشرک کسی کے پرے سے روایہ نقل کرے تو اس پر اپنی غلطی ہے۔ اگرچہ کتاب ہے اور یہ جو مسئلہ طاری ہے وہ ہے کہ اس پر کتاب اور حدیث کا کتاب ہے۔

۴۔ اگر کسی نے اپنی اپنی کتابیں یا مسوداتی کتابیں یا کتابیں کے ساتھ جو کچھ لکھا ہے انہیں لکھ کر دیا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ لکھا ہے۔

۵۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۶۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۷۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۸۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۹۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۱۰۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۱۱۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۱۲۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۱۳۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

۱۴۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کہوں میں انہیں لکھا ہے۔

نکاح صحیح نہیں ہوگا پہلا ہی نکاح بدعت صحیح اور مکمل ہے۔ اپنی حالت میں مردوں سے جب تک نہیں کہے۔ یہ کتاب جا
ہے رفتہ واللہ جانے تعالیٰ و علم۔

حرر وادارہ محمودہ فتاویٰ عظامہ مدنیہ مفتی محمد رفیع شاہ صاحب دہلی پورہ ۱۲۹۰ھ و یقینہ ۱۹۷۰ء

الجواب صحیح بصیر احمد خیر مدنی مدرسہ مظاہر علوم بہار پورہ ۱۲۹۰ھ و یقینہ ۱۹۷۰ء

صحیح مجددی مدنی مدرسہ مظاہر علوم بہار پورہ ۱۲۹۰ھ و یقینہ ۱۹۷۰ء

کیا عالم کے مدرسہ سوالی کا جواب ضروری ہے؟

مسئلہ (۳۶) :- اگر کوئی کسی کو سو دینی مام اور اہل ایمان شریعت سمجھنے میں سے کوئی مسئلہ دریافت
کرے اور وہ اس میں سے کسی کے جواب سے کسی فریقہ بدعت کو نقصان پہنچے تو اس کا جواب نہایت در
اس سے ملے گا کہ اس شخص اور ان کو حامل جان کر ان کو جواب دینا شرعی نہیں ہے۔ اگر کوئی یا اس نے خود اس کے
علم کے خلاف دینی نہیں کہ جو ہم کو معلوم ہو صرف صاف ظاہر ہو۔ اگرچہ اس میں تمہارا یا
تجارت عزیز دولت کا نقصان ہی کیوں نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کے اس نعم کے خلاف کرنے والے کی قیامت میں
خود کی طرف سے پارہیں نہیں ہوں!

انجوب حامداً أو مصلباً:

مسئلہ شریعت پر وقت ضرورت خارج کرنا۔ انجوب ہے ہر شخص اس دنیا سے کہ میرے کسی عزیز کو نقصان
ہو سکے گا چھپانا چاہتا ہوں (۱) انجان ہر سنی کا جواب یہ ہے کہ یہ شخص اور ضرورت بعد از جواب دینے والے
کے انسان پر ہے یعنی یہ ہر وقت، محل کے نزدیک ان سناں کا جواب ضروری ہوتا ہے اور عیب کے نزدیک

۱۔ "مسئلہ منہ علی علم شکک۔ انجوبہ بعد از ضرورت القیام" جامع الترمذی رقم الحدیث

۲۰۳۳، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی کتاب النجس، دار احیاء التراث العربی

۲۔ اصرارہ ابو داؤد فی سننہ فی کتاب العلم، باب کراہیۃ دفع العلم، رقم الحدیث ۴۱۵۸، دار احیاء

التراث العربی

۳۔ اصرارہ صاحبی سننہ فی المسند، باب من سئل عن علم فکتبہ، رقم ۲۱۱۰، صاحبی حذیب بنی خریزہ

رحمی اللہ تعالیٰ علیہ

جب کے ہاں وہ صحیح ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: فقط باہتمام۔

تبریز: انتشارات علمی و فرهنگی، ۱۳۸۵، ۲۷۹ ص.

اختلاف کے وقت کس قول پر عمل ہو؟

[illegible]

انقلاب یہ ہے؟ یا اختلاف کا شرم یہ ہے کہ ہم غرض یا غرض پر غرض اور غرض پر غرض بات پر غرض اور غرض پر غرض

۲۔ اختلاف فی دینوں کی کتاب ہے کہ انہیں نے تمام معاش بلورق سے اور لغو سے بنیں۔ کہ وہ بڑے بڑے
 سے روایت مستند کو لیں اور وہ کتاب اور وہی سے منع نہیں ہو۔

انجمن اب حامد و مہلبا:

... کیفہ، وافلق کسی قول پر عمل نہ کرنا، مست نہیں بلکہ اس کے ساتھ قواعد و ضوابط میں جن کی بنیاد کی بنا پر عمل کرنی ہے۔ اگر کسی مسئلہ میں چند اقوال ہوں اور ایک صحیح ترجیح نہ ملے کسی قول کی ترجیح سے احتیاط کی ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر کسی حد ترجیح پر عمل کی ترجیح حاصل کیا جائے (۱) مثلاً ایک قول عام میں ہے، اور اگر اس میں قول اول صحیح ہوگی (۲) اگر ایک قول اول سے، اور اگر اس میں قول اول صحیح ہوگی (۳)

الانی مسائل محدوۃ اور ترتیب ضمنی بھی حاصل نہ ہو پھر اس کے لئے ایجاب کی تفصیل اس طرح کی ہے:

"ف۔ جعل العلم المستوی علی قول الإمام الأعظم فی العبادات مطلقاً، وقد جہ جواباً فی الفتویٰ عسی قول محدث فی جمیع مسائل تروی الأثر حامی علی قصداً، الاستیاد والنظر: الفتویٰ علی قول ابن یوسف فی ما یفتی بالفتاویٰ الفقیہ والیزاریۃ، رد المحتار ۱۰: ۱۰۰-۱۰۱۔
اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہو تو مدثر ثانی کا رسالہ شرع متودرہ مفتی دیکھئے (۲)۔ فقط واللہ
بیانہ تعالیٰ اعلم۔

درود العہدہ کو دفتر لہ دار العلوم، یو۔ پور۔

غیر مفتی بہ قول کو اختیار کرنا

مسئلہ [۱۰۳۰]: محترم القام! سلام مسنون!

روایت ہمال سے متعلق تیرہ سو (۱۱۱) پر مشتمل ایک استشہہ بھیجا تو جس کا جواب آپ کے زیرِ قلم
زی قعدہ ۶۹ جو مکمل ہوا اور آخری قعدہ میں یہاں تک پہنچا ہے، اس کے جواب نمبر ۲۱ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے
کہ "جب ایک شہر میں دو قاضی ہوں تو مراستہ ان کے درمیان جائز ہے"۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ مفتی بد مذہب
امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہے لہذا مسافت مقرر کر، امام ابو یوسف سے کوئی صورت میں کیا صورت اختیار کجائے
مثلاً جتنا پار یہاں سے پانچ میل ہے، پل انکشافات گذر جائے تو خیر آباد میں مراستہ کیسے کی جائے۔ امام محمد
صاحب رحمہ اللہ کی روایت "لزاد" کی ہے اور فقہاء نے تصریح کر دی ہے کہ جس قسماً پر توفیق کی صراحت ہو اس
سے عذر نہیں جائز ہے۔ تو تصاف سے جو امام محمد صاحب کا قول تحریر فرما کر عمل کی گنجائش تحریر فرمائی ہے وہ اس
طرح ممکن ہوگی؟ ذیل میں دو عبارتیں درج کی گئی ہیں جن میں غیر مفتی بہ قول پر عمل کرنا جائز بتایا گیا ہے جب
کہ دوسرے قول کے لئے فتویٰ کی صراحت موجود ہو:

۱- حنفیہ رسم یعنی، ص: ۶۶، میں ہے: "معدود أو ما كان من المعدود هو المكتوب

انسی رومن علی معدود الحسن رواية مقادير مفتی بہ وإن لم يجر حواً فمصححہ، نعم لو

(۱) (رد المحتار، مطلب إذا التصحيح ۱۰/۱۰۰، سعید)

(۲) (شرح غرور رسد مفتی، ص: ۱۰۰، الوشید الولف)

مصححوا رواية أس غير كتب ظاهر الرواية بفتح ما صحيحه. قال العلامة الطبري: في أنفع
الرواية في مسألة الكفاية إلى الشهادة، أو القضي تفضل لا يجوز له أن يحكم إلا بما هو ظاهر
الرواية لا برواية الشافعي، إلا أن يقول على أن المعنى فيها "إلا أن"

٢- محمد بن عبد الله بن يحيى بن الحسين بن علي بن أبي طالب (عليه السلام) والآخر: محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب (عليه السلام).

۴. کوڑا ڈھلنت، غصہ صبح، او سدا بخود، او بہ بستی، او غبہ الفتور، ام نیت
بمحلہ: ص ۱۱۱، ۴ غلو (۴)۔

عہدات مذکورہ بالا سے صاف واضح ہے کہ جس امر پر فتویٰ کی صراحت ہوا ہے کے خلاف عمل نہیں کرتے۔

الجواب وهو الموافق للصواب؛

یہاں کے جواب میں روایت امام محمدؒ "نواہر" کو نقل کیا گیا، بلکہ مقلد یہ حسب تصریح فقہاء و قوں ابو یوسف و احمدؒ ہی ہے، لیکن جیسے کہ آج کل کے قاضی شرعی کا معنی نہیں، ان پر فقہاء کی بیان کردہ تعریف صدوق نہیں آتی (۶) ان توفہ دست از امر و صل نہیں۔ بلکہ مسامحہ ملتہی و عالم پر قاضی کے احکام جاری کر دیے جاتے ہیں، اسی طرح قبول کتاب قاضی کے شرائط میں بھی تسامح سے کام لیا جاتا ہے، ونامیں کرایسے مسائل میں جن میں عوام کے فتنہ کا خطرہ ہو۔

(۱) (شرح عقاید رسو الشیخ، ص: ۴۳، میر محمد کتب خانہ آرم ہا +)

(٢) الأسرار غفود: رب العزى، ص. ١٠٩، مير محمد كیب خانہ آرام خانہ

(٣) وشرح العقود المصيرية السابقة

٣٠) "القاضي" : هذا الذي نرى وتصوره من جهة من له الأمر لأجل القضاء : أي فصل الخصومات وحسم الدعاوى والتمتعات وغير ذلك ، وهما النسبي : القاضي الحاكم المحكم : أي المنع المنع
وفي رد المحتار : ثم القاضي يقصد به مالك المال والمالك والحوادث " وكذا القضاء

1. *depression*, 1st 2nd, 2

و كذا في قبة العبد المذنب ص: ٢٢٠ حرف القرب، انصدف و يصدف :

وہاں جس وقت میں ہمیں یہ یقینی ہوا کہ اس نے اپنی نیتاً سے "نکاح" کر فرمایا ہے، جو اس نے
 بعد از شایعہ و اذکار نے تو افسوس کی بجائے "کسی الحصة" کا قسم ذکر کرتے ہوئے خود کو بھڑکانے
 ذیل میں بعنوان "تحریرہ" ایک قول کو لکھا ہے اور پھر احوال مساویٰ اس کے مقابل قول پر عمل کی گنجائش افسوس
 ہے (۱)۔ لہذا اس مسئلہ پر مستحق مبالغہ نہ کیا جائے (۲)۔

یہ بیان ہمیں یہ بھی سواش ضرورت میں کسی ایک قول کو اختیار کرنے کے لئے قوی دہشت کی اہمیت نقل
 کی ہے (۳)۔ اگرچہ دو قوی ملتی ہیں۔ اس میں اس کے موقع پر بعض اہل میں اس قدر غلط فہمی رہا کہ جس کی حد
 نہیں۔ ایک ہی شب میں چوتھائی حد تک پہنچنے کے لئے زمیندار کی بعض کے بعض اہل اوپر روزہ قدر یا بعض نے
 شرعی شہادت سے ہاجور و زور کیا، اور غیرہ غیرہ پر بلائی ان کو اس نے مسائل فقہ پر زبان بھری، اس کے
 بعد فتویٰ کا مسئلہ چلا، جو ایک کچھ قریبی برادری کے لوگوں پر تھا، وہ کفار و کافرا تھا، جس سے وہ انہوں نے
 انتظار نہیں کیا، صوم بھی سوتے تھے، جس کے پاس آجائے غنیمت اور تھوڑے سے اچھے اور جو ان کو پہنچنے
 سے لئے قرآن مام نہ رہا، اللہ تعالیٰ پر مٹنے کی گنجائش ہے، اس کے بعد اس کے خلاف نہیں ہے۔ لہذا اللہ
 سبحانہ تعالیٰ ہم امداد و اعظم۔

حریرہ العبد المذنب، مفتی محمد رفیع، صوم، سیدہ بیور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۰۰۔

شیوخ کے سوال کا جواب کسی طرز پر نہ ہونا چاہیے؟

سوال (۱۰۴۱)۔ اگر کوئی شخص اپنی مفتی کے مسائل میراث سے واقف نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ اس
 میں صورت اعلیٰ شیعہ ہو اور باقی صورت وارث بنی ہوں یا صورت اعلیٰ بنی ہو اور اہل مورث و وارث نہ ہو، تو وہ کس طبقہ
 (۱) "و لصحیح الأول" کما ذکرہ صاحبہا، لکن فی الناس نوبۃ من یہ حدیثی أو عرب کما قالہ
 لإمام الحنفی، ولا بأس بالعمل بہ علی حد التصور، "رد المحتار" ۳۶۰، کتاب الطہارۃ
 مطلب می کسی الحصة، (سعد)

(۲) "المراد بالندب" (العوائد النقصہ باحقاق کئی الحصة) من مسائل ابن عساکر، ۵۲/۱،
 فاسدہ کونہ

(۳) "لہذا فی بعضی من ہذا الأکوال فی مواہج الفیورۃ طبعہ المصیر، من حصہ اہل"، "رد المحتار"
 ۲۹۹/۱، باب الحیض، مطلب نو فی صفت النج، (سعد)

ہو۔ مجلس شیعوہ کا مجلس علمی جس کی صورت شرعی مفتی کے واسطے کیا جواب اس میں نہ تھی۔ آج یہ اصل میں اپنے اصول کے موافق تھے، مگر بے شکرانہ کے تکرار کے لیے اصول تصحیح کے موافق جو صورت علمی صورت تکرار و تصدیق و تصدیق کے موافق، یا نیا صورت ہوگی، اور صورت بہ دلیل قرآن و احادیث۔

الجواب حامداً و معظماً:

تو فرقہ شیعوہ کا فرقہ اس کی روایت کرتے ہوئے جواب دینا شروع درست نہیں، بلکہ جو جواب یہی ثابت ملے اس کے نزدیک معتبر ہے، نئی اسباب کے تحت بن کوئی جواب دیا جائے گا

اسکریو، خان علی صاحب، و اساتذہ اہل علم نے اس کے بعد بھی اسلام میں اس جواب میں شک و شبہ نہ کیا، غرض کہ یہ کتاب اس کے لیے میراث فعلی ہے (۱۵۵۵: ۱۵۵۶)

اس پر فرقہ کا فرضی جملہ مسخر ہے کہ کوئی مفتی کسی اپنے اصول سے مطابق جواب دے گا، جیسا کہ فریقوں شرعیہ مذہب کی مفتی مفتی سے رہنمائی و مسائل کے مذہب کے موافق ہوں مستند و یقیناً کہ یہ مفتی مفتی اس مسئلہ و مسائل کے مذہب کے موافق جواب نہیں دے گا، اس پر یقیناً و مسخرہ کے موافق جواب دے گا۔
 علامہ شمس الرحمن نے "تذکرہ مشہور" کتاب الجملہ واپار، ج۱، فصل "تذکرہ اہل علم" میں "تذکرہ احمدیہ" سے "مستند و یقیناً" مروج "تذکرہ" و "تذکرہ" مستند و یقیناً "تذکرہ" کتاب "تذکرہ احمدیہ" میں ہے۔

اس پر علامہ شمس الرحمن نے "تذکرہ مشہور" کتاب الجملہ واپار، ج۱، فصل "تذکرہ اہل علم" میں "تذکرہ احمدیہ" سے "مستند و یقیناً" مروج "تذکرہ" و "تذکرہ" مستند و یقیناً "تذکرہ" کتاب "تذکرہ احمدیہ" میں ہے۔

تو مذہب شیعوہ کے مطابق سوال کرنے سے مفتی کی کوئی طریقہ اولیٰ مذہب اس مسئلہ کے مطابق نہ دے سکتا ہے۔ فقہ و مذہب و مذہب احمدی

تو مذہب احمدی کے مطابق

فتویٰ کی تائید میں کسی مباحثی کا جمعہ نہ ہوگا

علامہ (۱۵۵۶) از مفتی صاحب نے اپنا یہ فتوہ کی تائید میں جمعہ نہ ہوگا

تعلیم نسواں کا بیان

تعلیم نسواں

سوال (۱۰۳۱) : تعلیم نسواں کے مسئلہ میں اسلام سے مقدم کے خطاء فرما کر مسنونہ و منقولہ فرمیں۔
سائنس، فلسفہ و دیگرین معرفت و فہمہ الدین مذہب، جائز، ابی مسجد، شہزادہ ابی محبت، مدبر، مدبر۔

(الجواب حامداً و معطلاً):

خبرہاں کو بھی ضرورت کے مطابق دینی تعلیم اور دنیوی تعلیم نہ صرف جائز بلکہ لازم ہے (۱)۔ البتہ عدویہ شرعیہ کی پابندی ضروری ہے، نہ دینی اشیاء تعلیم کا طریقہ مروجہ حد و شرع اور حدود اخلاقی سے تجاوز ہے، بے شمار علماء اور فہمہ الدین اپنے اندر لئے ہوئے ہے، کورس میں بھی فہمہ الدین کی اسلامی عقائد، اخلاق، فاضلہ و برجستہ یہ اثر انداز ہیں، جن کا مشاہدہ ہے۔ اس تعلیم کا مقصد بھی عام طور پر سرکاری ملازمتیں اور عیدے حاصل کرنا ہے جن کی مرہبہ فریضہ شرمائی مہینہ شمس (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد المذنب و تفرلہ را العلوم، یونسہ، ۲/۴/۱۴۰۲ھ۔

(۱) : "عن أمیر بن مالک رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : "طلب العلم

فريضة على كل مسلم"۔ (سنن ابن ماجہ، ص: ۲۰، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، قدیمی)

و مسکاۃ المصابیح، ص: ۳۴، کتاب العلم، قدیمی)

و قال العلامة القاری : "فی غرر الحکم، کتاب فی روایۃ"۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۲۸۳، ۱، کتاب الضم، ستادہ)

(۲) : "وسئل وحیدہ اللہ تعالیٰ ما حکم تعینہ النساء للکتابۃ"۔ "ہذا فاجاب"۔ فغدری العاکم

وصحیحہ عن ابیہنقی "عن عائشۃ رضى الله تعالى عنها ان البری صلی الله عليه وسلم قال: "لا تزلوا من

فی الغرف ولا تعلموا من الکتابۃ"۔ یعنی النساء وحیدہ فیکون فیہ إشارة إلى علۃ الیہن عن

الکتابۃ، وھی أن إذا تعلمتھا، تو علمت بها إلى آخرہ من مسندہ۔ "وأمکن توصل العسقۃ إليها علی وجه

اسرع وأبلغ وأحد من یوصلیہن إليها دون ذلک"۔ "والقنایۃ العجلتہ"۔ ص: ۱۵، مطلب بکروہ

تعینہ النساء للکتابۃ۔ قدیمی)

کیا تعلیم کے اور لڑکیوں کے لئے ہے؟

جواب (۱۰۰۰) : بڑا تعلیم یافتہ لڑکی نہ دیکھیں قرآنی تعلیمات سے بہرہ نہیں لے سکتی۔

شریعت کا یہ ہے کہ اس کی شادی فی دینی پر ہو نہیں سکتی ہے۔

الجواب جامعاً و مفصلاً :

دینی تعلیم کے امر دینی، ان کے لئے ضروری ہے (۱) اور اس کی ضرورت پوری زندگی کے لئے ہے۔

عقائد دینی کے لئے نہیں بلکہ، ایک دینی تعلیم و خیال رکھنے کے لئے اور دینی تعلیم کے خیال رکھنا واجب ہے۔ جو لڑکی شریعت کا پابند ہے اس کی شادی نہ کرنا ظلم ہے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ مجدد بنوری

سب سے پہلی کی حالت میں عورتوں کو تعلیم دینا

جواب (۱۰۰۱) : ایک معاون صاحب مائے کس میں جو دینی تعلیم دیتے ہیں اور پورا دینی فہم

و نظام نہیں ہے، کتابت کرمات کے اندر نہ لکھتے ہیں، پھر وہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں دینی صاحب کو تعلیم دینا جائز ہے یا نہیں؟

۱۔ "عن انس بن مالك: رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "طلب العلم فرصة على كل مسلم". ابن ماجه ص ۲۹۰، مات ففصل العلم، من مجله:

وقال المصنف على الفراء في شرحه "طلب العلم" أي "تشرعي" فهو علم "أي فروع

شروع عبس "غلي كل مسلم" أو كفاية ولما قاله المصنف في وسيله كفاية رواه "مروية المصنف

۲۷۶، رقم الحديث ۳۱۱، كتاب تعلم، رتبته

وركد في رد المحتار ۱۱۰ مذهب الفراء بن المصنف والحاصل ما تقدم، رتبته

۲: "عن انس بن مالك: رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "طلب العلم فرصة على كل مسلم". ابن ماجه ص ۲۹۰، مات ففصل العلم، من مجله:

وقال المصنف على الفراء في شرحه "طلب العلم" أي "تشرعي" فهو علم "أي فروع

شروع عبس "غلي كل مسلم" أو كفاية ولما قاله المصنف في وسيله كفاية رواه "مروية المصنف

۲۷۶، رقم الحديث ۳۱۱، كتاب تعلم، رتبته

وركد في رد المحتار ۱۱۰ مذهب الفراء بن المصنف والحاصل ما تقدم، رتبته

ترکی مراد ہے وہ واحد کلمہ جس سے اس کے لئے پروا نہ رہی ہے اس کو کتب و جرد میں شکیبا ٹھکانے والی
نہیں بلکہ اپنی لڑکیوں کی تعلیم کا اٹھانٹا دیکھ کر ان کے کانوں پر دھنچکتے ہیں کہ یہ اچھی لڑکا۔

”فمن عیب النسوة وقد سافر“ ”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)
”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)
”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)

”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)
”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)
”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)

سوال (۱۰۱-۱۰۲) قرآن مجید کی لڑکیوں کو کتب و جرد میں پڑھانے پر نہیں بلکہ لڑکیوں
کو کتب و جرد میں پڑھانے پر نہیں بلکہ لڑکیوں کو کتب و جرد میں پڑھانے پر نہیں بلکہ لڑکیوں
کو کتب و جرد میں پڑھانے پر نہیں بلکہ لڑکیوں کو کتب و جرد میں پڑھانے پر نہیں بلکہ لڑکیوں

”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)
”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)
”میں وہ عورتیں ہیں جو سفر کرتی ہیں اور کتب سے غافل ہیں“ (۱۰۰)

(۱) صحیح الرمضی، کتاب الطلاق، باب بلائہ حنفیہ، ۲۲۴، جلد ۱
(۲) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر علی النکاح، ۲۶۹، قسیمی
(۳) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، ۳۱۱، رقم القاموس، قسیمی
(۴) ”و اعلم ان تعلم العلم یجوز فرض علیہ و هو بشر ما یتحتاج یدہ“ قال العلامة من عہدین ”قال
العلما فی تعلیمہ من فرض علیہ الاسلام تعلم ما یتحتاج الیہ العبد فی الامعة دینہ و احلاص عہدہ تعالیٰ و
معاشرہ ما یتلوا و فرض علیہ کمال تکلف بعد تعلمہ علم لدنی و الہدیۃ تعلمہ علم اہل حق،
والقنن“ مقدمۃ السحت، ۲۲، ص ۱۰۱، مطلب فی فرض الکتابۃ و فرض العلم، سعد
۱۰، مشکوٰۃ المصابیح، ۲۶۹، کتاب النکاح، قسیمی

ثانی۔ ان تمام اقوال و کتابوں کے اہل حدیث میں ہے کہ "تشریف لائے اور یہ تشریف لائے۔" یہ ایک
 طرح کے کلام پر مبنی ہے (۲)۔ اور ان کی حدیث میں ہے کہ "میں نے بہت زیادہ احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۳۔ وہ اہل حدیث کے تشریف لائے اور ان کے تشریف لائے۔

کئی کئی بار یہ کہیں گے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۴۔ ان ۱۰۵۰ احادیث میں سے بہت سے احادیث ہیں جو ناقص ہیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

المعرب حاشاً ومضیاً

چونکہ اس کتاب کی باتوں کے ساتھ کہ کوئی شخص وہ بھی کہ بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۵۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۶۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۷۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۸۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۹۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۱۰۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۱۱۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۱۲۔ یہ ایک حدیث ہے کہ "میں نے بہت سے احادیث سنیں اور ان میں سے بہت سے
 وہ ہیں جو ناقص ہیں۔"

۱۔ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

لہذا العبد یقول: یا ارحم الراحمین، یعنی یا ارحم الراحمین۔

جواب: لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

لہذا العبد یقول: یا ارحم الراحمین، یعنی یا ارحم الراحمین۔

مسئلہ (۱) (۱)۔ لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

شرح: لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

الحواشی حاشیہ: و مصنف:

لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

پہلے لکھا ہے کہ ایضاً (۱) لکھا ہے کہ۔

۱۔ شیوی تعالیم کے سنگ

سے ان کے لئے ایک نئی کھیتی باڑی کی اصطلاح ہے جو ان کے لئے ہے۔
 ہیں، یا ان کے لئے ہے۔ یہ قدرتی پیداوار کی ایک اعلیٰ تعلیمی ہے جو ان کے لئے ہے۔
 ان کے لئے ہے۔

ان صاحبِ دُور میں دیکھو کتنی تعلیمِ انسانی ہو کر ہے۔ ہمارے ہر کام میں تمام مصلحتوں کے چاند چاند ہیں۔ اے کمالِ کائنات کی ایک نئی مثال ہے۔ آپ کے تعلیمِ مرادوں کو ابھی قائم رکھو اور عہدِ دین کی اعتدالی ہر طرف سے مدد کرو۔ اے اہلِ ان ممالک کے عہدِ بآسمانِ دہلیں کو بفرمایا نہیں۔

انجیواس حوامہ اور عضلین

۱۔ حق تعالیٰ نے انسان کو اپنے مخلوق میں ادراسی ہے۔ یہ مخلوق جو کہ ہے اسی میں جانیں (حکماء، اخلاق، قتال، خراب ہو جائیں) کہا کرتے ہیں۔ اس سے مخلوق خدای تعالیٰ کو ان کو بہرہ ہوتا ہے، اس پر ان کے نکاحات کا انتظام ہوتا ہے۔ اور ان کی تعلیم بھی ہوتی ہے (۱)۔ اول حق خداوند اخلاق و اعمال میں بہرہ دے۔ تعلیم دے کہ جسے ہوا، اس کی تعلیم میں رکھ دے، اس کی تہذیب و اصلاح دے۔ یہ حق تعالیٰ ہے۔

تمت بحمد الله تعالى في شهر ربيع الأول سنة ١٤٠٠ هـ

جواب: ہندوؤں کے مذہب میں بھی عورتوں کو بڑا مقام ہے۔

- للمعنى والخطير ١ ٢ ٣ ٤ ٥ ٦ ٧ ٨ ٩ ١٠ ١١ ١٢ ١٣ ١٤ ١٥ ١٦ ١٧ ١٨ ١٩ ٢٠ ٢١ ٢٢ ٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨ ٢٩ ٣٠ ٣١ ٣٢ ٣٣ ٣٤ ٣٥ ٣٦ ٣٧ ٣٨ ٣٩ ٤٠ ٤١ ٤٢ ٤٣ ٤٤ ٤٥ ٤٦ ٤٧ ٤٨ ٤٩ ٥٠ ٥١ ٥٢ ٥٣ ٥٤ ٥٥ ٥٦ ٥٧ ٥٨ ٥٩ ٦٠ ٦١ ٦٢ ٦٣ ٦٤ ٦٥ ٦٦ ٦٧ ٦٨ ٦٩ ٧٠ ٧١ ٧٢ ٧٣ ٧٤ ٧٥ ٧٦ ٧٧ ٧٨ ٧٩ ٨٠ ٨١ ٨٢ ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٨٦ ٨٧ ٨٨ ٨٩ ٩٠ ٩١ ٩٢ ٩٣ ٩٤ ٩٥ ٩٦ ٩٧ ٩٨ ٩٩ ١٠٠

[illegible]

برگه ای: امداد العترة ۶ : ۱۵۰ : ج ۱ : ج ۱ : ج ۱

”علمین کے ساتھ معلمات کا تقرر اور سیانے بچے بچیوں کی مخلوط تعلیم

سوال (۱۱۵۹) ایک اسلامی سکول جس کا سارا انتظام مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، اس میں معلمین کے ساتھ معلمات کا تقرر درست ہے یا نہیں؟ اسی طرح دس سال یا زائد عمر کے بچے بچیوں کی یکجا تعلیم کا کیا مسئلہ ہے؟

الجواب جامعہ اومصلیٰ:

اسلامیہ سکول میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو مغل کی حیثیت سے مقرر کرنا شرعاً درست نہیں۔ اسی طرح یہائی لڑکیوں کو لڑکوں کے اسکول میں داخل کرنا جائز نہیں، وہی سال کی لڑکی (حسب سوال سائن) کو بزرگ ایسے اسکول میں داخل نہ کیا جائے اس میں بحث فقہ ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعظم۔

مرور العہد محمد مقبول دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۸/۹۶ھ۔

ترجمہ اسکول اور عیسائی معلمات

سوال (۱۱۵۹) محترم جناب مفتی صاحب! سلام۔ سنو!

سالک کی استدعاء ہے۔ امور غریبہ میں شرعیات ہدٰی کی روشنی میں رائے عالی سے مطلع فرمائیں۔ برائے نام ایک قومی تعلیمی ادارے کی خدمت سے انتظامیہ ایف سوسائٹی کے سپرد ہے اس کی خدمت سپردت میں شمار دس سال سے انجمن دینیوں اور پورے زمانہ خدمت میں ادارے کے تمام امور متعلقہ عدد

۱۔ قال الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی ”عمدۃ لکھنؤ الریاض بہیحۃ النظر فی النساء علی عشیقین والتوجہ بھی۔ ویستعمل بالنساء من ذلک، وکان کثیراً ما یکون ذلک سبباً لای یتغنی قضاء لشہودہ منہم علی غیر لسنۃ الرافدۃ کاتب من حی فی عصمۃ عہد، اور بلا مکاح، او غیر اعتبار کذا، والدی شہودہ من ہذا الباب بھی عمداً سطر فی الذلالت، افنت الحکمۃ ان یسد ہذا الباب“۔ رجوعہ اللہ ابلاغہ ۳۳۳:۲۰۔ ذکر المعمرات، قدیمی؛

”بر تسبیح المعمرۃ النساء (میں کشف المہجہ میں رجال، لا لافہ عورۃ، بل (مخوف الفتنة)

کشمہ ون امن لشیوۃ الخ“۔ (الدر المختار ۴۰۶:۱۰ باب شروط انفصال۔ سعید،

یو کذا فی فتاویٰ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ، ص ۱۱۹، قدیمی)

مذہب مسیحی پر مبنی کرنا۔ تو یہ پڑھ کر کسی غیر مسلم سے نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس کا ایمان ہی نہیں تو جی اسی کا یا محسوس ہے؟

فطرت بات ہے کہ اللہ کے جذبات و خیالات شاکر اہل کے احوال پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسا کہ بعد از اہل اہل کی سند یافتہ علماء کے متعلق آپ کو خوب شکایت ہے۔ اگرچہ امتبار کے اثرات بھی جو کچھ طلبا پر پڑتے ہیں وہ ان ہی سے نکلی نہیں بلکہ ان کی سرکاری ہندو جیسا کہ ان کے مذہب اسلام کی تعلیم کے دور میں کچھ اثرات پڑ چکے ہیں۔ بعد اس کے حدود متعین کر دیے گئے ہیں جہاں کہ مقلد و مفسد کے متعلق ادارہ اصول میں کیا گیا ہے وہ بھی اس کے فکری اور باقی اثرات پر پڑے ہیں کہ جن میں انہوں نے قرآن پاک کی تعلیم پر حدیث شریف کی تحریک کی۔ وہ ان کے اندرونی اثرات سے نکل نہیں، بلکہ جو دشمنی کبھی اس میں بھی وہ اثرات موجود ہیں۔ ہرگز محمد ابراہیم دلی کا کتاب کے جذبات سے متاثر ہونے بغیر کچھ شہار ہو سکتا ہے اور یہ کوئی ایسی حقیقت نہیں جس کو ثابت کرنے کے لئے دلائل کی حاجت ہو، بلکہ اس کا مشاہدہ سب کو ہے۔ اپنے دین کی حقیقت سے ناواقفیت یا اثر سے بچے رہنے کے لئے ہمیں اس میں گرفتار ہونے کی وجہ سے دلی انکار کرے تو اس سے وہ اصل حقیقت باطل نہیں ہو سکتی۔

مصابہ تربیت اتر محض اپنی رائے اور بصیرت سے چھان بین کر کے قبول و معین کیا جائے تو اس کے متعلق اتنی گزارش ہے کہ اپنی رائے کو معیار حق نہ بنایا جائے، بلکہ جو نظرات کتاب و سنت کے ہیں انہوں نے سب طرف سے کٹ کر کتاب و سنت ہی کی خدمت کے لئے ایسے کو وقف کر دیا ہے اور ہر قسم کے دوجہ و بیچاٹنے میں اور حدیث پاک کے متن اور ثروں پر نظر رکھتے ہیں قرآن شریف اور اس کی تفسیر سے خوب واقف ہیں اور اہم صحاح پانچ کے سامنے ہیں، انہیں مجتہدین کے استخراج کر دو مسائل کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں اور ان کے طریق استدلال و استدلال کو بھی ایسی طرح جانتے ہیں اور ان کی تمام تر حدود و حدود و تقاضا کی عملی، اخلاقی، معاشرتی زندگی کی ان حضرات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان سے تحت اسما کرنا ہے اور اہل سنت و مسائل فقہ پر عمل و تکیہ، اصحاب باطن کی دعوت اللہ پاک نے ان کو خیر، بخشنی، احسان کی دولت سے بالاول فرمایا ہے ان کے مشاہدہ سے اس قدر کہ بے حد نہ دست ہے۔ یہ چہ طور تحریر سے نہایت متعلق تھیں اب اصل سوال کا جواب اب عرض ہے۔

قرآن پائے میں ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ يُؤْلِيانَا إِلَهُكُمُ﴾ (۱) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۱)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۲) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۲)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۳) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۳)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۴) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۴)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۵) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۵)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۶) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۶)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۷) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۷)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۸) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۸)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۹) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۹)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۱۰) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۱۰)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔ (۱)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۲) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۲)۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَىٰ﴾ (۳) "اے ایمان والو! تم نہ چلو یہود و نصاریٰ کی طرف، ان کے خدا تم کا خدا ہے۔" (۳)۔

مبارک بارے سے معلوم ہوا کہ عیسائی کوئی عبادت گاہ نہیں رکھتے تھے اس پر اکتفا کرتے اور اس کے ساتھ انہماک
 جیسے معاملہ نہ درست نہیں۔

نیز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں سے دفعہ پانچواں بھی گزرو نہیں کیا اور جب تک کسی شخص پر
 کوئی اچھا نہ ہو جس کی شریعت مقدمہ کے نزدیک اس کا دین قابل اعتماد نہ ہو اس سے علم نہیں حاصل کیا ہے کہ اس

(۱) (المائدہ: ۵۱)

(۲) (التفسیر المظهری ۱۲۳، سورۃ المائدہ، حافظ کتب خانہ کوئٹہ)

(۳) (تفسیر ابن کثیر ۲۱، ۹۹، دارالسلام ریاض)

(۴) (شرح الکامل لموسوی علی الصحیح لمسلم ۱۰۱، باب فی الإملاء من الدین، قدیمی)

سے سب قلم نے۔ مضمون چوں کو معروضہ ہے کہ کمال اس عالم پر کہ آیت کا وسیعہ کھلی ہیں اور چوں کہ
صاف شہادت ہے اور قلم پر ہر سب کو کہ کمال اس عالم پر کہ آیت کا وسیعہ کھلی ہیں اور چوں کہ
حق میں نہ تو حق ہے اور اور جس پر کمال اس عالم پر کہ آیت کا وسیعہ کھلی ہیں اور چوں کہ
یہ مثال چلتے ہیں اور یہ شعوری طور پر کہ کمال اس عالم پر کہ آیت کا وسیعہ کھلی ہیں اور چوں کہ
کے زیادہ امتدادی ہاتھ سے اور وہ کمال اس عالم پر کہ آیت کا وسیعہ کھلی ہیں اور چوں کہ
صبر و حوصلے سے ہو کر کہ کمال اس عالم پر کہ آیت کا وسیعہ کھلی ہیں اور چوں کہ

[illegible]

1954

د. محمد صالح المنجد

بِالْمَدَدِ وَالْفَحْمَةِ

موت موالیدہ سے پہلے ہی متعلقہ شخصیات

$$= \mathcal{O}_X(\mathcal{K}_X + \mathcal{L}_X) \otimes \mathcal{O}_X(-\mathcal{K}_X - \mathcal{L}_X) = \mathcal{O}_X.$$
[illegible]

شعبہ تربیت و انتظام کے زیر نگرانی و نصاب کے تحت

یہ مسئلہ مسجد کے اوس سے پہلے جو بانی تہذیب کا ہوں پر ہندو و غریبی کے ہوں میں ٹھیکہ ہوتا ہے جسے زمین کا پورا
بھی مکتبہ و تہذیب اللہ کے مقابلہ میں وہاں کے مقابل ہے ہندو و غریبی کا وہ نہ ہو، جس کا فی فی غریبی کرتے
ہوئے تعجب ہے، یہ کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔

نور معلوم ہے، بل میں اس کی تشریح کی کہ وہ مسجد کا رکن و نصب فی اللہ ہی ہو، جو ہندو و غریبی میں
ان میں اتنی پہل بھی نہ پائی کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
میں فرم کر چکے ہیں۔ یہ فی مکتبہ و تہذیب اللہ ہی ہو، یہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
تھم حصوں پر ہے اور عبد ربیت کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
اس بارے میں ہے، یہ کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
میں ہوا کہ وہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
یہ وہ تعجبی نوع کی لیت کا تعجبی نوع ہے۔

یہ ہے اتنی حد میں کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
تھم حصوں پر ہے اور عبد ربیت کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
اس بارے میں ہے، یہ کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
میں ہوا کہ وہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔

اب میں سے میں یہ چیز کی کہی کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
یہ کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
تھم حصوں پر ہے اور عبد ربیت کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
اس بارے میں ہے، یہ کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
میں ہوا کہ وہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔

۲۔ کہ جب تعجب مرتب ہے، یہ بیجا ہے، یہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
میں ہوا کہ وہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
تھم حصوں پر ہے اور عبد ربیت کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
اس بارے میں ہے، یہ کہ وہ اللہ کے نام کے لیے نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔
میں ہوا کہ وہ نہ صرف ہوتا ہو یا وہ نہ ہو، بلکہ اس کا عمل ہو۔

انجواب حامد و مصطفیٰ :

۱- نماز، روزه، صدقه، حج، عمره، زکوة، انفاق، برکات

دینی تحقیق کے سلسلہ میں عدلیہ کی طرف سے مقرر کی گئی اور وقت گزرا۔ اس پر عدلیہ نے ایک سے زائد درخواستیں کی کہ پاکستانی پریس محکمہ کو جانے کہ تربیت اطفال کی ضرورت بدیہی ہے اور روایتی اور دینی نقطہ سے ایسی باتیں واضح ہے اور ان کا نتیجہ ہے کہ مسلمان مختلف تربیت کے لئے احتیاج نہیں تو قیصر کی بنیاد پر بھی بنیادیت ہے۔ اس پر بھی جواب ہے کہ اسلامی اصول سے علماء و علماء تربیت کے یہ دے گئے کہ اس مدت میں پوری جدوجہد کے باوجود ایسی اور عقائد بھی اس ادارہ میں کامیاب نہیں ہو سیں جن سے اسلامی ادارہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ہر جمہور فی الجملہ احترام کیلئے جو اس قدر پاک و صاف شریف، حضرت عائشہؓ اور رقیہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے پیش کر چکا، لہذا اس کے متعلق جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ لہذا جو رائے سے انجمن اعلیٰ نے جواب دینے سے پہلے سے نکالی ہے اس کا عمل اور نتیجہ ہیں ایسا اس کے بعد کو والدہ و مہتمم و مہتممہ کی عملی اور حکومت سے ملے۔

[illegible]

الشيخ: يا شيخنا! بولي أنا ما كار لمير أن بگن نه اسرى حتى بلع في الارض. وبعطون عرش
الديار وخریدید الأهره. وبعطون حگه ۵ لیر ۱۰ کاف من الله سنن لمسکوم فيما احذوه فيه غذ
خضيم. سور الانفال ۱۹۰-۹۱

(۱) روزگاری، ۳۵۰ ساله میلاد مسیح، ۱۱۲۰ م. قمری و ۱۷۸۱ هجری شمسی

۱۶۲۲ء میں لاہور سے نکال دیے گئے۔ مکتبہ عثمانیہ لاہور

(۳) اندک والیتھ ۲-۵... اینو انقد؛ ای کسم، مکنه اجدول بیورب)

١٤٠٠ هـ

وہی تربیت معصوم بچوں کی، جن کو رسم الخٹہ سیکھنا تھا وہ اپنا دین براہ راست آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھ کر اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ اس پر کسی کے اثر کا غور نہیں تھا بلکہ کچھ مدت دینی اعلیٰ میں رہ کر اسے اپنا پیر و سرکار بھی تسلیم کر لیتے تھے۔

یہاں معصوم بچوں کی دینی تربیت ایک دشمن دین کے سپرد ہے وہ بچے خود دین سے ناواقف ہیں اس کے دین کا سنگ بنیاد دشمن دین کے ہتھ میں ہے اور بچوں کے دلوں میں امن کی دینی عزت ہے۔ سب اور اس کی اپنی تربیت و اقامت سے متاثر و مرعوب ہے، تفصیل زور سے ساتھ اس کے اعزاز و اُمر اس ترقی پر ہے اپنے بچے سمجھتے ہیں کہ ہم کو دین اس نے سونپا ہے یہ دین کی بڑی ماہر ہے، اخلاق اس نے ہم کو سکھائے ہیں یہ اخلاق کی بڑی ماہر ہے حالانکہ وہ دین کی بھی دشمن ہے اور اخلاق کی بھی دشمن ہے اس کے نتائج جو کچھ ہوں گے وہ نہایت خطرناک اور بچوں کے لئے بلکہ تمام ادارہ کے لئے بڑے مہلک ہوں گے۔

مردم: علماء کی جدوجہد یہ نہیں ہے کہ مسلمان بچوں کو ہندو دینی تعلیم دیں۔ بلکہ جبر یہ تعلیم دینے میں نظر ہے۔ بچے اسکولوں میں داخل ہونے پر مجبور ہیں اور اپنا دین، کوئی کاہلی اطمینان نہیں اور وہاں کا سارا ماحول غیر ہے تو کوشش کی گئی کہ اس ماحول میں مسلمان بچوں کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے کہ جس قدر بھی مسلمان ان کے دین کی حفاظت کر سکیں قیمت ہے وہ آپ کے ادارے میں سب کچھ دین کی دین ہے تو وہاں جیسا کہ عقیدہ کو اگر دین کی تربیت اس کے سپرد کرنا اور معصوم بچوں کا اس کو دینی استاد بنانا ان بچوں کے دلوں میں بددینی کی بنیاد کا پتھر نہا ہے۔ فقط والسلام۔

احقر محمد یحییٰ عمنہ ۲۳/ربیع الاول ۱۴۱۷ھ۔

اسکول میں ترانہ

سوال ۱۰۱۰۱۰ اسکولوں میں؟ جن کل شرعی لباس نہیں ہے اور صبح کو پڑھتا ہے ”معویتا“ اور کھڑے رہتا ہے۔ مسلمان ہندو ساتھ سب مل کر گاتے ہیں اور مسلمان بچے اور مسلمان شریک نہ ہوں تو ان پر ”حق کلمہ“ کیا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں مسلمان بچوں اور مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ما يتعلق بالقرآن الكريم (تفسیر کا بیان)

شرح تفسیر

سوال (۱۰۶) :- قرآن کی تفسیر کے لئے کیا شرائط ہیں؟

الجواب حمداً و مصلحاً :

غالباً صحیح بتائی ہوئی تعریف پر عمل کرنا، سیاق و سباق کے خلاف نہ ہونا، شامہ ان ولین شہادت سے
بڑھ کر ہونا۔ تفسیر (۱۰۶) :- (۱) لفظ وائدہ اولیٰ سے۔

تفسیر وائدہ اولیٰ میں فرق

سوال (۱۰۷) :- تفسیر وائدہ اولیٰ میں کیا فرق ہے؟

۱۔ اقول الإمام جلال الدين السيوطي رحمه الله تعالى " ومنهم من قال: يجوز تفسير وتمسك كل جليل
للمعنى والنسب يحتاج لمفسر إليها. وهي خمسة عشر علماً: أحدهم اللغة الثانية: الجواهر، الثالث:
التصريف، الرابع: الاشتقاق، الخامس: السادس: السابع: الثامن: التاسع: العاشر: الحادي عشر:
الثاني عشر: أسباب البروز، والثالث عشر: الغنى، والرابع عشر: التبع، والخامس عشر: الثالث عشر: الحقة،
الرابع عشر: الأحاديث الثمينة لتفسير المحمل، والسادس عشر: العاشر عشر: عجم لدرجته "

فان في هذه العلوم التي هي كالألف لسفسر، لا يكون مفسر، إلا بتحصيلها، فمن فسرها بها
كمر مفسر، بالمرى لم يفسر، بل خفف، الإثقان ۳۵۹، ۲، النوع الثامن: والسبع في معرفة شروط
المفسر وآداب، دار ذوى القربى

مطبع قديم کے لئے دیکھئے، الاتفاق ۳۵۱، ۲، ۳۵۰ فی معرفة شروط المفسر، دار ذوى القربى

دار ذوى القربى ۴۰۱، دار احیاء التراث

دفعہ لاری ۱۵۵۹، ۱، دار الفکر

جواب میں اسی طریقہ کو اختیار کرے گا۔

تفسیر مفتاح الغیب (۱/۳۳۳) میں اس امر پر اتفاق نقل کیا ہے کہ قرآن کریم میں نسخ واقع ہوا ہے، صرف ابو مسلم بن جریر کے سب سے پہلے واقع نہیں ہوا ہے (۱)۔ جمہور کی طرف سے استدلال میں چند آیات نقل کی ہیں۔

قُلْ اِنَّ تَعَالٰی : ﴿مَا سَخَّرَ مِنْ اٰیَةٍ﴾ (الانبیاء: ۹۷)

ترجمہ: ”ہم کسی آیت کا حکم جو موقوف کر دیتے ہیں یا اس آیت کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم اس آیت سے بجز یا اس آیت کی مثل لے آتے ہیں، کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ حق تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتے ہیں۔“ (یونان القرآن)

وَمَا يَذَّكَّرُ مِنْ اٰیَةٍ مِّمَّا يَخْلُقُ (الانبیاء: ۳۳)۔

(۱) والمسألة السادسة: اتفقوا على وقوعه في القرآن ولعل أبو مسلم بن جرير - إنه لم يقع، واحتج الجمهور على وقوعه في القرآن بوجود أحدها هذه الآية، وهي قوله تعالى: ﴿مَا تَسْخَرُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسْهَى نَاتٍ بَخْسٍ مِّمَّا يَخْلُقُ... الحجة الثانية للقاتلین بوقوع النسخ في القرآن: أن الله تعالى أمر المتوفى عنها زوجها بالأعتد له حولا كاملا... ثم نسخ ذلك بأربعه أشهر وعشر... أمر الله بتطهير الصدقة بين يدي نجوی الرسول بقوله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَجَاسَعْتُمْ الرُّسُلَ فَذَكِّرُوا بَيْنَ يَدَيْ نَحْوِكُمْ صِدْقًا﴾ ثم نسخ ذلك بعد... والتفسير الكبير (مفتاح الغیب) ۲/۲۹۳، ۲۳۱، سورة الفرة ۶۶، دار الكتب العلمية طهران

”والتيقت أهل الشرائع على حوا النسخ ووقوعه، وحالفت الجمهور غير، فمبسوة في جوزه، وقالوا: بمسح عقلا وأبو مسلم الأصغراني في وقوعه فقال: إنه وإن سار عقلا لكنه لم يقع“ (روح

المعاني: ۱/۳۵۲، دار إحياء التراث العربی - بیروت)

وكتذا في تفسير ابن كثير: ۱/۱۳۴، دار الفکر

والانفان في علوم القرآن: ۲/۴۱، ذوی القربی

(۲) سورة البقرة: ۱۰۶

(۳) سورة النحل: ۱۰۱

کر کر کے تم نہیں کوئی حضرت شاہون احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے قس آئینہ نہیں لڑا اس کا پانی دوسرا
 اچھا اور انی قول ہے اور اس کے پاس یوسفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا نسخہ ہے جس میں اس قس کے معارض سے تیبہ قس
 ملتی ہے یہ تیبہ سے تھیں حضرت امام یوسفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا معتقد عقائد میں ان کے مقابلہ میں شاید
 صاحب کو قس بخت نہیں لیکن اگر شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقولہ نقل کرتے ہوں اور وہ ۱۱۵۱ھ
 صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوں طریقی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امام صاحب سے ملکی
 عقائد سے یہ ان کے اصول پر موقوف ہے خواہ قس چرند، نئے کی کوئی پہنچیں

آئینہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایوان ملک و قریہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہے جو ہوں نہیں ان میں سے بعض کی
 تصانیف موجود ہیں، ان کے زیر قس کی تردید ہمیں صورت میں نہ رہے کہ ان میں ان کی تصانیف سے زیادہ
 و کثرت اکثر ہوتا ہے جس میں ہے بخشی آئینہ ان کے میں شاید لی صدیچ نہیں کافی نہیں، چونکہ یہ دوسری صدی
 صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے آئینہ میں ہوتا ہے تو یہاں ہے وہ ان کا ان کے خلاف نہیں لڑا، یہاں حضرت علی
 تصانیف میں زیادہ عظمت و کثرت ہے ان میں ہے جو یہ جریہ نہ لکھ سب سے ہی اتفاق ہے، قس کیا گیا
 ہے۔ یہ کہنے اصول فقہ کی کتاب "النداء" اس کی مکتبہ "دارالانوار" میں (۱۳۱۱ھ) "اسامی" میں (۱۳۱۹ھ)۔

دوسرے نمبر کے مستحق کتابیں اس مسئلہ پر مشتمل فرمائی ہیں (۳)۔ تیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرمے۔

دارالاحیاء کتب کوئی ٹی ٹی۔

۱۔ "وہو حاتم عبدنا بنی الدی تدبیر الملک" و ما نسخ مرآۃ اولیائہما، خلافاً لہم و لہم، و لہم
 لہم بقانون، یہ وہ سادہ تعالیٰ و الحق موافق از امور و ہو لا یصلح للانہ، و غیرہ میں
 ذلک نہ لا نسخ شرعاً موسیٰ علیہ السلام و احد، و یکنون دینہ مذہبہ، و نحن نقول ان فائد علی حکیم
 بحکم خصائص العباد و حوائجہم، و یحکم کل یوم علی حسب علمہ و مصلحتہ کالطیب بہار، و ہر
 الانوار علی السار، مکتب نظام الدین ۱۳۰۹ھ، ۱۳۰۴ھ، رشیدیہ

(۲) الحامی ۱۳۰۱ھ، ۱۳۰۲ھ، مکتب خانہ مجیدہ مئنان

(۳) تیبہ: البرہان فی علوہ الفہم للوزر کنسی ۱۳۲۲ھ، المعروف سیرت

و الانوار فی علوہ الفہم ۱۳۰۴ھ، قری الفری

تیبہ: الحامی شرح الحامی ۱۳۰۳ھ، مکتب خانہ مجیدہ مئنان

الجواب صحیح مجبور و مسلک میں ہے کہ اگر ایک شخص کسی اور سے کسی چیز کو چھین لے گا تو اس سے اس کی نفی ہوگی۔

یہ جو غفرانہ مفتی کاظم رضا صاحب دہلوی نے لکھی ہے اس کا نام ہے "اسلام و سائنس"۔

کیا نیکم قرآن کی حدیث سے منسوب ہو سکتا ہے؟

۱۔ (دعا)۔ اے اللہ! یہ عقیدہ ہو کہ حدیث نبویؐ سبکی امتوں کا یہ حکم ہے کہ اسے پاس رکھو اور اس سے اپنی زندگی اور دنیا کی حدیث لیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث نبویؐ آج بھی ہماری زندگی میں ملتی ہے۔ تو ہم اس حدیث کو کسی کتاب یا کلمہ میں نہیں لکھتے بلکہ اسے شیطان کا قلم نہیں سمجھتے۔

[illegible][illegible]

۱۔ مکتبہ اربعین رازلی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتابت میں "مجموع الفتاویٰ ہامزہ" جمع ہو چکا تو اسے
 رحمہ اللہ سے مجموعہ انکتاب و سنت نامہ بھیجی بعد ازاں قلمی جالتوں سے بچے جو مجلس کے دانشور ہیں کرنے کی درخواست

اور اس مسئلہ کے اظہار میں (۱) اس مسئلہ کی ایک آیت درج کر رہا ہوں

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ (سورہ النور ۲۴: ۲۵)

پس اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

اور اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی بات کی، ہم ان کو نیکوں میں داخل کر دیں گے۔

وہ حج ۹ حرامہ قرار دیا۔ رحمہ اللہ معافی میں خطبہ اچانکہ (۱)۔

(۲) امام نسائی نے سند میں یہ مصروف نہیں لکھا۔ "مسند ابی یوسف" و "مسند احمد" میں

مسند ابی یوسف میں ہے (۲)۔

(۳) سب سے پہلے در سب کے خلاف اسلمہ بنی ہے جس نے حج کا اقرار کیا ہے۔ امام راوی، ابی یوسف

شراف الرازی، ابن القس العمدی نے اس نے حج کا اقرار کیا ہے (۳) امام راوی، ابی یوسف نے اس نے

ابن ابی یوسف نے اس نے حج کا اقرار کیا ہے (۳) امام راوی، ابی یوسف نے اس نے

یہی ہے قاضی احمد۔

ابن ابی یوسف نے اس نے

۱۔ نہ اُحدہ فی المطالب العالیہ و ذکرہ التوکلانی بعض "ابن قس" ماسلمہ حکمہ فی السج" قلب قال

التحریر الراوی فی المطالب العالیہ: ان الطریق فیما فیما منہ معروف ففیہ بالحق فی المعاش و البعد.

و منہ سبعة لا تعرف الا مع السج. فلا یزال منہ طرود السج غیہ کمرہ و طاعہ

اسد: و الماسی ما سکی علیہ من السج و التبذیل علیہ و ہر امور تحصل فی کتبہ الطوائف

الصعلیہ و العبادات الحسبہ. و قد تدرج نسخا ان الأعمال البلیغہ ذات احوال علیہا حکم عن سلف

صوب کما تدرج عن الحلق و فیہ حکمہ حفظ مبالغ لہذا. فاذا کان المستحکم لہم فی

تبذیل حکم حکم و شرعہ بنوعہ. کان التبذیل لہم شفاء هذه المستحکہ. و انما العجول البیاد

تتبع فی السج. ص: ۲۱۴. مصنفی احمد الذی مکتہ الحکمہ:

(۲) المنار، ص: ۲۲۰، مکہ خطبہ مقدس

ناتیس کے لئے، جسے (الاشاف: ۳۸۰۲، دوی القری)

(۳) "رہ اول حمانہ خلاف نبی مسلمہ الاصفہانی المدکور سابقا بما یوحہ ان یكون لخلاف لفظیہ

قال من ذیل العبد من عن بعض المسلمين انکار النسخ لا معنی ان الحکمہ البلیغ لا یرفع بل معنی

انہ بعضی بعض ان علی تنہائی فلا یكون نسخاً و نقل عندہ اسحاق الشیرازی و التحریر الراوی.

و سلیہ الراوی ان انکر انور و ان خلافہ فی القرآن خاصہ لا کما غل الأمدی و ان الحاجب انہ انکر

الوقوف". و انما العجول، الباب التاسع فی السج، ص: ۳۰۳، المستحکہ لفجاریہ مکتہ البکرہ:

(۴) "و انما العجول، الباب التاسع فی السج، ص: ۳۰۳، المستحکہ لفجاریہ مکتہ البکرہ:

آیت قلب

سوال [۱۰۶۸]: قرآن پاک میں آیت قلب کونسی آیت ہے، اس کو پڑھنے کا طریقہ اور اس کے

اثرات کیا ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یاد رکھیں ﴿وَلَوْ مَا شَاءَ النَّاسُ لَكُنْهُمْ أَهْلًا عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (۱) ﴿وَأَن تَقْلُبَ كِتَابَ﴾ ہر نماز کے بعد سات سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ اولیٰ آخر پڑھنا بعض اکابرؒ بقول ہے: ﴿فَتَقَدْ وَاللَّهِ اَمَّ﴾ زرع العبد محمد غفرلہ اور اعلیٰ: پر بند ۳۰/۲/۸۹۰ھ۔

سبع آیات

سوال [۱۰۶۹]: سورہ قہ میں کئی آیات تحریر ہیں جن کے سنی سات آیات اگر سورہ فاتحہ میں شمار کرنے سے صرف چھ آیات ہیں جیسے سورہ غلام پر چار آیات لکھی ہیں اور ”تب بیلد“ کے بعد بھی باریے اور اس کو پھر کیا جائے تو پانچ آیات ہیں۔ اگر سورہ فاتحہ کو ہم اللہ کا جز قرار دیا جائے اور ہم اس کی آیت کو بھی شمار کیا جائے مگر نماز میں اگر ہم اللہ کو مصلیٰ نہ پڑھیں تو نماز تو جو جاتی ہے، اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھے، کبھی کوئی صورت نہ پڑھے تو نماز ناقص رہتی ہے۔ قرآن کو کیا کہنا تفصیل جواب تحریر فرمائے کہ سورہ فاتحہ پر سات آیات لکھی ہوں ہیں مگر شمار میں صرف چھ آیات ہیں۔ ایسا کیوں نہ پڑھتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

حقیقۃً کہ نزدیک ہم اللہ جزو دعا نہیں بغیر اس کے بھی سات آیات ہیں (۲)۔ سورہ غلام میں خود

۱۰ سورۃ آل عمران: ۲۶۱

۱: قَالَ لِحَافِظِ الْعَيْتِ "قوله" الحمد لله رب العالمين "هذا صريح في الدلالة على أن السمة ليست من العائنة، قوله" وفي السبع العائني "أما السبع فلأنها سبع آيات بلا خلاف، لأن السبع من عند "نعمت عليهم" دون التسمية، ومنهم من مذهبه على العكس، قال الزمخشري: قلت لأول قول الحنفية والعكس قول الشافعية، فإنهم يسمون التسمية من النائنة ولا يحدون "نعمت عليهم" آية، ولكن فريق صحيح وبراهين "وعنده القاري: ۲۰۸، باب ما جاء في تحفة الكرام، إذ أراد: الطائفة الصبرية، =

اپنی خبر خواہی کو بیان کیا اور جسم کھائی محرم کی جسم کی بھی تقدیر نہیں فرمائی حتیٰ کہ زنا سے دراز گنہ رسوا اور ممانعت کو بھول گئے، اتنی بات ذہن میں ضرور رہتی کہ ملائکہ کو بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں، مثلاً ہر وقت عبادت میں منامات کی مدد میں مشغول رہتے ہیں، ضعیف و کانا نہیں ہوتا، نوم، مرض، ہرجم وغیرہ سے محفوظ ہیں، اس لئے اگلے شجر کا میاں ان طبیعت میں پیدا ہوا اور اس کو چکولیاں چٹکنے کے واقعہ آیت نمبر: (۱) میں بیان فرمایا کہ ایسا بھول کر کیا اور ابداء ترغیب اور تنہم کے واقعہ آیت نمبر: (۲) میں بیان فرمایا۔ ان دونوں کے درمیان ایک لبا زمانت ہے، اگر آپ ہی وقت کے متعلق دونوں باتیں ہوتیں تو تضاد میں ہوتا۔

اس سے پہلے معلوم ہو گیا کہ حضرت صفی اللہ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ کی کلمہ رب نہیں فرمائی کہ یہ معصومی درجہ کے مسلم باقی سے بالکل بعید ہے، چنانچہ میں اصدق من اللہ فی لائقہ (۳) اور اللہ پاک کے مقابلہ میں انہیں العین کی تقدیر نہیں کی اور اس کو اپنا خیر خود نہیں سمجھا، ظہار بن عبد عطفان نے اسرار عبد مبین (۴) یاد (۳) و قرآن کریم کی دو آیتوں میں تضاد یا اختلاف بھی نہیں کہ اس کا "عن عبد غیر اللہ" ہونا لازم آئے۔ جواب مذکور کی اگر تفصیل مطلوب ہو تو شیخ زاوہ علی انسیدادی دیکھئے: (۵) ۴۷۸-۵)۔ اللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد عثمانی خطا اللہ عنہ ۱۱۲۹ھ۔ ۱۱۵۹ھ۔

صحیح: مسید احمد مفتی مدرسہ مظاہر علوم مبارکپور۔ صحیح: عبد الخلیف۔

حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی نافرمانی میں فرق

سوال ۱۰۷۳: آج ایک مدعو صاحب نے یہ کہا کہ ابلیس اور آدم دونوں مرتکب حرام ہیں، دونوں سے غلطی ہوئی ہے۔ میری معلومات یہ ہے کہ ظہیر معصوم ہوتے ہیں، اس کی تشریح چاہتا ہوں۔

(۱) (آیہ سورۃ طہ: ۱۱۸)

(۲) (سورۃ الاعراف: ۲۰، ۲۱)

(۳) (سورۃ النساء: ۱۲۲)

(۴) (سورۃ یوسف: ۵)

(۵) (حاشیہ صحیح الفکر، شیخ زادہ، علی نفسہ الیضائی: ۱-۳۸۸-۳۳۳، عباسی احمد الباز، مکتبہ

الحجواب حامداً ومعللاً :

حضرت آدم علیہ السلام پہنچے تو پہلے لا تعربا عنہ استعرجک (۱) میں درخت کے پاس نہ جانا، تم اس کی پابندی نہ دو، کی، بھون بھونکے انھیں نے کھدے کرنے سے ڈکاؤ دیا اور تکبر کیا، خدا کے پاک کا مقابلہ کیا، اُس (۲) وچاندی کے جسے اللہ جل جلالہ جلستہ میں ابرو جلستہ میں طریح (۳) اس لئے انھیں اس تکبر اور مقابلہ کی وجہ سے کافر بنا اور اپنی قوم کو بھی اس کی طرف متخالف و مہرہ السلام سے کہ وہ اپنی بھول پر ماری عمرو کے دو تو پہنچے رہے :

﴿وَمَا ضَلَعْنَا مِنْهُمْ آلِهَةً وَلَا نَكُونُ لَهُمْ عِزًّا وَلَا نَرْجُو لَهُمْ عَذَابًا﴾ (۴)

اور انھیں انھیں آپ کے مقابلہ میں یہ ہوا :

﴿وَقَالُوا قَبِيعًا أَتَعْبُدُونَ إِلَّا مَا يَمْلِكُ لَكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا تَحِذُوا الْحِكْمَ لِمَنْ لَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ﴾ (۵) اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو عقوبت سے نوازا آپ اور انھیں کی سرکشی پر لعنت اور جہنمی دہلیز : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ (۶) اور اعلیٰ و ارا علوسو پونہ :

انجانب صحیح زندہ و کی مالدین غنی عروہ العروہ و بندہ :

حضرت ایوب علیہ السلام کی یہ دہلیز کی حالت :

۱۔ [۱۰۴] : انھیں انانیاہ (۱) اور (۲) میں حضرت ایوب علیہ السلام کے دشمنان میں کینے سے بوجہ لے گا، تو دین ہے، مالانکہ تفسیر بیضاوی، ج ۱، ص ۱۰۰ : دارک و زینب اور دیگر مشائخ تفسیر میں اس قسم کے (۱) و (۲) کہ نہیں : اکابر علماء حضرت شیخ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ و خیرہ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ فلاں فلاں :

۱۔ (القرآن ۳۵۰)

۲۔ (القرآن ۳۳۰)

۳۔ (سورۃ ص ۶)

۴۔ (الاعراف ۳۳)

۵۔ (الاعراف ۱۰۴)

ترجمہ قرآن پاک حضرت شیخ محمد رفیع الدین صاحب اراکین مجلس علماء اہل تشیع عہد غائبی رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۵۶۲

مفسدہ (تعمیر) "ناشیخ رہے کہ قلعہ گزنیوں نے مسطرت چوب چیدہ اسناد و اسامی کی پوزی کے متعلق جو رائے دیے ان کے ہیں۔ میں ایک ماہر اہست ہے، یہاں میں جو مطلب پر ان لوگوں کے حق میں متغیر اور اسناد کے مورخین کو انہیں سمجھو، اسام کے صاحب کے کہانی ہے کہ اس فاضل نے تصدیق کی، جو وہ ان کی سوانح میں مذکور ہے۔ میرا ہر فوجیہ (تعمیر) اور اسناد (احزاب) ۱۳۱۰ ہجری کی قدیم یہ ان قبول کرنا چاہئے کہ وہ صاحب نبوت کے منافی نہ ہوں گے۔ اسے یہ کہہ کر کہ ان میں ہی بیرون کے ۱۳۱۳-۱۳۱۴ میں وہی رہی اور اسی کے لئے مسوق علیہ السلام جو اسامی ان کی قوم نے برص و اسلامی مرض کا شیب لکھا تھا، طے تھا، نے بطور حقیقت اسات حدیث کو دیکھ کر کہ موت یہ یہ السلام و اسامی سہانی طور پر کیا ہے۔ ان کو تو قہر سے گذر رہے کہ اسناد حدیثی و فوجی تنظیم اسامی کو اسامی اور اسلامی عذاب سے یہ کہہ سکتے تھے کہ اس قدر جبرم ہے کہ ان لوگوں نے انہوں میں ان کی طرف سے متغیر اسناد کے قہر سے پیدا اور ان کی حق میں ملا ہے نہ تو انہوں نے اس طرح اسناد سے یہ خصوصیات اسلام کے جسم قدس میں کیا ہے کہ ان کی ترویج حضرت اسامیہ و اسامی صاحب نے شہسائی ہے۔ اسناد حدیثی ان کی کتاب بعض اسامی، اسامی، وہ صاحب حدیث السلام و اسامی، انہیں صوبوں میں انہیں انہیں، وغیرہ معقول کتاب کے بیان کو انہیں اسناد و اسامی، انہیں تھمڑے ہوئے انہیں

اجوباب حامد اور مصنفین:

۱. مع جواب حاشیه از مصنفان.

تو اس نے لکھا : وہ میری بہن ہے ، نہ دوستانہ جس کی تھیں ؛ ولی میرا نے اور میرے لئے کافی ہے :

١١٠٠ : ١١٠٠

١٩: تقصير عسائي - جمع ش. ٢٠: طامب ٢١: ب ٢٢: طامب ٢٣: طامب ٢٤:

۱۹: "میرزا یحییٰ"

⁴ انظر كفاي، ص. 349، جواب ٢٠، ص ٤٢٤، ٤٢٥.

[illegible]

کتاب ہے۔ بعض جگہ مجلس منعقد کر کے اس کتاب کو پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ مگر سند اور محنت کے اعتبار سے یہ اس پایہ کی نہیں کہ اس پر کلی اعتقاد کیا جائے۔ اس میں بہت سی غیر معتبر مضامین، امر بوجہ روایتیں موجود درج ہیں بلکہ مرسوم و رسم صحیح خط ہائیں بھی درج ہیں، اسرائیلیات بھی درج ہیں۔ پھر لمبی لمبی صحیح اور خط بات کا پتہ چلا۔ سند ہے وہ کم و بیش جملہ حلقہ اس میں بہت سی باتیں صحیح اور کارآمد بھی ہیں۔

حضرت ابوبکر بنیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیمار ہونے کے متعلق بعض کتابوں میں مہاندہ سے کام لیا گیا ہے، الہادیہ و انہدیہ میں کیڑے پڑنے کا قود کر نہیں اور امری حالت اس سے زیادہ عجیب لکھی ہے (۱)۔ چچک کا نکلنا بھی بعض کتب میں مذکور ہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ سر اور قدام جسم میں زخم ہو گئے تھے۔ مستند چیز تو یہی ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہو اور جس چیز کی قرآن و سنت میں نفی کر دی گئی ہو وہ قدام اعتبار نہیں بلکہ قابل رد ہے۔ راہبہ و عیہہ اسلام کوئی تہی ثلثہ و قضاہ شفاء سے یقیناً محفوظ رکھتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء

الجواب صحیح: ہند محمد انعام لدین دارالعلوم دیوبند، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء

استخلاف فی الارض کا وعدہ

سوال (۱۵۷): سورہ نور میں "استخلاف فی الارض" کا وعدہ ہے یہ وعدہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام خداوندی کو پورا پورا بھجالتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہے یا کوئی بھی امت ہو جو احکام خداوندی کو پورا پورا بھجالتے ہیں ان کے ساتھ رہا ہے۔ یعنی یہ آیت قیصر کا حکم رکھتی ہے یا تمید کا اس شرط کے ساتھ جو قوس رائج الوقت احکام خداوندی کو پورا پورا بھجالتیں گی اس کو تمکین فی الارض حاصل ہوگا، یا صرف امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟

(۱) "وکان لہ اولاد و اهلون کثیر۔ فسلب من ذلک جمیعہ، و ابطل فی حسدہ و انواع السلا، و لم یبق منہ عضو سلیم سوی قلبہ و کسانہ۔ و طال مرضہ حتی حالہ، لعل یس، و لم یحسن منہ الا نفس۔ و اخوت من ہندہ، و النبی علی منسلک من رجبہ، و انقطع عنہ الناس الخ۔" الدایہ و النہایہ لاس کثیر (۲۱۱، مکتبہ ریاض الحدیث)

(۲) کذا فی نفسہ اس کثیر ۳۰، ۵۲، دار السلاہ ریاض

و غیر کی آیتیں زیادہ ہیں یا وعدہ کی بشارتیں؟

سوال [۱۰۰]۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے تم کا ذکر کیا، اور فرمایا ہے: ”وہ جس کا مجھے یہ احساس ہو جائے گا، اپنے غصہ و غضب کا ذکر فرمادے گا۔“

الحق جواب جامعاً و مفصلاً:

ایہ نہیں ہے، بلکہ امت کے اہل ایمان و اہل ایمان میں زیادہ ہیں، غصہ و غضب کے لئے تو فرمایا کہ: ”وہ جس کا مجھے یہ احساس ہو جائے گا، اپنے غصہ و غضب کا ذکر فرمادے گا۔“

ترجمہ: ”وہ جس کا مجھے یہ احساس ہو جائے گا، اپنے غصہ و غضب کا ذکر فرمادے گا۔“

الجواب صحیح: ”وہ جس کا مجھے یہ احساس ہو جائے گا، اپنے غصہ و غضب کا ذکر فرمادے گا۔“

”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا مضمون

سوال [۱۰۱]۔ ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

۱۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۲۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۳۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۴۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۵۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۶۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۷۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۸۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۹۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۱۰۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

۱۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۲۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۳۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۴۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۵۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۶۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۷۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۸۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۹۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
 ۱۰۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

”وہ... جیسو“ کا ترجمہ ہو تا ہے۔ فقہاء اللہ تعالیٰ غفر

توبہ اعلیٰ کی تفسیر میں غلطی سے متفق ہر سر نظام علوم ہر پڑھ

میں: محمد الطیف وغیرہ رحمان، ۱۸۰، ۵۲۱ھ۔

”بسم اللہ ما فی السموات وما فی الأرض“ کی تفسیر

سوال [۱۰۹]: قرآن پاک کی آیت: ”بسم اللہ ما فی السموات وما فی الأرض“ (۱)

ہے اور اس (ارض) کے اندر کی چیزیں ہیں، تو کیا یہ بھی شیخ کرتے ہیں؟ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ ان کی تخلیق
ان کی شان کے مناسب ہے تو ہر حال تفسیر کی نسبت ان کی طرف کرنا چاہیہ معلوم نہیں ہوتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

سورہ (تحریر) میں بھی شیخ فرماتے ہیں: ”اس کی طرف تفسیر کی نسبت کرنے کے متعلق کیا خیال

ہے؟“ (۲)۔ فقہاء و محدثین تو ان کے

توبہ اعلیٰ کی تفسیر میں غلطی سے متفق ہر سر نظام علوم ہر پڑھ

منہم ولا مرد علیٰ ذلک قولہ تعالیٰ: ”بسم اللہ ما فی السموات وما فی الأرض“ (۱)۔ فقہاء و محدثین تو ان کے
و من الملائکۃ نوعاً۔ لأن من عبس روی فی من الملائکۃ خیراً بنو المؤمنین بنو المؤمنین یقولون لہم العجی، و
منہم اہلبیس۔ ومن دعوہ لہ یکن من الملائکۃ فی قولہ: ”انہ کان حباً شایعاً“ اظہر ان الملائکۃ، و کان
معموراً بالأنوف منہم ففسحوا علیہ، أو لیس ایضاً کانوا عامورین مع الملائکۃ، لکنہ استعسی ب ذکر
الملائکۃ عن ذکرہم، فہوذا علم ان الاکابر عامورون بالتذلیل لأحد الوثن منہ، عیب ان الأصغر ایضاً
عامورون نہ؟ ایضاً وی۔ ۶۳، نور محمد کرچی)

او کذا فی تفسیر ابن کثیر ۳۲۰، مہمل اکیدی لاہور:

وامداد الفتاویٰ، ۱۴۰۵، مکہ دار الفکر کراچی:

و تفسیر معارف القرآن کذا صمدی ۹۲۰، عتبافہ لاہور:

۱۰) سورة الجمعة آية ۱:

۲) قال ابن کثیر فی تفسیر هذا الآية ”بحر علی اندیس اللہ ما فی السموات وما فی الأرض“ ای من

جميع المحنوفات، عجبها و جہادها، کما قال تعالیٰ: ”و از من شی لا یسبح محمد و یقر من کتب“

کر رہا ہو، مسلمان نہیں، جاریہ کفر نامہ پر مرتکب ہو کہ، حقد و جلالت نہ بخا، یہ ممکن ہے وفاق ہے۔ فی طریق
اگر کسی نے دل میں شرعی فیصلے سے عقلی پیروں کو اس فیصلہ کو حق سمجھے، ابھی مسلمان نہیں ہوا ہے، اس کو کلمہ عقلی
انسان کا اعتبار نہیں ہے، اور غیر عقیدہ ذات فی تالیف نہیں۔ ان طرح اگر اس فیصلہ پر کوئی عمل نہ کرے تو یہ عدم
تسلیم ہے تو ابھی مسلمان نہیں رہتا، مگر کفر کلمہ سے ایمان نہیں ہوتا۔ ان ثبات کا جواب یہ ہے، اگر کفر
اور یہ مرتکب اور تسلیم کے مرتکب نہیں ہیں، اور عقیدہ سے اور ایمان سے اور کفر سے

اعتقاد سے یہ کہ قانون ثابت کوئی اور موجود ہے۔ نہ کہ یہ جانتے ہیں کہ اس میں مرتکب عقلی میں سبق
نہیں، اس میں مرتکب اس تسلیم کرتا ہے، اور ایمان سے یہ کہ ان امور کو تو کہتا ہے، لیکن اس میں کفر ہے، کلمہ سے
یہ کہ عقیدہ نہ لے لیا جاتا ہے اور عقلی سبق بھی نہیں اور اس فیصلہ کے مطابق کارروائی بھی کرتی۔

مردوں مرتکب تصدیق و ایمان ہے، اس کا نہ ہونا عقیدہ ظہر ہے، وہ منافقین میں خود اس کی قیاسی چیز، چنانچہ
عقلی کے ساتھ نظر انکار اس کی قیاسی نہ لے لیا گیا ہے۔ اور دوسرا یہ امر یہ قرار ہے، اس کا نہ ہونا عقیدہ ظہر
کلمہ ہے، یہ مرتکب عقلی اصطلاح کا ہے، اس کا نہ ہونا عقلی ہے اور عقلی عقیدہ ہے۔

پس آیت میں ہے: (۱) اگر منافقین مرتکب اپنی مراد ہے، اب کوئی انکار نہیں رہا۔ (۱)

۲۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے کازل سے ہوئے موافق عقیدہ کو کہہ بد ظہر حکم شرعی کو تصدیق عقیدہ شرعی
بتکرار اس کے موافق عقیدہ کرے، ایسے لوگ بالکل قسم و حاد ہے ہیں۔

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: ”یہ قید خانہ ہے رفیقو! مسخری مینو و ہمت کے واسطے
اچھے ہیں یا ایک معبود و رفیق یورپ ہے، اور ہمت ہے، وہ اچھا ہے، تم لوگ خدا کو چھوڑ کر صرف چند بے حقیقت
ناموں کی عبادت کرتے ہو، جن کو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے آپ ہی سہا لیا ہے، خدا تعالیٰ نے تو ان
کے معبود ہونے کا کوئی دلیل عقلی یا عقلی نہیں بھیجی اور حکمرانوں و ائمہ صرف خدا ہی کا ہے، اور اس نے یہ عقیدہ کیا کہ
بغیر اس کے کسی اور کی عبادت مت کر دو۔ جن میں حکم پر عمل نہ کیا جائے، لیکن قہر و عبادت میں حق تعالیٰ کی
تفصیل یہ بد ظہر یہ ہے، لیکن ان لوگوں میں پانچواں (۲)۔

(۱) انبیاء، مہر بن، انیسویں آیت کے تحت، (ایمان القرآن) فتاویٰ ص ۳۰، ۳۱ اور محمد نبی ص ۱

(۲) اقل اللہ تعالیٰ، در صحیح المسیح، و از باب مفسرین، حیرت افادہ الواحد الصبار، علامہ، مدون من دوم، ص ۱۰

حق ایسے است کہ مستوی حق است، و ایمان بر آن لازم است، و کثیف است، و غیر معلوم است، و سوال و تطبیق آن مدعیت است، و انکار آن گمراہی است کذب فی تفسیر الایۃ ۱، و کتب احفاند (۲)، صرح بہ الإمام مالک و غیرہ (۳)، انظروا علم۔
حررہ العجمی، غفرلہ، ۱۰۱۹ھ، ۱۲۹۹ھ۔

تشریح "قرآن"

سوال [۱۰۸۲]۔ "قرآن مجید کے ۳۰ پارے پر سے کیا ہے؟ اس کی تشریح کیجئے، اس علم سے تعلق رکھتا ہے؟
۲۔ تفسیر: یہ فرض میں ہے یا فرض کفایہ ہے، جو بھی سورت سورہ کی آیتوں کو بلند کرتی چاہئے اور اس کا تعلق رکھ کر ذکر کیا جائے، اقرآن کا، سورہ تفسیر سے کیا تعلق ہے؟

۱۔ "حق ایسے است کہ مستوی حق ہے، و ایمان بر آن لازم است، و کثیف است، و غیر معلوم است، و سوال و تطبیق آن مدعیت است، و انکار آن گمراہی است کذب فی تفسیر الایۃ ۱، و کتب احفاند (۲)، صرح بہ الإمام مالک و غیرہ (۳)، انظروا علم۔
حررہ العجمی، غفرلہ، ۱۰۱۹ھ، ۱۲۹۹ھ۔
۲۔ تفسیر: یہ فرض میں ہے یا فرض کفایہ ہے، جو بھی سورت سورہ کی آیتوں کو بلند کرتی چاہئے اور اس کا تعلق رکھ کر ذکر کیا جائے، اقرآن کا، سورہ تفسیر سے کیا تعلق ہے؟
۳۔ تفسیر: یہ فرض میں ہے یا فرض کفایہ ہے، جو بھی سورت سورہ کی آیتوں کو بلند کرتی چاہئے اور اس کا تعلق رکھ کر ذکر کیا جائے، اقرآن کا، سورہ تفسیر سے کیا تعلق ہے؟

۱۔ "حق ایسے است کہ مستوی حق ہے، و ایمان بر آن لازم است، و کثیف است، و غیر معلوم است، و سوال و تطبیق آن مدعیت است، و انکار آن گمراہی است کذب فی تفسیر الایۃ ۱، و کتب احفاند (۲)، صرح بہ الإمام مالک و غیرہ (۳)، انظروا علم۔
حررہ العجمی، غفرلہ، ۱۰۱۹ھ، ۱۲۹۹ھ۔
۲۔ تفسیر: یہ فرض میں ہے یا فرض کفایہ ہے، جو بھی سورت سورہ کی آیتوں کو بلند کرتی چاہئے اور اس کا تعلق رکھ کر ذکر کیا جائے، اقرآن کا، سورہ تفسیر سے کیا تعلق ہے؟
۳۔ تفسیر: یہ فرض میں ہے یا فرض کفایہ ہے، جو بھی سورت سورہ کی آیتوں کو بلند کرتی چاہئے اور اس کا تعلق رکھ کر ذکر کیا جائے، اقرآن کا، سورہ تفسیر سے کیا تعلق ہے؟

تقریباً دو ارب کے خانہ سے منتخب چھپوانے کی ضرورت ثابت والے کے لئے غیر مخالف چھپوانے کی ضرورت ثابت ہوئی ہے۔ مکتوبات میں، انہیں شافعی اسی تقریباً دو ارب کی اختیار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ منتخب چھپوانے کی ضرورت جناب والے کو چھپوانے کی مخالفت ہو کر نہیں نکلتی ہے، انہیں ان کا کہہ کر کہ منتخب چھپوانے کی ضرورت ہے۔

باقی توضیح بعد ازاں آگئی ہے۔

الجواب حامداً و معسباً:

اس کتاب کی تقریب میں، اقبال ہیں: "الاولیٰ فی حقہ منسوب" "لا یسہ" میں رائج ہے "کتاب و مکتوبات" کی یہ ہے کہ "مکتوبات" سے مراد مکتوبات ہیں۔

اور وہ اقبال ہے کہ "مکتوبات" کو ان کی تقریباً نصف رائج ہے اور "مکتوبات" سے مراد مکتوبات ہیں جو "مکتوبات" میں ان کے تقریباً نصف رائج ہے۔

یہ ہے کہ "مکتوبات" کو ان کے تقریباً نصف رائج ہے اور "مکتوبات" سے مراد مکتوبات ہیں جو "مکتوبات" میں ان کے تقریباً نصف رائج ہے۔

یہ ہے کہ "مکتوبات" کو ان کے تقریباً نصف رائج ہے اور "مکتوبات" سے مراد مکتوبات ہیں جو "مکتوبات" میں ان کے تقریباً نصف رائج ہے۔

یہ ہے کہ "مکتوبات" کو ان کے تقریباً نصف رائج ہے اور "مکتوبات" سے مراد مکتوبات ہیں جو "مکتوبات" میں ان کے تقریباً نصف رائج ہے۔

یہ ہے کہ "مکتوبات" کو ان کے تقریباً نصف رائج ہے اور "مکتوبات" سے مراد مکتوبات ہیں جو "مکتوبات" میں ان کے تقریباً نصف رائج ہے۔

”کیونکہ اگر عاریتاً لیا گیا ہے تو اس سے اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر اس نے اس سے پہلے اس کے لئے لیا ہے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔“ (۱)

اور اگر اس نے اس کے لئے لیا ہے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

صورتِ چاندی میں لکھا ہے: ”اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔“ (۳)

چونکہ اس نے اس کے لئے لکھا ہے: ”اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔“ (۴)

۱۔ ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ آخَرَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ“ (۱)

۲۔ ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ آخَرَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ“ (۲)

۳۔ ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ آخَرَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ“ (۳)

۴۔ ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ آخَرَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ“ (۴)

۵۔ ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ آخَرَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ“ (۵)

۶۔ ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَنْ يَسْتَعِيرُ مِنْهُ شَيْءٌ آخَرَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ“ (۶)

فرماتے ہیں کہ: ﴿فَمَنْ أَمَرُوا بِتَعْلِيمِهِمْ وَتَعْلِيمِ الْجَمْعَةِ مِنْهُمْ فَهُمْ فِي شَرِّ مَا كُنْتُمْ فِي﴾ (النظام والبناء) کتاب الاحیاء

”خبریت عنہم اثناء واسکتہ“ کا مطلب

سوال (۱۰۹۶)۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿فَجَزَّ رِسَالَتَهُمْ اثناء واسکتہ﴾

اسمعوا عني ورسول الله، وقضاء الذين بالتصوير الواردة: انصحب لمسمع مع شره للبري، كتاب المكاة، باب وصول ثواب الصداقة عن اميرت الله، ۳۲۰۱، قديم.

قال العلامة الكاشاني رحمه الله تعالى: كان من مسمو أو تقصو أو عصى وحمل ثوابه لغيره من الامور أو الاحياء، جز، ويقال يواها ايهم عند من السنة والجماعة، وانه صح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه صلى بكشيبة املحين اخذهما عن نفسه والاحمر عن اميرت من بن حنيفة الله تعالى ورساله صلى الله عليه وسلم، وروى في سبعة من ابى وقصاص رضى الله عنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله انى كانت تحب ان تصدق ان تصدق عنها؟ فقال لى صلى الله عليه وسلم: ”تصدق“ وعلبه عمن التسليم من من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى يومنا هذا من وفاة تقوى وفرادى القرآن عمنها التكفير، والتصدق، والصدق، والصلوة، وجعل ثواب الاموات، ويدع استماع، كتاب المكاة، فصل: الحج عن الغير، ۲۰۰، ۲۰۱، دار الكتب العلمية بيروت.

قال المحقق كاشاني رحمه الله: ”كتب مبيته عن رتبة الشرح ألا فروروه“ ويقول: البلاد عبيكه دار غور مؤمنين، وإذ إن شاء الله بكم لاحقون، ويقرب من روى الحديث ”عن موال الإخلاص أحد عشر مرة، ثم وهب أجره للاموات، عصى من الامر عدد الاموات: قال انصاري رحمه الله: ”صرح علما في باب الحج عن الغير بأن لا يملك أن يجعل ثواب عمله لغيره وصلة أو صوم أو صدقة أو غيرها“ الاقتصار لى تصديق بخلان يردى لجمع المؤمنين والاموات: لأنها تعم لبيها، ولا يقتصر من أجره نسي، هو مذبح أهل العدا والعداها“ روى لمجنار على قدر المختار، كتاب المختار، مضط في المنة تليست وبعدها، ۲۰۲، ۲۰۳، معيد.

۱۰ قال العلامة الانوسى رحمه الله تعالى: ”و عن من عصى الله تعالى عتدا ان الآلة مموسة بقوله تعالى: يا الذين آمنوا وانصحبوا فيهم“ (روح الله تعالى ۶۶: ۲۰، دار الاحياء التراث العربى) وكذا في تفسير ابن كثير، ۳۰۰، ۳۰۱، دار الشفاء دمشق.

﴿حَاجِلِ الدِّينِ اتَّبِعُوا﴾ کی تفسیر

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ما فیہ ان جہ (۱) ان کثر (۲) ان تہ (۳) امدہ (۴) لوی (۵) وغیرہ کی کتابوں میں یہ ماضی بحث ہو چکا ہے۔
حضرت مسیح صاحب مد ظلہ بھی ایک مضمون مفصل، ماہ راہلوم میں اسی سال شائع ہوا ہے، فقط واللہ سبحانہ
تبارک و تعالیٰ

ترجمہ محمد بن غفرانہ راہلوم، ۱۲۰۴ھ، ۸۹۴ھ

۱۔ الخضر لعمری بعد البعۃ المحمدیۃ هو المسلمون فی أمر الدین، ومن بلی علی
الصراریۃ بعد البعۃ المحمدیۃ، فهو وإن لم یکن منعاً لعمری فی أمر الدین، ومعطہ، لکن منع نہ
فی الصوریۃ، و فی الاسم، و فی الحریات من تجرۃ الشریعۃ العیسویۃ، فقد صدق علیہم انہم معون
لہ فی الصوریۃ، و فی الاسم، فی شئ، صدقہ، و ان کاتب علی صلا، و مال و کفر، و فلک لا
یوجب ضرر وجہہ عن التعمید المدکور فی الفرائد الکرب۔۔۔ و الأولون هم الأتباع حقیقۃ،
و غیرہم لأتباع فی الصوریۃ، انفسہم مع البیان ۶۰/۲، سورۃ آل عمران: ۵۵، مطبوعۃ العاصمۃ،
شارع الفلکی، الدہلوی

۲۔ (۱) التخصیص التعمید للحدث ان حجر وجہہ اللہ تعالیٰ، ص ۳۱۹، دار نشر الکتاب الإسلامیہ
لاہور

۳۔ (۲) انفسہم ان کثیر ۸۰-۸۱، دار البیان، دمشق

۴۔ (۳) الطبقات الکبریٰ للسمعانی ۱۰۹۱، دار الکتاب لعمریہ بیروت

(۴) "و اما قولہ تعالیٰ ہذا عسی انی متوجیک" و حامل الذی اتبعک فوق الذی کفروا، انی
یوم القیامۃ، فهو حق کہ احقر اللہ تعالیٰ بہ، و ان اتبع المسیح علیہ، جعہ اللہ فوق الذین کفروا، انی یوم
القیامۃ، و کان الذین ابغوا علی دینہ الذی ہم یدل، قد جعلہم اللہ فوق الیہود، و ایضاً فالصاری فوق
الیہود الذین کفروا، انی یوم القیامۃ، و اما المسلمین فہم مزمعون بہ لیسوا کافرون بہ، بل لما بدل
الصاری دینہ، و بعث اللہ محمداً ﷺ یدین اللہ فی الارض، بل بہ المسیح و غیرہ من الانبیاء، جعل اللہ محمد
ﷺ، و اللہ فوق الصاری، انی یوم القیامۃ، انفسہم الکبیر لابن تیمیہ، فصل موقف الامم من

الرسول ۱۸۸۳، ۹۰، دار الکتاب العلمیۃ بیروت

۵۔ (۵) دروز السعانی ۵۹۵ و ۱۸۳، دار احیاء التراث العربی

و کثر العمال ۱۹۱، مکتبہ التراث الاسلامی حنف

و تفسیر الحازن یعنی بن محمد حازن، ۴۳۷، دار المعرفۃ بیروت

جسٹیاں رہاںش اُنکے دانہ اُملے۔

حرر، العبد محمد، مفتی محمد ابراہیم، پرنٹر، ۱۸۸۰ء۔

الجواب صحیح، جلد دوم، دارالحدیث مفتی محمد ابراہیم، پرنٹر، ۱۸۸۰ء۔

﴿اگر تم لاؤ ایدکم﴾ کا مطلب

سوال (۱۰۱): قرآن پاک کی آیت ۷۱-۷۲ میں ہے: اُرْسِلْکُمْ بِهٖ اَوْرَاقِیْ وَجِبِّ تَکْلِیْفِیْ اِنَّیْ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ اِس آیت کے تحت قرآن سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ انسان کیسے چاہئے؟ اس وقت آپ کا تشریح ہے: اِس مصرعہ میں اِس آیت تشریف کا کیا مطلب ہوگا؟
الجواب جامعہ و مفصلہ:

اِس نص تحت آیت قرآن سے تکلیف دہی، مرض، مشقت پر مبنی اِس یاد دہانی سے راحت، محنت، شہدائی، سعادت پر مشتمل اِس بات پر ہے۔ اِس آیت سے یہ بھی مراد ہے کہ انسان کو اپنی اپنی ذمہ داری سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے واسطے ہر ایک انسان کو اپنا اپنا کام کرنا چاہئے۔ اِس آیت کے تحت قرآن کا مفہوم یہ ہے:

”عن ابی ہریرۃ: رسی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال: اخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بنزع فیہ انقلبوہ لنعصب حتی حمر وجہہ حتی کاننا فیہ شی وجعہ حب المرار۔ فقال: ”اُیہذا أمرکم، أم یہذا أرسلکم؟“ فقالوا: ”نعم، فلیکھ من کان فلیکھ حس، فلیعرقہ۔“ واد اشر مدنی، وروی اِس ماجہ صحوہ عن شمر بن شعیب عن ابنہ عن حماد۔“ استکرة المصباح، کتاب الایمان، باب الإیمان بالقدر، الفصل الثانی، ص ۳۰، ندبی،

”فأُعمل القدر سر اللہ تعالیٰ فیہ خلقہ، ثم یطیع علی ذلک ملک مقرر ولا یمس علیہ ولا یمس ولا یضرب فی ذلک ذریعۃ الخیر لای، یسلم الخیر من ذریعۃ الشقیان، فالخیر کل الخیر من ذلک نظر،“ تذکرہ ودرستہ الخیر، منہج العبد، النہجاریہ، اصل القدر سر اللہ، ص ۱۸۰-۱۹۰، سکتہ الغرہ، جامعہ المتنبیہ، کتب سنہ،

(۱) قال اللہ تعالیٰ: لا یغیب اللہ شیئاً الا وبعث، الخ، ۲۶۶

قال اللہ اللہ الاولیٰ فی سورۃ: ”الوجع“ ما تصعب فعدہ الإنسان او ما یسئل علیہ من المفقور، =

ہذا تکلیف کا طعن بھی مشروع بلکہ مستون ہے (۱)۔ لفظ اللہ تعالیٰ کا استعمال۔

۷۔ راجعہ محمود وغیرہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۳/۹۵ء۔

حضرت مسیح کی فضیلت ”کلمتہ“ اور ”روح منہ“ سے

سوال [۱۰۱۲]: قرآن کریم میں دشا ہے: ﴿إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَرَسُولُ اللَّهِ﴾ و کلمتہ ”انما ایسی مریہ و روح“۔ بلکہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ”مسیح“ کہا گیا ہے یہ تو اس معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ”مسیح“ کہہ کر یہ فرمایا ہے اور ”مسیح“ اللہ تعالیٰ کا کلمہ تھا حق ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ کے بارے میں یہ ”روح منہ“ فرمایا گیا ہے۔ اس جملہ سے دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں: ایک تو یہ کہ روح ہن کا نائب حصہ دار کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے شاہین شان ہن فرغ کر کے اس سے روح کو نکل کر باہر جاکے تو شاہ یہ۔ خود اللہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایلیہ کی طرف مشیر ہوگا اور یہ بولا بھی ہوا ہے اور میں اپنے کے لئے کہتے ہیں کہ یہ میری روح وہاں ہے یا پھر وہ دہرہ قریب والے کے لئے کہتے ہیں جیسے یہی کہتے ہیں میری روح وہاں ہے میری روح کی سیکین وغیرہ۔

۳۔ وهو ماذون مدي طائفه، ثم سئله تعاليٰ انه "لا يتكلم لغيا" عن النفوس الا ما تطلق ولا ما هو دور ذلك، كما في سائر ما كتفاه من الصلاة و الصيام مثلا، فبه كتفاه خمس سنوات و الطائفة سبع سنين زيادة، و كتفاه صوم رمضان و الطائفة سبع شعاع معه، و فعل ذلك فصلا منه و رحمة بالعداء او كرامة، متا عن هذه الامة خاصة، (روح المعاني، ۳/۴۰۰، دار احياء التراث العربی بيروت)

دو کمالی تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۷۵، دار الفیحاء دمشق،

(۱) "عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء" قال العلامة العيني رحمه الله: "وفيه إشارة إلى ما في حوزة الطب، (عبد القادر، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، ۳/۲۰۲، رقم الحديث: ۵۸۰۵، دار الكتب العلمية بيروت) وعن حابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الكل داء دواء، فإذا أصيب دواء الداء لم يزل الله"، قال القاري رحمه الله تعالى رحمه الله: "له إشارة إلى استحباب الدواء، و هو منسوب إلى سلف و عامة الخلق، و حاصله أن رعاية الأمراض باليد و لا بالهي التمكن، (إرفاق المفاتيح، كتاب الطب و الفرج، الفصل الأول، ۸/۸۹، رقم الحديث: ۳۵۱۵، مطبعة)

غیر مسلم نہ ہوئے ہیں، اس لئے آپؐ تمام کاروں کی اصلاح کریں گے، فرقہ گانہ کی شکوائی میںیت سے وفاق جوئی و حق و عدلیت، برائی، اثر فیت کا ہے، وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔ غرض کہ آیت مذکورہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت پر صریح امر ہے کہ استہلال یا بائعہ نہ ہو۔ یہ جو جواب مذکور فرمائیں۔

الجواب حامداً و مصلياً :

شریعہ تقریریں ہی مقرر کی ہے تو مفسر ہیں ہے کہ وہ قرآن کریم و حدیث شریف کو بھی مانتے ہیں، اس لئے مجتہد و استنباط سے نکال لیا ہے تو اس کو چاہئے کہ قرآن کریم کی جو تفصیل و تفسیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور حضرت نبی اکرم کے افعال و افعال بنائے کی ہر روایات حدیث میں موجود ہے (۱) ان سب کے دوتے ہوئے پڑھ کر شرط و اجتہاد سے کام نہ لے، کیونکہ اس سب کے مقابلہ میں اجتہاد کی جہ نفع نہیں (۲)۔ یہ بات کوئی روایت میں ہے کہ سلب قوم میں ارادے کے لئے وقت نہیں سہا، الصلوٰۃ والسلام کی روح مجددی و فیضانی میں داخل تھی۔

۱: یعنی نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یسبہ زلہ آدم یوم القیامہ، و اول من یسبہ عند القبر، و اول شافع، و اول من یسبہ، الصبیح لصلو، ۲: ۲۴۵، کتاب الفتن، قدیمی کراچی:

قولہ "لا یسبہ" ولید آدم یوم القیامہ، اول لیروی رحمہ اللہ تعالیٰ: قال المروزی: السب: هو الذی یفوق غمرہ فی الخیر، واما قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "یوم القیامہ" مع انہ سبہ فی الدنیا و الاخرۃ، قال: "انکم تفتح المصباح" ۳: ۳۳۳، دار العلوم کراچی:

(درکنہ فی شرح مسلم للذہبی ص ۳۳۵، کتاب الفتن، قدیمی کراچی:

(وہیں ایضاً ۱۹۶، حصر زاد مکذوب دوسرے)

۴: امام ملا یحییٰ الاحمدیہ لہ فیہ الاحکام المعرفہ فی الدین بالضرورة! لہذا ہو لہ فی سنت مدلیں قطعی الثبوت، فقہی لدلائلہ، مثل و حوب اصلاح الحسن و الصیام و الزکاۃ و الحج، یہ لا یسبہ لہ احتیاج فیہا، اصول الفتنہ الاسلامیہ، المحدث لثالث مجال الاحتیاج

مہراج میں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہاں بیت المقدس میں تمام انبیاء کوئی زمیں نے چڑھائی (۱) کیا جیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چڑھائی اور حدیث میں ہے: "آدم من ذوی حب نہائی" (۲)۔

تیسرے باب کے پیچھے ہونے پر اٹھ کھڑا گیا تھا تو اس کا قرآن کریم میں جواب دیا گیا کہ جیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی باب سے پیچھا کیا گیا تھا تو وہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر ماں باپ کے پیچھے گئے (۳)۔ نیز جیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بشارت دی: "یوم یشرأبر سمونی بآئن من رعدی اسمعہ" احمد (۴) اور شی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "عترت نبی اکرم کے مزار قبہ و نقاشی معظمہ ہونے پر درخواست کی کہ اللہ مجھے ان کی امت میں بندے مقرر چوگھر روئی تھے اتنی کا درجہ نبی سے کم ہوتا ہے" اس لئے ان کو یہ وعظ از بخشا گیا کہ زندہ آسمان پر اٹھایا گیا اور زمانہ اخیر میں بطور مہمان آسمان سے ڈول ہوں گے کہ ان کی

(۱) قال الحافظ ابن کثیر: "عن أمس رضى الله تعالى عنه قال: "لما كان ليلة أسرى بر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إلى بيت المقدس، أتاه جبريل بذبابة فوق الحصار فوق البعل، حمله جبريل عليها حتى وضعها حيث يستهي طرفها، فلما بلغ بيت المقدس وبلغ المكان الذي يقال له: باب محمد صلى الله تعالى عليه وسلم، أتى إلى الحجر الذي له... ثم انصرف لثم اليه إلا يسيراً حتى اجتمع ناس كثير، ثم أذن مؤذن وأقربت الصلاة، قال: فقمنا صفواً ننظر من يؤمننا، فأخذ يدي جبريل عليه الصلاة والسلام، فقلعتني فصلبت بهم، فلما انصرفنا، قال: جبريل: يا محمد! تدرى من صلى خلفك؟ قال: "قلت: لا، قال: صلى خلفك كل لبي بعته الله عز وجل". وتفسير ابن كثير: ۳/ ۱۰۹، ۱۱۰، سورة الإسراء، مكنه دار الفحاء دمشق:

(۲) (مسند الإمام أحمد - ۳/ ۶۳، رقم الحديث: ۲۵۳۲، دار إحياء التراث العربی بیروت)
(۳) قال الشيخ محمد أنور شاه الشكشيري رحمه الله تعالى: "وإن قالوا: خلق عيسى عليه الصلاة والسلام من غير ذكركم، فقد خلق آدم من تراب تلك القدرة من غير أنثى ولا ذكر، فكان كما كان عيسى لحناً ودماء شعراً وبشراً، فليس خلق عيسى من غير ذكر باعيب من هذا". وعقيدة الإسلام: ۱۳۶، إدارة القرآن کراچی)

واللہ تعالیٰ جہن مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب، ثم قال لہ کن فیکنی کہ: آل عمران: ۵۹،
(۴) سورة الصف: ۲۴

تبع کا لفظ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ فقہ نہیں اور قرآن کریم میں اعلیٰ درجہ سے فصیح الفاظ آئے ہیں، غیر فصیح نہیں آئے (۱)۔ نیز لفظ نزل اسم جنس ہے، نہیں کثیر سب کے لئے مستعمل ہوتا ہے (۲) اور لغزش کا قول ہے کہ لفظ ارض خود جمع ہے جس کا واحد نہیں آتا ہے، مکن فی منہی الارب (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔

”سأرض هلافة“ وفي تفسير محمد بن علي ثنوكاني المسمى ”فتح القدير“ والله الذي خلق سبع سموات ومن الأرض مثلها: أي وخلق من الأرض مثلها بمعنى سماء، وقد اختلف في كيفية طبقات الأرض، قال القرطبي في تفسيره: اختلف فيهن على قولين أحدهما وهو لجمهور عبي سبع أرضين طافاً، بعضهم يرق بعض، بين كل أرض مسافة كما بين السماء والأرض، وفي كل أرض سكان خلق الله اهـ“، وجموعه مسائل اللكنوت، زجر الناس على إنكار أمر ابن عباس، الدب الأول فيمن تكلم مني الآخر: ۳۹۷/۱، ۳۹۸/۱

أحكام القرآن للقرطبي ۱/۱۵۱، ۱/۱۵۲، سورة الطلاق، ۱۴، دار الكتب العلمية بيروت
 ۱، وقال الإمام الحرم الدين - وجه الإعجاز: فصاحة و غزابة الأسلوب والسلامة من جميع العيوب
 و مثال ابن عطية: الصحيح والذي عنده الجمهور والمخالف في وجه إعجازه أنه بتقنية و صحة معانيه وشواحي فصاحة ألفاظه، وذلك أن الله أحاط بكل شيء علماً. وقال حازم في مناج
 اللغاة: وجه الإعجاز في القرآن من حيث استمرت الفصاحة والبلاغة فيه من جميع أنحاءها في جميع اسماءه وألا يوجد له فترة اهـ، وإلحاق في علوم القرآن، المروع والواع والسون في إعجاز القرآن ۲/۲۳۴، ۲/۲۳۵، دار خزانة القرآن

و كذا في مساهل العرفان في علوم القرآن، معاني: إعجاز القرآن و بلاغة النبي ﷺ ۱۰/۲۸۹، ۲۱۰، دار إحياء التراث العربي

۴، ”الارض“ اسم جنس، قاله الجوهري: ”ذبح العروس“، مادته: ”أرض“ ۱۸۰، ۲۴۳، دار إحياء التراث العربي بيروت

(ولسان العرب: ۱۰/۷، نشر أدب الحوزة)

(۳) ”أرض“ مالفصح زمين و مؤنث است، واسم جنس یا جمع بدون واحد، ومنتهی الأرب: ۲۲۱، مادة: ”أرض“ مطبع املاسی لاہور،

کیے مغفرت فتح سے مراد وہ ہے، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تشبیہ کسی چیز میں ہے؟

سوال [۱۰۹]: سورہ فصحا میں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (۱) کے ساتھ کیا پایہ ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مغفرت ال فتح کی وجہ سے ہوئی؟ اور سورہ مزل میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (۲) میں اس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ کی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس ربط کو امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مناجات الغیب: ۲۸۲ میں یہ طریق بیان کیا ہے: "اولیٰ" بن السطح بہ جعلہ سبباً لتعزفہ و جہادہ بن ہو سبب لاجتماع الأمور المدکورہ، و ہی الصفرة و إسماء النعمة و الهدایة و نصرة کائنہ تعالیٰ قل: لیغفر لک اللہ و یتیم نعمت و یهبطک و یتعزک، و لا شکت فی الاجتماع لم یشت إلا بالفتح، انور النعمة بہ نعمت، و النصرة بعدہ قد نعمت الیخ" (۳)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت اور فرعون کی تکذیب پھر اس کے بلاک کا قصہ اہل علم کے نزدیک مشہور و مستقر تھا، اسی چار فرمایا کہ اسی طرح رسولی برحق کی تمنا دہی طرف بھیجا جا رہا ہے، اگر تم تکذیب کرو گے تو عذاب کے منتظر ہو۔ حکذا فی حاشیۃ الخلائین (۴)۔ فقط واللہ اعلم تعالیٰ اعلم۔

حررہ الہدیٰ محمودیہ۔

عز و حل، و کلیل فعل بمعنی مفعول ای موقوف الیہ، و المراد من إتخاذہ سبحانه و کلیلان یختصم علیہ صحابہ، و یقرض کل امر الیہ عز و حل "لروح المعانی" ۲: ۱۰۲ + ۱۰۳، ۱: ۱۰۲ + ۱۰۳، دراجیۃ التراث العربی، و کذا فی تفسیر امر کثیر و حمد اللہ تعالیٰ: ۵۶۳/۵۵۵، دار السلام، ریاضی،

[۱]: رہا، ۴: ۴۶، اہت: ۲۰۔

[۲]: یاز، ۴: ۴۶، آیہ: ۲۵۔

[۳]: معالجب الغیب، مجموعہ بالتفسیر الکبیر، (سورۃ الفتح، ۳: ۸۸، ۸۹)۔

[۴]: "قولہ: "کما أرسلنا الیٰہی لہم نوری و فرعون بالذکر، لأن قصتهما مشہورہ عند اہل مکنا" (حاشیۃ الخلائین، ص ۸۹، "مطووعہ قدیمی،

و کذا فی تفسیر امر کثیر: ۵۶۳/۵۵۵، دار السلام، ریاضی،

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ احْمِسْ حَبِيْرًا وَاَوْعِظْ شَكُوْرًا وَاَحْمَسْ فِی عَمْرِؤُوعَدُوِّی الْاَعْدَی -
 تحمیر کرنا کہ اے اللہ تعالیٰ! میری طرف سے اور میری دشمنی کے خلاف۔

میر نے واقعی فرقان مجید ہے اس آیت مقدسہ کا مطلب مفہوم میں سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غارِ شریعین کے اہل حق اور ظالموں کی شہادت کو برقی کرنے کے لئے دراپنے مرسلین کی عظمت و دست کی شہادت کے طور پر فرماتے ہیں کہ وہ یہ نبی اکبر الٰہی تھماوے رب کی باتیں تمہیں سناتے ہیں، میں میں ذرا دیر میرے پیغمبر نہیں کرتے، خداوندی جن دشمنان کی دشمنی کرتے، اس لئے قرآن کی ہر بات کو فی سمعہ و بصرہ کہہ کر یہ خبر دے رب ہی کی طرف سے ہے وہاں اس لئے کہ وہ راغب ال ہے۔

ہمارے خیال ہے کہ اس نئے لفظ "شُرط" کا مطلب ہے امر ایسا کرنے کا جو ہمیں اُن کرتے، مگر نہ ہی نے ایسا کیا اور نہ کر سکتے ہیں، اس لئے کہ ہمارے قریب ہی کا وہ مکتبہ ہے جس کو ہم جانتے ہیں اور اس لفظ "شُرط" "امر" نے ہمارے نفس ذلیل کے تحت اس آیت کی پوری ہونے دہ کے لئے ہمارا مشرّع و مفسر فی الواقعہ کیا کر دیا ہے کیونکہ شرع کے لئے ہمارے شرع کا مقام بھی بدن جا رہا ہے، جیسے جرمِ صلیبیت ہو تو نہ تو اس کا جواب ہے اور نہ اس کا نتیجہ ہے نہ یہ مفسر جیسے علیؑ کا کہ اس خطبہ میں صحابہؓ کا کائناتِ علوم و جدولِ نبیؐ میں ان کے اقریب کے عظیم ہند میں نبیؐ کی طرف سے اس کی بارگاہِ امانت اٹھانے پر ہمارے ہر شخص، ہمارے ہر اخبار و ہر قسم کے علوم و جدول نہیں فرمایا کہ یہ لفظ نہ ان کی اور مصلحتِ انہوں کی تھی ہے کہ اس کی مادی و روحانی نے بھی، اخبار و جامِ دنیا کی جس بارگاہِ امانت کو زمین و آسمان نہ اٹھائے اس کا ان کو کھڑے اٹھانے والے اٹھانے۔

[illegible]

١٨٠٠
 ١٨٠١
 ١٨٠٢
 ١٨٠٣
 ١٨٠٤
 ١٨٠٥
 ١٨٠٦
 ١٨٠٧
 ١٨٠٨
 ١٨٠٩
 ١٨١٠
 ١٨١١
 ١٨١٢
 ١٨١٣
 ١٨١٤
 ١٨١٥
 ١٨١٦
 ١٨١٧
 ١٨١٨
 ١٨١٩
 ١٨٢٠
 ١٨٢١
 ١٨٢٢
 ١٨٢٣
 ١٨٢٤
 ١٨٢٥
 ١٨٢٦
 ١٨٢٧
 ١٨٢٨
 ١٨٢٩
 ١٨٣٠
 ١٨٣١
 ١٨٣٢
 ١٨٣٣
 ١٨٣٤
 ١٨٣٥
 ١٨٣٦
 ١٨٣٧
 ١٨٣٨
 ١٨٣٩
 ١٨٤٠
 ١٨٤١
 ١٨٤٢
 ١٨٤٣
 ١٨٤٤
 ١٨٤٥
 ١٨٤٦
 ١٨٤٧
 ١٨٤٨
 ١٨٤٩
 ١٨٥٠
 ١٨٥١
 ١٨٥٢
 ١٨٥٣
 ١٨٥٤
 ١٨٥٥
 ١٨٥٦
 ١٨٥٧
 ١٨٥٨
 ١٨٥٩
 ١٨٦٠
 ١٨٦١
 ١٨٦٢
 ١٨٦٣
 ١٨٦٤
 ١٨٦٥
 ١٨٦٦
 ١٨٦٧
 ١٨٦٨
 ١٨٦٩
 ١٨٧٠
 ١٨٧١
 ١٨٧٢
 ١٨٧٣
 ١٨٧٤
 ١٨٧٥
 ١٨٧٦
 ١٨٧٧
 ١٨٧٨
 ١٨٧٩
 ١٨٨٠
 ١٨٨١
 ١٨٨٢
 ١٨٨٣
 ١٨٨٤
 ١٨٨٥
 ١٨٨٦
 ١٨٨٧
 ١٨٨٨
 ١٨٨٩
 ١٨٩٠
 ١٨٩١
 ١٨٩٢
 ١٨٩٣
 ١٨٩٤
 ١٨٩٥
 ١٨٩٦
 ١٨٩٧
 ١٨٩٨
 ١٨٩٩
 ١٩٠٠
 ١٩٠١
 ١٩٠٢
 ١٩٠٣
 ١٩٠٤
 ١٩٠٥
 ١٩٠٦
 ١٩٠٧
 ١٩٠٨
 ١٩٠٩
 ١٩١٠
 ١٩١١
 ١٩١٢
 ١٩١٣
 ١٩١٤
 ١٩١٥
 ١٩١٦
 ١٩١٧
 ١٩١٨
 ١٩١٩
 ١٩٢٠
 ١٩٢١
 ١٩٢٢
 ١٩٢٣
 ١٩٢٤
 ١٩٢٥
 ١٩٢٦
 ١٩٢٧
 ١٩٢٨
 ١٩٢٩
 ١٩٣٠
 ١٩٣١
 ١٩٣٢
 ١٩٣٣
 ١٩٣٤
 ١٩٣٥
 ١٩٣٦
 ١٩٣٧
 ١٩٣٨
 ١٩٣٩
 ١٩٤٠
 ١٩٤١
 ١٩٤٢
 ١٩٤٣
 ١٩٤٤
 ١٩٤٥
 ١٩٤٦
 ١٩٤٧
 ١٩٤٨
 ١٩٤٩
 ١٩٥٠
 ١٩٥١
 ١٩٥٢
 ١٩٥٣
 ١٩٥٤
 ١٩٥٥
 ١٩٥٦
 ١٩٥٧
 ١٩٥٨
 ١٩٥٩
 ١٩٦٠
 ١٩٦١
 ١٩٦٢
 ١٩٦٣
 ١٩٦٤
 ١٩٦٥
 ١٩٦٦
 ١٩٦٧
 ١٩٦٨
 ١٩٦٩
 ١٩٧٠
 ١٩٧١
 ١٩٧٢
 ١٩٧٣
 ١٩٧٤
 ١٩٧٥
 ١٩٧٦
 ١٩٧٧
 ١٩٧٨
 ١٩٧٩
 ١٩٨٠
 ١٩٨١
 ١٩٨٢
 ١٩٨٣
 ١٩٨٤
 ١٩٨٥
 ١٩٨٦
 ١٩٨٧
 ١٩٨٨
 ١٩٨٩
 ١٩٩٠
 ١٩٩١
 ١٩٩٢
 ١٩٩٣
 ١٩٩٤
 ١٩٩٥
 ١٩٩٦
 ١٩٩٧
 ١٩٩٨
 ١٩٩٩
 ٢٠٠٠
 ٢٠٠١
 ٢٠٠٢
 ٢٠٠٣
 ٢٠٠٤
 ٢٠٠٥
 ٢٠٠٦
 ٢٠٠٧
 ٢٠٠٨
 ٢٠٠٩
 ٢٠١٠
 ٢٠١١
 ٢٠١٢
 ٢٠١٣
 ٢٠١٤
 ٢٠١٥
 ٢٠١٦
 ٢٠١٧
 ٢٠١٨
 ٢٠١٩
 ٢٠٢٠
 ٢٠٢١
 ٢٠٢٢
 ٢٠٢٣
 ٢٠٢٤
 ٢٠٢٥
 ٢٠٢٦
 ٢٠٢٧
 ٢٠٢٨
 ٢٠٢٩
 ٢٠٣٠
 ٢٠٣١
 ٢٠٣٢
 ٢٠٣٣
 ٢٠٣٤
 ٢٠٣٥
 ٢٠٣٦
 ٢٠٣٧
 ٢٠٣٨
 ٢٠٣٩
 ٢٠٤٠
 ٢٠٤١
 ٢٠٤٢
 ٢٠٤٣
 ٢٠٤٤
 ٢٠٤٥
 ٢٠٤٦
 ٢٠٤٧
 ٢٠٤٨
 ٢٠٤٩
 ٢٠٥٠
 ٢٠٥١
 ٢٠٥٢
 ٢٠٥٣
 ٢٠٥٤
 ٢٠٥٥
 ٢٠٥٦
 ٢٠٥٧
 ٢٠٥٨
 ٢٠٥٩
 ٢٠٦٠
 ٢٠٦١
 ٢٠٦٢
 ٢٠٦٣
 ٢٠٦٤
 ٢٠٦٥
 ٢٠٦٦
 ٢٠٦٧
 ٢٠٦٨
 ٢٠٦٩
 ٢٠٧٠
 ٢٠٧١
 ٢٠٧٢
 ٢٠٧٣
 ٢٠٧٤
 ٢٠٧٥
 ٢٠٧٦
 ٢٠٧٧
 ٢٠٧٨
 ٢٠٧٩
 ٢٠٨٠
 ٢٠٨١
 ٢٠٨٢
 ٢٠٨٣
 ٢٠٨٤
 ٢٠٨٥
 ٢٠٨٦
 ٢٠٨٧
 ٢٠٨٨
 ٢٠٨٩
 ٢٠٩٠
 ٢٠٩١
 ٢٠٩٢
 ٢٠٩٣
 ٢٠٩٤
 ٢٠٩٥
 ٢٠٩٦
 ٢٠٩٧
 ٢٠٩٨
 ٢٠٩٩
 ٢١٠٠
 ٢١٠١
 ٢١٠٢
 ٢١٠٣
 ٢١٠٤
 ٢١٠٥
 ٢١٠٦
 ٢١٠٧
 ٢١٠٨
 ٢١٠٩
 ٢١١٠
 ٢١١١
 ٢١١٢
 ٢١١٣
 ٢١١٤

قرآن کریم میں تحریف کی علامات اور دلائل

سوال [۱۱۰۲]۔ عام طور سے مسلمان ہائیکے عقیدہ ہے کہ قرآن میں کوئی تحریف واقع نہیں ہے مگر بعض

میں وہ اسباب بیان کرتے ہیں جس سے شروع زمانہ میں قرآن میں تحریف واقع ہونے کی طرف اشارہ دیتا ہے

۱۔ بحمد اللہ الرحمن الرحیم جو سورہ بقرہ کی تیسویں آیت کا جز اور وہی ہے قرآن کی ترتیب دینے میں

برسورہ (۱۰۷ سورہ قہان) شروع میں اضافہ فرمایا گیا ہے تاکہ قرآن مجید خدا کا نام لے کر شروع کیا

جائے۔ ورنہ وہ بھی ہے نہ کسی سورت کی آیت ہے اور نہ قرآن و نماز میں اس کا پختہ واجب ہے۔

۲۔ ”سبط“ (۲۰۱۱۵)، ”حفظہ“ (۶۹-۷۰)، ”الحب المصطبر“ (۳۶-۳۷)، (۶۱)

”المصطبر“ (۲۲-۸۸) ان الفاظ صحیح اما ”س“ سے آتا چاہئے اور قرآن نماز میں ”س“ ہی کا تلفظ صحیح ہے،

تحریر کا جان اسی نے ان کو ”س“ سے لکھا۔

۳۔ قرآن کے ۲۵۰ مقامات جن میں الف کا پڑھنا ضروری ہے، اگلے صفحہ میں نقش میں ملاحظہ

فرمائیے:

سورہ	ملاکہ	نسخہ	نسخہ	نسخہ
۲-۱۹۲	۵-۱۰۲	۸-۲۲	۲۹-۳۸	۲۹-۰
افان مانت	لا او صبرا	لکنا حوالہ	کیو ہو اھی	نسخہ
۳-۱۲۳	۹-۲۷	۸-۳۹	۳-۳۹	۵۳-۵۱
لا الی اللہ	ان نسخہ	افان مانت	لا الی الحب	لا اہم
۳-۱۵۸	۱۱-۶۸	۲۱-۳۶	۳۷-۶۶	۵۶-۱۳
ان نسخہ	اکم لکوا	نسخہ	نیلو	نسخہ
۵-۲۹	۳-۳	۲۵-۳۹	۲۷-۳	۷۱-۳
من مانی	نسخہ	لا اہم	نیلو	نسخہ
۶-۳۶	۲۸-۱۶	۲۲-۲۱	۳۷-۳۱	۷۹-۱۵

ان مقامات میں تاہن وہی نے الف کو بے ضرورت زیادہ لکھ کر دیکھ میں تحریف واقع ہونے کا

موقع پایا۔

۱۱۔ قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال کر چکے، ان کی وفات کے بارے میں جو آیات صاف صاف دلائل کرتی ہیں وہ یہ ہیں:

(۳۰-۵۵) (۵-۱۳) (۷-۱) اور (۱۹-۳۳) اور جو آیات ان کی وفات کے بارے میں سنائی دیتے ہیں ان میں (۳-۶۹) اور (۵-۷۵) اور (۱۵-۲۱)۔ بال عیسیٰ پر ان کی موت کی قطعی تائید میں موجود ہے (۹-۵۶) جس میں اس کے یہ معنی نہیں کہ ان پر سرے سے طبعی موت واقع نہیں ہوئی، اور یہی آیات کے تحت ان پر عقیقت موت لاحق ہوتی ہے، اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام انتقال کر چکے۔

حیثیت (۱۱-۵) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی مرتبہ نبوت پر ظاہر کرنا مراد ہے نہ کہ زعم و گمان پر مبنی یا عقیدہ یا فہم سے مراد ان کی عمرانی ہونا جس طرح حضور علیہ السلام مایہ اہم انھوں نے مجھے معجزات میں بیان قرآن اور حدیث میں جو وہ اپنے کمال و طور پر نقل انبیاء اور ائمہ اور علماء طبعی موت کے بعد بھی اس کے نہیں زندہ و حیات میں جس طرح اس حیثیت کا ہم صرف نہ آؤں (۱۵۹-۲)۔

ہر ان کی حیثیت اپنی حقیقی موت کے بعد اس عالم میں توانائی اور جاتا ہے مگر اس عالم میں زندہ و رہتا ہے، اگر انبیاء کریم اور مشرک کے تمام اس عالم اور اس عالم و دوزخ میں زندہ رہتے ہیں تو ان دونوں عالم میں انبیاء کی ان حیثیات کا شکر جو ان کی پیروائوں سے لے کر اب تک ہر دن ان کی موت کے زندہ ہیں۔ اس میں حیات کا قائل ہوں کہ وہ یہ وہ زندہ رہتے، طبعی موت واقع ہوئی، اس کے بعد بھی انبیاء و ائمہ و علماء میں زندہ رہیں جیسے کل انبیاء و ائمہ و مشرک اگر ان زندہ ہیں، جس عقیدہ سے متعلق فرمائیں۔

۱۲۔ قرآن و حقیقی ہونا دو ایسی باتیں ہیں کہ ان کے حقائق پر ہر جہاں ان کی الٹی اور یا میں آکر دیکھنے کے لیے دیکھتے ہیں (۱۳-۹۲) (۹۰-۹۱) (۱۰۰-۹۹)۔ چنانچہ وہ حقیقی وقت پر ایمان (اگر تنبیہ اور) ہے اس مسئلہ ان کی جس میں ان کے حقائق کے ساتھ اب تک محظوظ رہے اور وہی ایک (mummy) اس کے ساتھ ان کے حقائق کی الٹی اور یا اس کے لیے کیا ہے؟

۱۳۔ ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے (۱۹-۹۰) اور (۱۹-۱۰)۔ ان آیات کے تحت قرآن کریم بھی رسول کا نام ہے؟

۱۴۔ ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے (۱۰-۱۰)۔ یہ ان کے قرآن و رسول خدا علیہ السلام و علم

۳۔ "الخضاني لا يباينسان، حصه ثعرب في وخط القرآن - خط قرآن نور ودرست عام خط پر قیاس کرتا درست نہیں، یہ تو قیاس ہے (۱) اور اس کو تحریف بہت ملتا ہے۔

= الفن فی سب قواعد، وھی الحذف، والزیادة، والیمز، والبذل، والفصل، والوصل، و حافیہ قراء ثان فقریہ علی إحداهما۔ قاعدة الحذف: حلاصتها ان الألف تحذف من باء البدء نحو: بابئة الناس و تحذف الواو، إذا وقعت مع واو أخرى فی نحو (لا یستونوا) قاعدة الزیادة قاعدة ما لیه قراء ثان، حلاصتها أن الكلمة إذا قرئت علی وجهین، تكتب برسم أحدهما، كما رسمت الكلمات الآتية بلا ألف فی المصحف و هی: (ما لک یوم الدین) الخ القاعدة الأولى: الدلالة فی القراءات المتعددة فی الكلمة والناحية بقدر الإمكان، و ذلك ان قاعدة الرسم نو حط فیہ ان الكلمة إذا کان فیہا قراء ثان أو اکثر کنت بصورة تعین قرائن القراءتین أو اکثر، فإن کان الحرف أو احد لا یحتمل ذلكہ بأن کانت مہورة الحرف تختلف باختلاف القراءات جاء الرسم عنی الحرف الذی هو خلاف الأصل، و ذلك لیعلم حوازی القراء فیہ وبالحرف الذی هو الأصل و إذا لم یکن فی کتمة إلا قراءاة واحدہ بحرف الأصل رسمت بہ الخ، (سماهل العرفان فی علوم القرآن: ۳۶۱، ۳۶۲، دار احیاء التراث العربی)

(وقال القسینی فی شعبہ الإیمان من ینکب مصحفاً فینسی أن یحافظ علی إحياء المدی کتباتہ هذا المصحف ولا یحافظ فیہ، ولا یخیر ما کتبه فیما لانیہم کانوا اکثر علماً وأدق قلباً ولساناً وعظماً امانۃ من لا یسی أن یظن بانفساً استدلاً علیہم، الإنشائ فی علوم القرآن، النوع السادس والسبعون فی مرسوم الحظ: ۳۶۸، ۳۶۹، مشهورات ذوی القربی)

(وکذا فی سماهل العرفان: ۳۶۱، ۳۶۲، دار احیاء التراث العربی)

(۱) "هل رسم المصحف یوقفی" الرأی الأول: أنه یوقفی لا یحوز محققہ، و ذلك مذهب الجمهور، واستدلوا بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لہ کتف ینکون الوحی، وقد کتبا القرآن فعلاً بعد الرسم، وأفرمہ الرسول علی کتابتہم الخ، (سماهل العرفان فی علوم القرآن: ۳۶۰، ۳۶۱، دار احیاء التراث العربی) "إن لخط یوقفی لقوله تعالی: وعلمہ بالقلم، علمہ الإنسان ما لیه یعلم، وموردة متعلق: ۳۶۰، ۳۶۱، والقلم وما یسطرون) وموردة القلب: ۳۶۰، ۳۶۱، وإن هذه الحروف داخلة فی الأسماء الی علیہم آتہ الخ، (الإنشائ فی علوم القرآن، النوع السادس والسبعون: ۳۶۸، ۳۶۹، ذوی القربی)

وفی سماهل العرفان "إنہ یوقفی، لا یحوز مخالفہ، و ذلك مذهب الجمهور، (مبحث هل رسم المصحف یوقفی: ۳۶۰، ۳۶۱، دار احیاء التراث العربی)

- ۱۰۔ قول رائے گنجی ہے: ”دوسرے اقوال بھی ہیں جو کہ تفسیر پیشہ وی میں مذکور ہیں (۱)۔“
- ۱۱۔ ”صحیح عقیدہ یہ ہے کہ حضرت یحییٰؑ یہ اسلام کو زندہ آمان پر اٹھایا تھا ہے، اور پھر اس دنیا میں تشریف لائیں تے اور کافی مدت قیام کریں گے۔ اس کے بعد ان پر صومعہ جاری ہوئی ”عقیدۃ الاسلام فی حیاتہ“ یعنی علیہ السلام (۲) میں اس پر تہائیت قوی دلائل کا ذکر کئے گئے ہیں۔“
- ۱۲۔ ”امت کو دیکھ کر یہ خیال ہے معتبر نہیں، قرآن پاک اور حدیث شریف اور فقہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ اگر مومن قادیان بھی معجز نہیں ہے۔ اس کی باتیں کو یا پر کمال کر لیں گے، دیکھیں اس اسطرح کہ دنیا دیکھے کہ یہی ہے جو خدا کی جگہ پر آگیا۔ اس کا حتمیہ ہے اس اور بے شمس و قرص پر ہوا ہے۔ اور آج بھی وہ ہرگز خدو و عیوہ ہے۔“
- ”اس کی ذلی شمس“ قسم کا روحانی ذکر ہے (۲)۔

(۱) تفسیر البصائر - ج ۲، ص ۵۰۰۔ حشر محمد کتب حجاز،

”اللہ علیہ السلام علیٰ اہل بیتہ علیہ السلام، کہ: ”تعالیٰ، بقاں، اِنَّہُ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ: لَاہُ بَرْصَفٍ بِجَمِیعِ الصِّفَاتِ (وَلَقَدْ اخْتَارَ اِسْمَہُ عَلٰی اَسْمَ عَلٰی مِثْلِ الْاَلِفِ، قَالَ: وَهُوَ یُحْیِی الْخَلِیْلَ وَ سَبَّوْہُ وَ اَکْثَرَ الْاَفْصَاحِ

”الفہم“ لہ: ”تفسیر ابن کثیر“ ۱: ۲۰۰، ۲۰۱۔ سبیل الہدٰی، لاہور،

(۲) ”عقیدۃ الاسلامہ للشیخ ابو النعمان شمس“ ص ۳۵، ۳۶۔ ”مجموعۃ رسائل النعمانی“، المجلد الاول، (دار الفکر آں،

و کذا فی التفسیر العظیمی: ۲: ۵۷۰، حافظ کتب خانہ،

”والنسخ فی الحجر للحافظ ابن حجر“، ج ۱: ۳۱۹، دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور،

”إِلٰی مَتَابِعِکُمْ وَ اَکْثَرُکُمْ“، فَقَالَ: قِيَادَةُ وَعِزَّةٌ هَذِهِ مِنَ الْمَقْدَمِ وَالْمَوْجُودِ، فَقَدِيرٌ: ”تَنِي رَافِعُکَ اِلٰی وَ مَتَابِعِکَ بَعْدَ ذٰلِكَ“ وَقَالَ الْاَكْبَرُونَ لِمَا رَدَّ مَا لَوْلَا هٰذَا هِيَ الْمَوَدَّةُ، ”تفسير ابن کثیر“ ۲: ۲۶۶، سبیل الہدٰی،

(۳) ”وترکب الامواج فوقی لموعون، وعظمتہ سکر ان الموت، فقال: وَهُوَ کَذَلِکَ“، ”أَمْسَتْ اِنَّہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ اَسْمَتْ بِہُ بَنَیْ اِسْرَآئِیْلَ، وَ اَنَّهُ مِنْ الْمُسْلِمِیْنَ، قَامَنْ حَرِیْتُ لَا یَعْبُدُ الْاِیْمَانَ“، ”لَنْکُونْ لَہُ خَلِیْفَکَ اَبَا“، ”اِنِّیْ لَنْکُونْ لِبَنَیْ اِسْرَآئِیْلَ دَلِیْلًا عَنِ مَوْتِکَ وَ هَلَاکِکَ، وَ اِنَّ اَفْہَ اَمْرٍ اَلَدِیْ دَامَیْہِ کُلِّ اَبَا یَہُودَ، وَ اَنَّهُ لَا یَقُومُ بِقَسْمَہُ شَیْءٌ“، ”تفسیر ابن کثیر“ ۲: ۵۶۶، ۵۶۷، دار السلام، ریاض،

۱۳۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کی کتاب ہے، اس نے نازل فرمائی ہے، مفسر کر مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو لوگوں کو بتایا، سمجھایا اور اس پر عمل کیا۔ قرآن پاک مہمان کی جگہ تھرتا ہے، اپنی طرف سے یا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا (۱)۔ ایسا کرتے تو سخت ٹرنت میں آجاتے یہ بھی صراحت مذکور ہے (۲)۔

۱۴۔ روزِ جزا میں شفاعت قرآن پاک (۳) اور حدیث مسند: ۱۰۱۲ ہے (۴)۔

۱۵۔ آپ نے اس کا حدیث بتو کہاں۔ سے معلوم کیو ہے؟ یہ حدیث نہیں ہے۔

تفسیر: قرآن پاک کا بغیر استاذائے علم، ماہر کے ازخ و مٹا لو کرنے اور ترجمہ کیجئے سے نیز بغیر کسی

(۱) "و ما یستطیع عن الہوی، ائی ما یقول قولاً عن الہوی و عن رزقہ الا وحی یوحی" ائی ما یقول ما یرہ یبلغہ ائی الذی کلاماً یقولوا من غیر زیادة و لا نقصان" تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۱۳، دار السلام، ریاض) (۲) کدائی مسند احمد: ۱/۱۲۲، دار حیات التراث العربی (۳) قرآن رسول کریم یعنی ان هذا القرآن منہج و رسول کریم ائی ملک شریف حسن لحق بھی نظر، و هو جبریل علیہ الصلاۃ والسلام، کدائی مسند الإمام احمد: (تفسیر ابن کثیر: ۲/۶۱، دار السلام، ریاض)

(۴) قال اللہ تعالیٰ: "و یرسل نفوذاً علینا بعض الاقوال یا: ائی جمعہ، جلی اللہ علیہ وسلم لو کان کما یرسمون مغتریاً علینا، عزاء فی الرسالۃ او نقض فیہا، او قال شیئاً من عدہ فنبہ الینا و کس كذلك لعاجماء بالعبقریۃ، لہذا قال اللہ تعالیٰ: "یا ایتنا ما مالیس فی قیل: معاد لا متقب منہ بالہیں: لانہا اخذ فی الطیر"۔ تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۳۷، دار السلام

(۵) قال اللہ تعالیٰ: "و یرسل نفوذاً علینا بعض الاقوال یا: ائی جمعہ، جلی اللہ علیہ وسلم لو کان کما یرسمون مغتریاً علینا، عزاء فی الرسالۃ او نقض فیہا، او قال شیئاً من عدہ فنبہ الینا و کس كذلك لعاجماء بالعبقریۃ، لہذا قال اللہ تعالیٰ: "یا ایتنا ما مالیس فی قیل: معاد لا متقب منہ بالہیں: لانہا اخذ فی الطیر"۔ تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۳۷، دار السلام

وقال اللہ تعالیٰ: "و یرسل نفوذاً علینا بعض الاقوال یا: ائی جمعہ، جلی اللہ علیہ وسلم لو کان کما یرسمون مغتریاً علینا، عزاء فی الرسالۃ او نقض فیہا، او قال شیئاً من عدہ فنبہ الینا و کس كذلك لعاجماء بالعبقریۃ، لہذا قال اللہ تعالیٰ: "یا ایتنا ما مالیس فی قیل: معاد لا متقب منہ بالہیں: لانہا اخذ فی الطیر"۔ تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۳۷، دار السلام

(۶) "عن انس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "تفاعلی لاهل الکفر من امنی"۔ ائی: تفاعلی انھی تفاعلی الہا لکس مخصوصۃ بآہل الکفر، و قد حذت الآثار القدیۃ، بلغت مجموعۃ التوافر لشفۃ الشفۃ علی الآخرۃ، و اجمع السلف الصالحون و من بعدهم من اهل السنۃ و الجماعۃ: برفقہ احتیاج شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۵۹۳/۱، (ترجمہ)

مواہر میں ہر رات چالیس گئے ہیں یا پھر ان کی تائید کے لئے کہا جاتا ہے کہ ان قسم کے ٹیپے چار ہوتے ہیں، اس لئے اس سے چار ہی امتیازی فی حدیث کے درمیان کے تعلق کی وجہ سے کہہ دیا گیا ہے۔ یہ حدیثیں صحیح روایت کے ہیں۔

۱۰۹۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۱۔

۱۰۹۲۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

تفسیر قرآن کی بنیائی ملاحضات

۱۰۹۳۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۴۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۵۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۶۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۷۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۸۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۰۹۹۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

لحوائہ حدیث و معنی:

قرآن کی کہانیاں، مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۱۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۲۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۳۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۴۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۵۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۶۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۷۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۸۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۰۹۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

۱۱۱۱۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۲۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۳۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۴۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۵۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۶۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۷۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۸۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۱۹۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

۱۱۲۱۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۲۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۳۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۴۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۵۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۶۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۷۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۸۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۲۹۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

۱۱۳۱۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۲۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۳۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۴۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۵۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۶۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۷۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۸۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۳۹۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

۱۱۴۱۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۲۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۳۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۴۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۵۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۶۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۷۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۸۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۴۹۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔ ۱۱۵۰۔ مہینہ بنی قریظہ، المصنف، ج ۱، ص ۱۹۰۔

شرح ہامی پڑھنے والے کا تفسیر بیان کرنا

۱۱۱۵: کوئی طالب علم شروع نہ کرے کہ اللہ کا کتب وغیرہ پڑھتا ہے تو یہ ان کے لئے یہ جائز ہے کہ قرآن مجید تلاوت کرتے وقت قرآن کا ترجمہ سرا خود سمجھتا ہے درودوں کو سمجھتا ہے، تاکر پراسرار ہوتا ہے تو یہ تقدیر پر حرام ہے یا مکروہ؟

مولوی ولی اللہ امداد کانی فرماتے ہیں یہ سب جائز ہے اور وہ فرماتے ہیں اگر قرآن مجید کے معنی سمجھتا ہوتا ہے تو یہ خوب میں نہ مروج نہ ہوگا۔ کیونکہ تفسیر پڑھنے کی غرض قرآن کے معنی سمجھنا ہے، جب اس شخص کو تفہیم حاصل ہو گئی تو تفسیر پڑھنا حاشا ہی التفسیر۔ کیا آپ کو معلوم نہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کوئی تفسیر پڑھتے ہوئے تھے اور حضرات کیا قرآن کا ترجمہ کر کے پہنچا دین نہیں فرماتے تھے۔

عبداللطیف اس امر کو مانا کہ سمجھتا ہے اور کہتا ہے ہزار بیضا فصیح کیوں نہ ہو جب تک تفسیر نہیں پڑھی ہو یہ امر بھی چڑھ نہیں سکتا، یہ طالب علم معنی سمجھتا ہے تسلیم کرتا ہوں، لیکن عین غائب ہے کہ غلط سمجھ ہو، اس لئے قرآن شریف میں اکثر جگہ جواز پر عمل کر لیا ہے، بجز ہر اسے، اخباری معنی مراد نہیں۔
بتائے کہ صاحب علم کو یہ خبر کہاں معنی مجازی پر محمول ہے کہ اس معنی حقیقی پر اور قرآن شریف اس کی سبب بدعت، الفحاشی سے پر ہے، اذ قتب بشریہ سے خار بنی ہے۔

الجواب حامداً ومصلحاً

تقریبی معنی، مصرنی، سید، لغوی ترکیب ایچ معاد، ت کے مطابق بیان کرنا، چڑھنے، نہیں مراد لغوی و لغوی کو بیان کرنا حرام ہے، کیونکہ ان کا ہر بہت سے غلوں پر ہے۔ شرح جائی اور کنز پڑھنے والے حدیث ان غلوں سے واقف نہیں ہوتے۔ تفسیر: کنز ۲: ۱۸۰ پر ان غلوں کو ذکر کیا ہے (۱)۔ اپنی رائے سے قرآن شریف کی تفسیر کرنے

۱۱۱۶: ومنہم من قال: سجدوا لتسمیرة فمن كان جامعاً للعلوم انبی یحتاج المفسر إليها، وهي خمسة عشر علماً: أحدها: اللغة الثاني: النحو الثالث: التصريف الرابع: الاشتقاق الخامس: السادس: السابع: المعجم والبيان والتبيين الثامن: عهد المرات التاسع: أصول المس العاشر: أصول الفقه الحادي عشر: أسباب البر والفساد الثاني عشر: النسخ والاسبوح الثالث عشر: الفقه الرابع عشر: الاحادیث المعنية للتفسير =

ہے متعلق حق میں بہت سخت امتحان ہے (الحمد للہ اس سے اجتناب واجب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب وازبان کی مثالیں آج موجود ہیں وہ حضرات اہل سانہ دین کے ہیں جو سچے سچے ایمان پر عمل کرتے ہیں اور کلمہ شہادت سے ان پر کلمہ کثیر دیا نہیں دیتے تھے باری ہر دو حضرات مراد اندیشہ اپنی رائے سے نہیں بیان فرماتے تھے۔ بلکہ شہادت سے پہلے اللہ تعالیٰ عید و اسم سے بروقت آئے اور ان کو یہ فرماتے تھے: ان کو یہ بات کہ میں نے تم کو یہ نصیحت کی ہے اس پر تم نے جواب دیا ہے (۱۲)۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو کلمہ خدا کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعد اس سے کہ فرمایا ہے (۱۲)۔ یہ احادیث سے ثابت ہے کہ مراد اندیشہ آفرین نہیں ہائی، بلکہ اپنے دلوں کو قرآن شریف پر سزا بھیجے تھے۔ آری آپ موجود ہوتے تو خدا ہوتا، اللہ عز و جل میں کس قدر دعا پال کر رہے، پھر اپنے آپ کو

۱۰ المسجل والنسب: الحسام عشر علوم المرجع الخ: الإنفاق فی غنیہ القرآن

۲ ۳۵۱-۳۵۲، مطبع دوی القریہ

۱۱ "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من قال فی

انقرآن بغير علم، فليتبوا مقعده من النار" أخرجه الترمذی فی سننہ، وقال: هذا حديث حسن صحيح"

جامع الترمذی ۴۰۱۳۴، أبواب تفسير القرآن، باب ما جاء فی الذی یقرآن بولاء، ص ۵۷۰

۱۲ مشکوٰۃ الترمذی: ۳۵۱، کتاب علم، الفصل الثانی فی تفسیر

روسی ای ۲۰۵، ۲۸۴، کتاب العلم، باب الکلام فی کتاب اللہ والعلم، ص ۵۷۰

۱۳ "الحی الإنسان لم یسجد لخالقه انقرآن" قال ابن سعید فی کتاب القدر فی هذا النوع: "يجب أن يعلم أن

النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد سجد لأصحابه معنی القرآن، كما سجد لهما الصلوة، فقولہ تعالیٰ: "تسبیح

للناس ما نزل الیہم" (التعلیل ۴۰)، یقول هذا وهذا، وقد قال أبو عبد الرحمن السیسی: حدثنا العبد

کاتب، یقرؤ القرآن کتفاناً من خلفه وقد تعبدت من سجود وغیرہ، وصی اللہ تعالیٰ علیہم کما یؤتی

۱۴ نسیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آيات، لو یحتجزها حتی یعلموا ما یجیبان العلم

والعمل فانما: فعلت القرآن والعلم والعمل سجداً، ولیداً کما یقول مدد فی حقیقۃ السورۃ، وقال

السید علی بن علی غنیہ: کان الرجل إذا قرأ السورۃ قال غفر لی ربی، ولا أحمد فی

مسند: ۲۵۳، فی معرفۃ شروط التفسیر و آدابہ دوی القریہ

میں پانی لے کر دلوں کی آگ بجھانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔

چاہت ہو تو دعا پڑھو

اس نے مجھے صبر سے نوازا اللہ شریف نے مجھے نصیب کرنا ہرگز نہیں ہٹا دے گا۔ فقط واللہ ہیٰ رب العالمین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں مفتی مدرسہ شاہ جوم میں رہ رہا ہوں۔ ۵۵۸:۸

والجواب: صحیح: سعید احمد نوری۔ مفتی: عبدالحیث، ۲۱ شعبان، ۱۴۱۵ھ

تجربہ کیا ہے؟

سوال (۱۰۱): بڑے بڑے علماء کرام کا کیا مطلب ہے کہ رہنمائی ہے؟ اگر یہ

تفسیر کرتے ہیں تو پھر بھی دین اور اخلاق کی بات کیسے کر سکتے ہیں؟ کیا اس آیت کے دوسرے دوں میں
مصدق ہو سکتے ہیں؟

الحق جواب: حامد مؤصلیہ:

اپنے حقوق کے مطالبہ نہ کرنے، اور نہ کرانے، اللہ عزوجل سے اس پر غصہ نہیں ہونے کے لیے (۱)

۔ ایسے وقت پر اپنے معاملات کو اللہ تعالیٰ کے پاس ڈال دیا جائے اور اس سے پورا بخیر سرکے کہ جو حقوق

کو مانگوں (۱) تب وہ شریعت کی بات کہیں گے چاہے وہ کتنا ہی پیچیدہ ہو اور اسباب مؤثر نہ بنیں۔

نیکو اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ آمین۔

ترجمہ: حامد مؤصلیہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کام و مشن کے ساتھ قرب و معیت آیت کی تعمير بالرائے

سوال (۱۰۲): ایک حدیث میں ہے: یہ اگر کوئی قرب و معیت نیک بندوں کے ساتھ نہ کرے

تو اس کی نصرت نہ ہوگی۔ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث میں جو رحمت اللہ علیہم اجمعین سے ہے، ہر

بند کو ملے گی۔ بلکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں سے قریب ہیں۔ یا اللہ ان کیلئے آمین

۱۔ بغل العلاء الاندلسی، دار المعرفہ، مصر، ۱۴۰۰ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت،

۱۴۰۱ھ، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت،

۱۴۰۱ھ، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت،

الاحزاب حائداً ومصلياً:

وہاں بھی اذیت کی دہشت سے ان کی کوئی قرب معیت ایک بندہ کے ساتھ ثابت ہو گیا۔ کیا میں آیت میں دستِ اعدا کی مصداق کی آیت میں اللہ نے ہم کو؟ سب ملک اس کا ثبوت پیش نہ کر سکتے، یہ سب باری کی جوتی میں پر اہوت ثابت تحت و علی ہے (۱)۔ آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ تو فی وکون (قہار) و علی (برکات) ہوتا ہے۔ یہ وہاں کی دہشت ایک بندہ کے قریب ہے، وہ وہاں کوئی نہ کرے۔ باری تعالیٰ و اللہ سبحانہ علی محمد۔

ترجمہ و تفسیر:

کفار پر قصہ زیادہ ہے یہ مسلمان پر؟

سوان (۱۱۸): اللہ تعالیٰ نے نافرمان مسلمان سے کتنے فحکم (تہذیب) دیے ہیں، کفار سے کتنے؟

الاحزاب حائداً ومصلياً:

آپ پر اہوت ثبوت ہے، ہمیشہ کتنے کفار میں رہیں گے، ان سے عذاب میں تخفیف بھی نہیں ہوئی (۲)۔
 ۱: "عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من لال في القرآن سؤاً، فليكن سؤاً من النار" وفي رواية: "من لال في القرآن بغير علم، فليسوا متعدداً من النار" (رواه الترمذی)

تو عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من لال في القرآن سؤاً، فليكن سؤاً من النار" (رواه الترمذی ورواه ابو داود)۔ مشکوٰۃ لمصنوع مع الحرفۃ کتاب الطب۔
 الفصل الثانی: رقم الحديث: ۳۳۳-۳۳۴-۳۹۱-۳۹۲۔ رشیدیہ، کتب خانہ

ان التفسیر عمہ زعمی خطیب، لا یلیق بکمال حدیث بکلمہ، ولان بحرف عہ ایضاً الفتاویٰ الحمیدیہ، باب لأحکام السلفۃ یثرون عطف علی بحرف لأحدان یفسد من القرآن؟ ص ۳۰۱، لدبسی:
 ۲: قال الله تعالى: "ان الذين كفروا وامنوا او هم كفار" اولئك علیہم لعنة الله والملائک والمؤمنین اجمعین حالہن خبیہ۔ لا یخفف علیہم العذاب کم سورۃ لقوة ۱۰۴-۱۰۵

و قال الله تعالى: "من کذب سینه و اجابته ما یحضره، فاولئك اصحاب النار، هم فیہا خالدون" الشوریہ ۸۰

مسلم غنکاروں پر اہل فتنہ نہیں دو شجاعت کے ذریعہ بھی بخشنے جو نہیں گئے (۱) کہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب والدار الملوہ ابو بندہ ۱۲/۴/۹۰ھ۔

الجواب صحیح۔ بندہ والہام اللہ بنی فتنہ دارالاحیاء دیوبند۔

تفسیر موجود دو دوئی، تفسیر حقانی اور قرآن فہمی کے لئے مزید تفسیر

۱۱۰۹ | استغفار: سورۃ سورہی حدیث کی تفسیر میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں سے قرآنی

تفسیر سمجھا ئی ہے، اسی حرم تفسیر حقانی میں بھی یہود و نصاریٰ کی کتابوں کے حوالوں سے قرآن کی تفسیر سمجھا ئی گئی

ہے۔ ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ اور قرآن کو سمجھنے کے لئے کون سی تفسیر مفید ہے؟ یہود و نصاریٰ کے احوال و

اقوال اور ان کی کتابوں کے بغیر قرآن کی ہر آیت کی چھٹی طرح شریعت کے مطابق کون۔ یہ اشخاص تفسیر سمجھنے

میں ان کی تفسیر کا نام لیتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں جو چیزیں قرآن و حدیث کے خلاف ہیں امان تفسیر قرآن کے لئے بطور

تائید پیش کرنا درست نہیں، بلکہ ٹھیک ہے اور جو چیزیں خلاف نہیں ہیں ان کو پیش کرنے میں مضائقہ نہیں (۲)۔ اس

تفسیر کے بعد فرق کا سمجھ لینا آسان ہوگا۔ اگر کسی معتبر تفسیر میں بھی استدلال کے لئے کوئی غیر معتبر بات

(۱) قال اللہ تعالیٰ: غایہ عندنا من الشفاعۃ الا من اتوا فیہ من عند ربہم (سورۃ طہ: ۱۰۷)

نوعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "شفاعتی لاهل

الکتاہ من امیۃ" وقال العبد المذنب علی بن ابی حمزہ: "لو قد جاء الانسان کدی بلمعت

مجموعہا الفیو الی الصلۃ الشفاعۃ فی الآخرۃ، وأجمع السلف الصالحون ومن بعدهم من اهل الحق

والجماعۃ"۔ (مرآۃ المستفیج ۹: ۲۶۷، ۲۶۸)۔

(۲) عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لعلوا عنی ولو اتوا بکونہ"۔ (حدیث عن ابی

اسرائیل ولا حرج)۔

قال الحافظ: "وفی مالک: البراء: جواز التحدث عنہم بما کان من امر حسن، اماما علیہ

کذبہ فلا۔" وفي المعجم حدثنا عنہم مثل ماورد فی القرآن والحديث بالصحيح الصحيح، (فتح الباری،

کتاب الانعام، باب ما ذکر عن نبي اسرائيل: ۱۱۸ - ۱۱۹، قدیمی)

الجواب حامداً ومصلیاً:

قرآن شریف میں طرن حضرت محمد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی مرجع آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نکھایا۔ پھر اسی طرن بعد کے دنوں کو نکھایا گیا۔ اصل ایہ حدیث چاہ سے ثابت ہے (۱) ایک صحابی بالکل اسی لیے میں وہ روز کو چکر لگاتے ہیں جس مرجع سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چکر لگاتے ہوئے ثابت ہے۔ آپ کی اس صحابہ کرام کی ترویج قواعد و ملائق دینی تھی۔ اس وقت بھی قواعد کتابی صورت میں نہیں تھے۔ بعد کے حضرات نے ان کو مصنف اور یا یہ قیام اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی بہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت سے ہی لکھنے لگے ہیں۔

فن تجویز ایک مستقل فن ہے جو بغیر استاد کے لکھنے یا سننے نہیں ہو سکتا۔ جس چیز کو حرام یا مذہب تکہ ان کے حرام ہونے کی دلیل نہ ہو جائز نہیں ہے اور جو چیز حضرت رسول مظلوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ثابت ہوا اس کو حرام نہ و ناجائز ثابت نہ (۲)۔ جنس نوبت جو حقیقۃً قیام تجویز سے واقف نہیں ہوا

۱۔ قال ابن عساکر: فأوردني القوم أن نريد أن نرى المرافعة على السبق. فإنه يكرر عموماً على بعض مشرق و نابرة وقد فسفا في قولهم التفسير الأحكام الدالة على استحباب مترس و تحميم الصوت بالفراء (۱)۔ التفسير ابن كثير ۵: ۵۵۹، ۲ در السجدة

"كنت حائضاً وحيى الله تعالى عبداً: "كان يقرأ السورة فبها نهيها حتى تكون حول من يظنون معها" "عن انس رضي الله تعالى عنه أنه سئل عن قراءة رسول الله ﷺ فقال: "كان مداً يقرأ" ابن حجر العسقلاني: "بسم الله" وسيد الرحمن ربيع الرحمن: "جاء في الحديث: (أبوا) "فإن ما هو لكم" و "ليس من له يعز بالفرائض"

"وحيى ابن مسعود: "حيى الله تعالى عبداً قال: لا تتروا تروا من و لا تفسدوا ما خضعوا" عند غيبته و حرکاتہ الخیر ابن كثير ۵: ۵۵۹، ۲ در السجدة

"أوقاف السوحي: "عن العمري: "القرآن السبع" مؤثره معروفة من المدين بالشريعة و كان حروف السجدة و حمد السجدة معروفة من السجدة و سورة الله عز و جل في رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تكرر في شيء من ذلك إلا حذفت" (۱) "مع هذا اجتوزوا المستشهد" (۲) "لا تروا القربى"

نص لبراء رضي الله تعالى عنه مرعاً: "رسو الفرائض هو انكم. فان الشرب العرس يزيد"

بعض آیات میں وارد ہزوات پڑھنے کا طریقہ

سوال ۱۲۰: ۱۔ سورہ بقرہ کو غنیمہ ۱۳۱ میں ہے: ﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ (۱) بعض ہزوات کو حذف

کر کے یہ کو حذف سے ملا کر پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی صحیح ہے اور بعض ہزوات کو ثابت کر کے پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی صحیح ہے۔ اب حال یہ ہے کہ کون سا صحیح ہے؟

۲۔ سورہ نساء کو غنیمہ ۱۳۱ میں ہے: ﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ (۲) میں بعض ہزوات کو حذف اور

بعض اثبات کر کے پڑھتے ہیں، کونسا صحیح ہے؟

۳۔ سورہ مائدہ کو غنیمہ ۱۳۱ میں ہے: ﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ (۳) میں بعض حالات و اس میں

اعداؤں اور بعض وقت کر کے "اعداؤں" پڑھتے ہیں۔ کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط ہے؟

۴۔ سورہ بقرہ کو غنیمہ ۱۳۱ میں ہے: ﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ (۴) میں بعض ہزوات کو حذف کر کے

نوں کو ذال سے ملا کر پڑھتے ہیں اور بعض وقت کر کے ہزوات کو ثابت رکھ کر پڑھتے ہیں۔ کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط ہے؟

۵۔ سورہ بقرہ کو غنیمہ ۱۳۱ میں ہے: ﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ (۵) میں بعض ہزوات

حذف کر کے نون قلمنی لگا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہزوات کو ثابت رکھ کر پڑھتے ہیں، آیا کونسا صحیح ہے؟

۶۔ سورہ حج کو غنیمہ ۱۳۱ میں ہے: ﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ (۶) میں بعض وقت کر کے پڑھتے ہیں اور بعض

﴿غَنِمْنَا مِنْهُ غَنِيمَةً كَثِيرَةً﴾ پڑھتے ہیں، کونسا جائز ہے؟

مزید عرض ہے کہ جس طرح قرآن کریم میں کلمہ ہوا ہے وہی طرح پڑھنا چاہئے یا اپنی رائے کے

مطابق مجلس اپنے کو تھاری مشہور کرنے کی غرض سے اپنا قانون کہیں حذف، کہیں اثبات، کہیں اوقاف، کہیں وصل،

(۱) (آیت: ۱۲۶)

(۲) (آیت: ۱۲۲)

(۳) (آیت: ۸)

(۴) (آیت: ۲۵)

(۵) (آیت: ۲۳-۲۲)

(۶) (آیت: ۵۲)

کس کی نگاہ سے دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ یہ تو میری ہی نگاہ ہے۔
 وہ کہنے لگا کہ یہ تو میری ہی نگاہ ہے۔

الجواب: حامداً ومصلحاً:

جملہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم کے شعبہ کی طرف سے ایف ڈی ایف کے تحت...

۴۔ یہ تمام وہی اعمال کا ہے جو قطوں نے بیان کیے ہیں، اب آئے یہ بھی دیکھ لیں۔

۴۔ "میں نے اپنے دل سے اس شخص کو محبت سے دور کیا ہے۔" "میں نے اس کو محبت سے دور کیا ہے۔"

۱. حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر کھاتے ہوئے تھے۔

فوق قیاسی قوانین یا محالیت میں: مانے، اور یہاں "موت" میں سے "موت" کے ساتھ

جب اس کو انی سہرت کی نہیں۔ اُس نے خبری "پیشہ پرچہ" کے "کتابچہ" کے عنوان پر جواب دیا۔ اصل میں
 بات میں مبالغہ نہ ہو جائے۔

پاکستان کے لیے ایک نیا دور

آئے تو انھیں ان کے والدین سے کہا کہ تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ ان کے والدین نے کہا کہ ہم تم سے نہیں آ سکتے۔

قرآن مجید و احادیث کے موافق یہ صحیح ہے۔ اپنی طرف سے کسی میں کچھ نہ پا رہے۔ یا غرض کہ
ہے (۱) ان شاء اللہ تعالیٰ ص ۷

روح القدس و قدوس و حي و قدير

از مکتب بهشتی

سید احمد علی خان نے فروری ۱۸۵۷ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔

الجواب: حامداً ومصلحاً:

ایک ذات کے لئے "نفس" یا "روح" کے تصور سے مراد ہے۔

^١: أخيه الحسن بن محمد رضي الله عنهما، لأن زيداً إنما يسمى "أخا عليه السلام" من أبيه في القدر الذي يوجب له بهيئته.

[illegible]

رنگد لوی، د پلازما بند، کتاب، نطو ۱، ۹۹، د فو لندې، ۳۰، نطو ۱.

اگر ایسا واقعی ہے تو اس پر اعتراض کیا کرتے۔ اس کے کھینچنے سے آواز بھرا اور ہے۔ فقہاء و ائمہ میں اس پر

حرروا بعد منہ و انفا لہذا لفظہ و یلہ ۱۰۰۹۲۰۹۰

اگر یہ سچ ہے تو کچھ علماء نے اسی میں راہ معلوم کی ہے کہ ۱۰۰۹۲۰۹۰

غیر قرآن و قرآن کے یہ کچھ چیزیں

مسئلہ ۱۰۰۹۰۰ | غیر قرآن و قرآن کے ساتھ کچھ چیزیں

الحجاب جامعہ و مصباح

تو اس میں بحث و مباحث سے پر ہے تو اخص ہے کہ قرآن کے ساتھ غیر قرآن میں مسائل

تو اس میں

حرروا بعد منہ و انفا لہذا لفظہ و یلہ ۱۰۰۹۲۰۹۰

اگر یہ سچ ہے تو کچھ علماء نے اسی میں راہ معلوم کی ہے کہ ۱۰۰۹۲۰۹۰

قرآن پاک میں ۱۰۰۹۲۰۹۰

مسئلہ ۱۰۰۹۰۰ | غیر قرآن و قرآن کے ساتھ کچھ چیزیں

تو اس میں بحث و مباحث سے پر ہے تو اخص ہے کہ قرآن کے ساتھ غیر قرآن میں مسائل

تو اس میں ۱۰۰۹۲۰۹۰

الحجاب جامعہ و مصباح

تو اس میں بحث و مباحث سے پر ہے تو اخص ہے کہ قرآن کے ساتھ غیر قرآن میں مسائل

تو اس میں

تو اس میں

تو اس میں ۱۰۰۹۲۰۹۰

حرکت و نقاد قرآن میں کسب سے ہیں؟

مسئلہ ۱۰۰۹۰۰ | غیر قرآن و قرآن کے ساتھ کچھ چیزیں

تھے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں جگہ رکھو۔ لیکن کارواج کم تھا، زیادہ تر حادثات پر مدار تھا اور عام ہدایت کھدائی کا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہوا ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب مشکوٰۃ عفا اللہ عنہ معین مفتی مدد سرگودھا، ۱۸/۷/۱۴۰۵ھ۔

الجواب صحیح... مید احمد غفرلہ... صحیح عبد العزیز، ۲۴/۷/۱۴۰۵ھ۔

پارہ ۱۱م کی طہا عت خفایہ ترتیب

سوال (۱۲۹): ہندوستان میں پارہ ۱۱م (تہا و اس پارہ) جو قرآن سے الگ شیعہ کرایا جاتا ہے وہ قرآن پاک کی ترتیب کے خلاف طبع ہوتا ہے اس کی کیا وجہ ہے اور یہ طبعی غلطی یا کسب سے چوری ہوا اور کس نے چوری کیا؟ کیا قرآن پاک کی طہا عت صحیح عثمانی کی ترتیب کے خلاف کی جا سکتی ہے؟ اگر ایسا کرنا جائز نہیں ہے تو پارہ ۱۱م کی ترتیب صحیح عثمانی کی ترتیب کے خلاف کیوں ملا؟ یہ قرارداد کی جاتی ہے؟ یہ قرآن عظیمین مدفوع کیا کہ بچوں کی آسانی کے لئے ایسا کیا گیا یا۔۔۔ فی مصعب عثمانی کی ترتیب کو باقی رکھ کر بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

صحیح بخاری نے کتب فقہ میں نہیں ملے، انما یہ عاجز چند عبارات نقل کر رہا ہے، اس کے بعد جو کچھ اسی سے مستعار ہے سراجہ یا اشارۃ بالذات و الترواۃ و غرض کرے گا، ان کان حسواً فمن اللہ فالحمد للہ علی

۱۲۹ اوفال الحاکم فی المستدرک۔ جمع القوآن ثلاث مرات: إحداهن حضرتہ النبی صلی اللہ علیہ

وصلیہ السلام: حضرتہ انس بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الجمع الثالث: هو ترویج السور فی

زمن عثمان رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل علیہ السور حوات العند،

فکان ید غزل علیہ الشیء دعا بعض من کان یحب، ليقول: "اصحوا هؤلاء الآیات فی السورۃ النبی بدکر

لہا کذا وكذا الخ" (الإتقان فی علوم القرآن للسبوح طی: ۱۶۱)، اندوخ الثامن عشر فی جمعه و

ترتیبہ، دار دوی القریبی)

۱۳۰ رکذا فی متاعل القرآن فی علوم القرآن للرفغانی: ۲۳۸/۱، جمع القرآن علی عهد عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ، دار احیاء التراث العربی)

۱۳۱ دو تمسیر ابن بطریق، مفتحة المنوال، ۳۵۱، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ذلك، وإن كان خطأ نفسي من المشوقين، فاستغفر الله العلي العظيم، والتبتاء نوابه

[illegible][illegible]

”خبر ان نیت میں ہوا اور انھوں نے بعد ازاں ایک دوسرے کے ساتھ ”معاذ اللہ“ کہہ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ یہ دھوکا دہی کے مشورے کی ایک مثال ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔ اگرچہ یہ دھوکا دہی کے مشورے کی ایک مثال ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔ اگرچہ یہ دھوکا دہی کے مشورے کی ایک مثال ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

[illegible]

٤١: عائشة رضي الله عنها في مجلس مؤلفين، بغداد، ص ٢٥٢، فريد بن عبد الله بن جابر:

[illegible]

* لے کر حضورؐ یہاں آگیا۔

١٠٤٠. كتاب التكملة، مسدس
منقولة، مطبعة النجف، نجف، ١٢٩٠ هـ.

[illegible][illegible][illegible]

غیرت سے تقوال سے پشتہ ہو رہی ہے۔ قرآن مجید میں مذکور تہذیب و ادب کے اس کے

١٠٠٥ : انبحث ، ابح في الع ٣٩٦ : سبذ

١٠. (نفسی افکار) ۱۶، کذب الکرامۃ، زار لکھنؤ، ۱۹۱۱ء

٣٠ حاشية النص على الس. ١٠٠. كتاب نكاحها. دار الكتب

خلافت پر امتداد دے، اور توں پر امتداد کی وجہ سے خلیفہ کے خلاف فرائض میں پابندی نہ رہے، لہذا ان کی پابندی نہ ہو۔

۱۔ نیک خلیفہ کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو، اور توں کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو۔

۲۔ نیک خلیفہ کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو، اور توں کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو۔

۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ کی عہدہ دار خلیفہ کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو، اور توں کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو۔

۴۔ خلیفہ کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو، اور توں کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو۔

۱۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ کی عہدہ دار خلیفہ کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو، اور توں کے خلاف فرائض کی پابندی نہ ہو۔

الحجاب حامداً ومصلیاً :

یہ بڑا قرآن کریم ہے، کتاب الہیہ، قرآن پر نہیں (۱)، جب پڑھا تو ان محو اس کے پاس
نکس تو یہاں کتاب بھی نہیں۔ فقہ و اخلاق الطہر۔

حررہ العبد المذنب لہ ۱۲۳/۹/۹۰ھ۔

سورہ فتح تکس پارہ کا جز ہے؟

سورہ فتح (۱۲۳) سورہ فتح قرآن مجید سورہ ہے کہ نہیں (۲) کہ یہ تو ان سے پڑھیں سورہ ہے تاخیر
یہ کہ صرف سورہ فتح پڑھنے سے نماز میں تو ان قصور و نقائص ہوتا "بھڑکنا زوال" غیر مفضل تحریر فرمائیں۔

الحجاب حامداً ومصلیاً :

سورہ فتح قرآن شریف اہل یمن کتاب اللہ قرآن شریف کی سورت ہے، اصحاب قرآن میں سب سے پہلے
سورہ فتح ہے، اس کے بعد سورہ فتح ہے، بچوں کی تعمیر میں بہت کی خاطر پارہ علم میں غلطی ترمیم ہو گئی تھی
ہیں۔ سورہ فتح نماز میں (امام شافعی کے لئے) پڑھنا واجب ہے، وہ اس کے ساتھ سورت پڑھنا تو ان کی
مقدور پڑھنا بھی واجب ہے (۳) اور نفس قرأت غرض ہے، اگر صرف فتح پر کفایت کی تو ان کی قرأت کا فریضہ
در سورہ فتح کا، جب تو ایسا کرنا (۳) مگر قسم سورہ کا ایوب الیہیں ہوا۔ اگر بھولے سے واجب کرنا ہو جائے
تو بعد سورہ از سر ہوتا ہے، اگر واجب کرنا کرے سے ایسا نماز واجب ہوتا ہے (۴) ان شان نزول و مزید صحت

۱) "ادب ابن حنبل" انی قد قرأت کتاب اللہ شہ جائزاً و سورہ ایسا ہی سورہ الفکر و بادلہ لحدیثیہ : ۱۰۰
تھا، ۲) گاندے کی پاشہ، ۳) پادشہ کی اور ان کی نفس کی، ۴) وہ۔ ۵) "تذکرۃ الشریعہ" ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰
نور انظار و تفسیر ایدہ بن عبد اللہ، ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰

۶) "الحج قرأت اللہ و حق السورۃ و ما یقربہ من اللہ" ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰
بعد اللہ اللہ، کذا فی الجہر النافع، اللہ و اللہ اللہ، اللہ اللہ فی اللہ اللہ
لصلوات اللہ علیہ

(۷) "اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" و صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
یضادی بایض و اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸) "لا یلیٰ ہذا اللہ و کذا" ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰

”کتاب المستمل“ (الدر المنثور) (۱)، مفتاح الخیب (۲)، فیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقہا و محدثین اہل علم۔
ترجمہ المعتمد و المحفل، دارالعلوم، ریح بندہ ۲۳، ۹۰۴ھ۔

کتاب سادہ کی زبان

سوال (۱۳۵)۔ آیات مذکورہ انیس، صحت میرا یہ دعویٰ کہ زبان میں تھیں، عربی و سریانی؟
جواب۔ تاریخ قرآن و حدیث سے ان کتابوں کی زبان کی تحقیق ہو سکتی ہے و نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو تحریر
فرمائیے اور اگر نہ تو تاریخ سے یہ چلتا ہے تو بحوالہ کتب تحریر فرمائیے، جو حضرت عیسیٰ و موسیٰ و حضرت داؤد
عہم السلام پہ نازل ہوئی تھیں۔

الجواب حامداً و مصلياً:

نزول ہر کتاب کا عربی زبان میں ہوا پھر ہر رسول نے اس کتاب کا اپنی قوم کی زبان میں ترجمہ کیا اور
اس کو سمجھایا، قیامت کو سب کی زبان سریانی ہوئی پھر نوگ جنت میں داخل ہوں گے، ان کی زبان عربی ہو جائے
گی، اہل زبان ثور کی آواز میں الی حاتم نے اس کو روایت کیا ہے، کذا فی التفسیر ابن کثیر ۳/۱۶۳ (۳)۔ شیخ

۲۔ صاحب البحر بسند فی السیر، وان تورک عبادہ، لا یحب السہو فی العبد، وینما لحب
الإحسان جبراً لتقصاه، کذا فی البحر الرائق، وادارک الفاتحة فی الأولین أو احدهما یفرده
”السیر“ الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱۲۶۰، (محبوبہ)

(۱) الفہر المصنوع فی التفسیر المأثور، ص ۱۰۱، ۱۰۲، مؤسسة الرسالة بیروت،
و کذا راجع لتفصیل الإشتغال للبطونی، المسئلة الخامسة، لنزول الآیة أشیاءاً متعددة الخ
الإشتغال، النوع التاسع معرلة، نزول ۱۰۱، ذوی القرمی،

۴) التفسیر الکبیر، ۲۱۹-۲۲۰، اشتراط الفاتحة فی الخلاف، دار الکتب العلمیہ، طهران،
و کذا فی الحبیب الکبیر، ص ۳۵، فتاویٰ حیاتیکم، من القرآن، سہیل اکینعی،
و الفتاویٰ العالمگیریہ، الباب الخامس فی آداب المسعد والمعصف، ۵، ۳۴۴، (محبوبہ)

(۳) ”وفان سفیان الثوری، لم یسر وحنی الا بالعربیة، ثم ترجع کل نبي لقومه، والتمن يوم القيامة
بالعربیة، فمن دخل الجنة تكلم بالعربیة رد وامن امی حاتم“ التفسیر ابن کثیر: ۳، ۲۹۳، الشعراء،
نحت قوله تعالیٰ ”یفضل عربی میں“، رقم الآیة ۱۹۵، دار السلام ریاض۔

[illegible]

انجو سپہ سالار عبدالحمید قلی خان نے انھیں ہتھیار دیے اور انھیں لڑنے کے لیے روانہ کیا۔

عبد الرشید خان صاحب دارالعلوم دیوبند

ایک عجیب و غریب مثال اور اس کی مثالیں دے کر اس کے معنی و مقصد کو سمجھا دیا۔

مفسر صحیح کا اہتمام اور پیروی نہ ہوتی ہے اور اس میں بھاری غلطی اور سادہ سادگی سے بہت سی غلطیاں اور غلط فہمیاں ہیں۔
 البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ کتاب علمی حلقہ سے بہت زیادہ نفاذ و اجابہ ہو، البتہ اس میں غلطیاں اور غلط فہمیاں ہیں۔
 البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ کتاب علمی حلقہ سے بہت زیادہ نفاذ و اجابہ ہو، البتہ اس میں غلطیاں اور غلط فہمیاں ہیں۔

اردو میں قرآن پاک ج ۲۴

میں نے اس آیت کی کوئی اور تفسیر نہیں کی ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب قرآن مجید کی روشنی میں ہے۔

محض ارادہ میں قرآن پاک، لکھنؤ اور ممبئی اور فریڈے کے گزراؤں پر یہ دور سے جس اصل عربی نے ہاتھ کر ترجمہ بھی کی تو عرب سے ہے (۱)۔ لفظ اللہ اسم

[illegible][illegible][illegible]

دکتر الفی زکریا مختار^{۴۴}، مضبوط فی بیان اختصار ریلٹ ڈ. سعید،

١٠٨٤ في صاحب المرون ٢٠٩٠ : اجاء العرب العربي

ترجمہ قرآن بغیر عربی عبارت کے

سوال (۱۱۳): قرآن شریف کو بغیر عربی کے صرف اردو ترجمہ کے ساتھ چھاپا کیسا ہے؟ اور اس پر
تحریر کیا اور پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بغیر عربی کے محض اردو یا کسی بھی زبان میں قرآن شریف کو ٹھنڈا چھپنا صحیح ہے، لیکن اس پر اندر
اور بڑا اجماع نقل ہے (۱)۔

والاعلامہ الشافعی: "فمن فصح عن الکافی: ان ائمة القرآن انما رتبوا ثلثة اشياء: ان یکتب
مصحفاً، یا یسج احداً، شافعی: ۱/۳۶۶ (۲)۔

اس سے تحریر کرنے اور پڑھنے کی بھی ممانعت معلوم ہوئی۔ فقہ و اندیز شافعی اہل علم
حرر و احقر محمد تقویٰ تفرزادہ العلوم دیوبند۔

قرآن کریم ہندی میں لکھنا

سوال (۱۱۴): ہندی میں جو قرآن کریم جو امت اسلامیہ نے شائع کیا ہے اس کو پڑھتے ہیں
اور سمجھتے ہیں اور عربی رسم الخط عربی قرآن جو ہے اس کو تلاوت کرتے ہیں تو ان میں کتنا فرق ہے؟ عربی رسم الخط
یا ہندی رسم الخط کا شوق زیادہ کون سا ہے؟

الجواب حاملاً ومصلیاً:

الفتاویٰ قرآنیہ عربی رسم الخط میں لکھا نہ ہو تو اسے پڑھنا صحیح ہے، لیکن اس پر اختلاف ہے (۳)۔ لیکن

(۱) الاصل فی علوم القرآن: النوع السادس والسبعون فی رسم القرآن بخط العربی، ۳۶۸، فتاویٰ انقوی،

(۲) رد المحتار: ۳۹۶، مطلب فی بیان السواتر والفتاویٰ، ص ۱۰۰،

(۳) کذا فی فتح القدیر: باب صفة الصلاة، ۲۸۲، معظنی القامی، المجلس، مصر،

(۴) مدخل العرفان: ۳۸، دار احیاء التراث العربی،

(۵) توفی الکافی: بر اعتناء القرآن بالقامیة، نوادر ان یکتب مصحفاً یا یسج - فان فعل ذلک او ابی لا ین

کتب القرآن و تعظیم کل حرف (ترجمہ جزء الخ: ۲، فتح القدیر: باب صفة الصلاة، ۲۸۱، مصر، =

نہ

النفوس حامداً أو مصلياً:

قرآن کریم اور احادیث کی دعائیں اصل عربی رسم الخط میں لکھ کر ان کا ترجمہ اور تفسیر درمختص اہل
 اتر زبان میں کر سکتے ہیں۔ شیخ القدیر اور دیگر مشہور فقہی مسئلہ مذکور ہے (کہ کھنڈ اڑیے یا کسی در زبان میں
 (عربی کے علاوہ) قرآن پاک کو لکھنا یا اجماع ناجز ہے ایک امی (انسان) (۶)۔ فقہ والہ القلم۔
 حررہ امجد محمد رفیعی عن دارالعلوم دیوبند ۳/۴۳/۸۹ھ۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

- (۱) قال المحقق بن همام رحمه الله تعالى : "وهي الكافي في اعتقاد القرآن بالفارسية. أو أود أن
 يكتب مصحفاً بما يستوعب، فإن فعل أية أو اثنين، لا، فإن كتب القرآن وتفسير كل حرفه وترجمته
 حوالج. فتح القدير. باب صفة الصلاة: ۳۹۹. مصطفى السامي الحلبي مصر)
 وكذا في رد المحتار ۳۹۹. مطلب في بيان السران والاشاد، سعيد)
 (۲) وقال الشيخ: "سئل مالك هل يكتب المصحف على ما أحدثه المسلم من أخطاء؟ فقال: لا، إلا
 على الكنية الأولى. وقال الإمام أحمد: يحرم مخالفة خط مصحف عثمان رضي الله عنه.
 والإتقان ۳۸۲. النوع السادس والتسعون، في عرق الخط والادب كندته، دار فؤاد للدراسات
 وكذا في مناهل العرفان في علوم القرآن، ۳۸۲. دار إحياء التراث العربي)

[illegible]

جواب: حجاب و عفاف

$$u = \sqrt{2} \left(\frac{1}{2} \cos \theta + \frac{1}{2} \sin \theta \right) = \frac{1}{\sqrt{2}} (\cos \theta + \sin \theta)$$

...میں نے اسے دیکھا تھا۔

کس وقت یہ بات یاد آئے گی؟

[illegible]

(۱۱) اے قوم! تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نصیب دے اور تم کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نصیب دے۔

لعمري فيس كذا : اللهم انصبر ۱۱ من المطر في الخوف من قوتك الغيبي واذا مني بكمهه .

وَقَدْ أَيْدَى الْإِسْلَامُ مَعَهُ ٩٢ هـ، مِثْلَ كَلَامِهِ،

[illegible]
$$u_1, u_2, \dots, u_n$$

الجواب جامعاً ومصلیاً:

جواب دو وزارت کی کتابت میں رہتا ہے اور اس کی تفسیر کی وجہ سے کثرت سے بدحواسی و نقصان
تجربہ کر کے شریعت کے لئے (اور اس کی کثرت سے بدحواسی کے لئے) (۲) اور اس کے لئے کثرت سے بدحواسی
و نقصان کا قائل ہے۔

جواب ایک جامعاً ومصلیاً:

الجواب یک جامعاً ومصلیاً:

یہ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟

جواب: (۱) یہ قیہ ہے کہ اس کی تفسیر پر کثرت سے بدحواسی و نقصان کا قائل ہے۔

الجواب جامعاً ومصلیاً:

یہ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟ (۲) قیہ کا تعلق ہے

جواب: (۱) یہ قیہ ہے کہ اس کی تفسیر پر کثرت سے بدحواسی و نقصان کا قائل ہے۔

۱۱۔ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟ (۲) قیہ کا تعلق ہے
جواب: (۱) یہ قیہ ہے کہ اس کی تفسیر پر کثرت سے بدحواسی و نقصان کا قائل ہے۔

۱۲۔ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟ (۲) قیہ کا تعلق ہے
جواب: (۱) یہ قیہ ہے کہ اس کی تفسیر پر کثرت سے بدحواسی و نقصان کا قائل ہے۔

۱۳۔ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟ (۲) قیہ کا تعلق ہے

جواب: (۱) یہ قیہ ہے کہ اس کی تفسیر پر کثرت سے بدحواسی و نقصان کا قائل ہے۔

۱۴۔ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟ (۲) قیہ کا تعلق ہے

جواب: (۱) یہ قیہ ہے کہ اس کی تفسیر پر کثرت سے بدحواسی و نقصان کا قائل ہے۔

۱۵۔ حاکم کو قیہ سائنس پر ہے قیہ ہے؟ (۲) قیہ کا تعلق ہے

ن کے لئے بغیر وضو کے؟ حکم ہے قرآن شریف مجھ نے میں کچھ کچھ لکھا، اور حکم ہے یا نہیں؟
الجواب حامداً ومصلیاً؛

ایسا شخص رہاں ہاتھ میں لے کر اس سے چوبائے کرے (۱)۔ فتاویٰ القادسیان تعالیٰ امر۔
حریر المہر محمود غفرلہ اور العلوم دیوبند۔

طلبہ کا سہ و سقر قرآن پڑھنا

سوال ۱۵۰۱: طلبہ کو قرآن شریف وضو سے پڑھنا چاہئے یا بغیر وضو؟ آپ نے لکھا ہے کہ وضو کرنا واجب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً؛

جو طلبہ لکھتے ہیں ان کو قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وضو کرنا چاہئے (۲) اور جو لکھتے ہیں ان کو بغیر وضو کے، حجر میں لکھ کر پڑھنا درست ہے (۳)۔ بالغ طلبہ کو اگر پائی کا انتظام دشوار ہو تو بلا وضو قرآن شریف کو پاتھ نہیں لکھا جائے، بلکہ پڑے یا قلم وغیرہ سے ورق لکھا جائے (۴)۔ فتاویٰ القادسیان تعالیٰ امر۔
میرزا محمد شمس الدین علی بن مثنیٰ مدرسہ مکتبہ العلوم دیوبند، ۱۳۰۶ھ/۱۹۲۷ء۔
سید احمد خٹیف، ۱۶۰ رد باب المرحب، ۵۲۔

۱۔ فی مجمع الزہور، "لا يجوز لمحدث من مصحف لا علامة له فصل لا المتصل في الصحيح"

۱۳۲۱، کتاب الطہارۃ، دار الکتاب العلمیہ بیروت،

از کذا فی رد المحتار، ۱۷۳۱، کتاب الطہارۃ، مجدد

از کذا فی المہر الفی، ۱۳۲۱، کتاب الطہارۃ، امدادیہ ملتان،

۴، "و لا يجوز له لئلا قال في نسخة" و منه لا يجوز ولا أصغر من المصحف، لا علامة

متجاف غير مشرأ أو يترد، به يعني: "الرد المحتار" ۱۷۳۱، ۱۷۳۰، کتاب الطہارۃ، مجدد

از کذا فی الضحاکوی، ص ۱۸۲، قدیمی:

از کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، ۳۸۰، رشیدیہ

۴، "و لا يجوز من يمسى لمصحف أو لوح، ولا يمس بدنه اليد و طنه من لئلا يترد: إذ الحفظ في

الصغر كالنفس في الحجر"، الرد المحتار، ۱۷۳۰، کتاب الطہارۃ، مجدد

۴، "و لا يجوز لمحدث من مصحف لا علامة له المتصل لا المتصل في الصحيح، كذا في طه ونحوها"

انجواب حامداً و معیناً:

قرآن شریف میں قرآن پاک میں کسی بکرا نہ ہے تو اس میں گجرات ہے اور اہل اہل و انداز علم

جس کلمہ میں قرآن پاک ہوا اس میں بیوی سے ہمسر مری کرنا

سوال ۱۰: جس کلمہ میں قرآن پاک رکھا ہے ایک کتاب ہے میں کون سا میں

یونی سے امر نہ دے گا یہ کہ یہ کتب ہیں؟

انجواب حامداً و معیناً:

آقرآن شریف حقیقی یا امر کی کتاب کی بکرا نہ ہے۔ اور وہ دوا ہے تو اس کلمہ میں یوں ہے

تہمت میں کوئی نہ تھا نہ نہیں (۱۲) اور وہ انداز علم

یہ شخص جو ریائی پریشانی پر دوسرا شخص نے قرآن پاک کی کتاب سے

سوال ۱۱: ایک شخص چار پان پر بکرا نہ ہے۔ یہ کون سا میں یہ شخص قرآن پاک

۱۲: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

انجواب حامداً و معیناً:

یہ پان پریشانی میں قرآن پاک کی کتاب کی بکرا نہ ہے۔ اور وہ دوا ہے تو اس کلمہ میں یوں ہے

۱۳: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

انجواب حامداً و معیناً:

۱۴: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

۱۵: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

۱۶: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

۱۷: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

۱۸: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

۱۹: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

۲۰: اس کے کوئی یا امر سے ہے اس شخص کو یونی سے بکرا نہ چاہیے؟

عظیم کی سبہ کر مٹی کرنے والے کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً :

تعلیم کا یہ طریقہ کہ قرآن کریم کے کتبے ٹاٹ پر یا فرش پر لٹھیں اور استاذ و ہیں کسی پر شریف دھس
خائب ملت ہے اور اس پر حق قرآن عظیم کے بھی خلاف ہے اس کی اجازت نہیں (۱) ایسی حالت میں استاذ محترم کو
چاہئے کہ کرسی و ماں سے بیٹا دین اور نیچے ہی بیٹھ کر تعلیم دیا کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر: العبد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۶/۹۰ھ۔

الجواب صحیح، زندہ فقط مالدین غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۶/۹۰ھ۔

لکچر ان کا کرسی پر بیٹھنا جب کہ کتب دھیسے ہو۔

سوال (۱۱۱)۔ کچھ مدارس دیوبند میں بیٹات کی بھی تعلیم ہوتی ہے اور دیوبند بھی اور پھر ان
کرسیوں پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور بیٹات کی کتابیں نیچے رکھی ہوتی ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً :

یہ طریقہ ادب و احترام کے خلاف ہے اس کی اصلاح کی جائے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر: العبد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۴/۹۵ھ۔

۱: "ولا یقعہ" علی مکان ارفع معاً علیہ القرآن" (حبو اذا المسلمین لحکیم: لأمۃ: ۵۰، ادارہ
اسلامیات لاہور)۔

ولی الفتاویٰ العالمیہ: ۷۰ لا ینقی فی موضع یعزل بالتعظیم" ۳۳/۵۰، الدب الخاص فی

ادب المسجد والقبلة والقرآن (شہید)۔

دو کدہ بھی کھدات الجنتی: ۱۰۴، کتاب الطہارۃ، دار الاشاعت کراچی،

(۲) مذکور طریقہ ادب و احترام کے خلاف اس لئے ہے کہ اس میں نیچے آویں کی تعلیم منتقل ہے جب کہ: فی کتابوں کی تعلیم
الایب ہے۔

"رجل اراد ان یقرأ القرآن، فیسئ ان یمکون علی احسن احوالہ، بلیس صالح لیاہ، ویسمو

ویستغل البقلۃ، لأن تعظیم القرآن واللہ واجب، کذا فی فتاویٰ فاضلی خان"۔ (الفتاویٰ العالمیہ: ۷۰)

۱۹۵، ۳۱، شہید)۔

تفصیل

سوال: اے اہل ایمان! اس حالت میں اگر تم نے کچھ نہ کرنا شروع کر دیا تو تم کو سزا دی جائے گی۔
الجواب: حامداً ومصلحاً:

تو یہ ایسے نعرے ہیں اور نفسِ سحر ہے۔ یہ بھی شعوبہ کے لئے خدا کی العذر الخیر (۱)۔ فقیہ و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

قرآن کریم کو بغیر تلاوت کے پڑھنا

[illegible]

المصحف و بيانه علم و حقايق الدين و اخلاقه - ۱۲۶۸ - كتاب الحنفى (الارباحه) - ۱۰۰

وكانت في جامعة طرطوس في عام ١٩٨٠ م. في فصل في جامعة الأزهر في القاهرة

الإيماء في نفع النفس والمال للكمي رحمه الله تعالى في 1-1 في هـ محمد بن علي
الكمي رحمه الله تعالى ج 1 دار الفجر أنكره

والله اعلم بالصواب. (مكتبة دار الفکر، طبع ١٣٨٦ هـ).
 ١٠- «الشيخان» في اللغة: الرجلان، لكن في اصطلاحنا: الشيخان هما الشيخان الرئيسان في الحديث، وهما الشيخان أبو داود والشيخان أبو حنيفة. والشيخان في الحديث هما الشيخان الرئيسان في الحديث، وهما الشيخان أبو داود والشيخان أبو حنيفة. والشيخان في الحديث هما الشيخان الرئيسان في الحديث، وهما الشيخان أبو داود والشيخان أبو حنيفة.

وكان في شيخ الشافعي والشيخ المكي رحمه الله تعالى من ١٠٠٠ هـ. ثم من رحمه الله تعالى
المكي رحمه الله تعالى من ١٠٠٠ هـ. ثم من رحمه الله تعالى من ١٠٠٠ هـ.

در تعالی حاکم المصطفوی علیهم فی الفلاح ع - ۳۲. تضع فی صفه لانا کار فی سبی،

ان کا کہنا کہ یہ کتابیں جو اس وقت تک لکھی گئی ہیں ان میں سے (۱) ان کتابوں میں ان کے

میں سے (۲) ان کتابوں میں سے

میں سے (۳) ان کتابوں میں سے

میں سے (۴) ان کتابوں میں سے

میں سے (۵) ان کتابوں میں سے

میں سے (۶) ان کتابوں میں سے

میں سے (۷) ان کتابوں میں سے

میں سے (۸) ان کتابوں میں سے

میں سے (۹) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۰) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۱) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۲) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۳) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۴) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۵) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۶) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۷) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۸) ان کتابوں میں سے

میں سے (۱۹) ان کتابوں میں سے

میں سے (۲۰) ان کتابوں میں سے

میں سے (۲۱) ان کتابوں میں سے

میں سے (۲۲) ان کتابوں میں سے

خط میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک اور اس کا ادب

سوال (۱۷۱): آپ نے مرتبہ ۲۰۰۳ء کے پندرہ اذیت نے جوابات میں طرہ دینے
تھے۔ ایسے اخبارات میں جس میں وضو اور نماز کی زبان میں اللہ اور اس کے حبیب محمد ﷺ اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لکھے ہوں، ان کے ذمہ پڑے کہ وہ اپنی زبان سے ایسے کلمات نہ کہیں جو قرآنی آیات کے
قرآنی آیات کے برابر ہوں جس طرح قرآن کی آیات کے لیے قرآنی زبان میں قرآن اور قرآن کے
ساتھ لکھنا چاہیے۔ لیکن یہاں یہ حال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض کتابدار یا مترجم جو اس میں ہر کسی کو
تعلیق کا ہوا کرتے ہیں، ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو کہ غور فی حق اللہ یا اللہ کے حبیب محمد ﷺ یا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں، مگر ان کے خیال میں یہ کلمات ایسے ہیں جو کہ قرآنی آیات کے
قرآن کے برابر ہوں۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اس میں شک نہیں کہ یہ سب کچھ صحیح ہے، لیکن ہم نے اسے اس لیے اس لیے آیات قرآنیہ کے
ادب اور تقیہ میں، اخبارات اور رسائل میں آیات اللہ تعالیٰ کی زبان میں اور اللہ تعالیٰ میں، اس لیے کہ
یہ قرآن کے ساتھ ہیں۔ اس کے لیے کہ قرآن میں لکھا گیا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا گیا ہے، اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے، اس لیے کہ

واللہ اعلم بالصواب، کتاب المسبب، لکھنؤ، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ
عربی میں جمع لکھا ہے، کتاب المسبب، لکھنؤ، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ
لاہور، کتاب المسبب، لکھنؤ، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ
۲۰۰۳ء، تصنیف: الدیوبی، لکھنؤ، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ

۲۰۰۳ء، تصنیف: الدیوبی، لکھنؤ، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ

وہ تہ نہیں اندیسے دوسرے طریق مآثورہ کو اختیار کرنا چاہئے۔ تفسیر کی کتاب کے متعلق خواہ جلائیں ہو یا کوئی اور
بوقلمانیہ نے تصدیق کی کہ کھلی ہوئی آیات وغیرہ وضوح کرنا جائز نہیں (۱)، ہاں مضمون تفسیر یا خالی جملہ کے کسی کرنے
میں دو قول ہیں اول: اجتناب، دوم: کراہت، اول: ان کو توسیع و التماسی نوع (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد المذنب محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔ ۱۳۰۲ھ۔ ۹۰۲۔

الجواب صحیح: ہندو محمد نظام الدین علی عہد دارالعلوم دیوبند، ۱۳۰۲ھ/۹۰۲۔

اگر غلطی سے قرآن کریم گر جائے تو کیا کرے؟

سوال [۱۱۸۲]: اگر کسی شخص کے ہاتھوں سے غلطی سے قرآن کریم گر جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً و مصلياً :

۱۔ عقداً و توبہ کے غلطی ہوئی (۳)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

یوسیدہ قرآن کریم کو کیا کیا جائے؟

سوال [۱۱۸۳]: اگر قرآن شریف یوسیدہ ہو جائے تو کیا کیا جائے ایک عالم صاحب کہتے ہیں کہ

آگ میں جلا کر مارا کھڑکھڑا دین میں نہیں کھینک دیا جائے۔ کیا ایسا کرنا بھیجہ اور جائز ہے؟

الجواب حامداً و مصلياً :

جو قرآن شریف یوسیدہ ہو کر کھڑکھڑا کے قابل نہ رہے تو اس کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر قبر کھود کر اس

میں دفن کر دیا جائے مگر بستر ہے (۴)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۱: "و لا يحرق له من المصحف" الباب الثامن لا يمسوا به، ويكره له من كتب التفسير والفقه
والسنن، الفتاوى العالمانية: ۳۹۱، الفصل الرابع في احكام العيش، رشيدية.

۲: "واما كتابة القرآن، فلا بأس به اذا كانت الصحة على الاثر من عند أبي يوسف، لأنه ليس بحامل
للصحة، و كره ذلك محمد، و به أخذ مشايخ معاصري، حاشية الطحطاوى، ص. ۱۳۳، قدیمی.

۳: (نکذا فی امداد الفتاوی، ۶۰۲، مکتبہ دار العلوم کراچی).

۴: "قال في الدر" المصحف اذا صار محال لا يقرأ به، يدفن كالسلب."

والی زاد المعاد، "خبره بدوی، ہی یعمل فی خرقه طعنه، و یدف فی محل غیر معین لا .."

یوسیدہ قرآن کریم کو چھڑانا

مسوال ۱۱۸۴۔ ایک شخص نے قرآن شریف کو پھاڑ دیا، کیا وہ ایمان سے خراب ہو گیا؟ اگر ایمان سے خارج ہو گیا تو کیا اس شخص کا کافرا بھی قاسد ہو گیا؟ ایسی حالت میں کیا اس کی زوجہ کو عدت کے دن گزارنا لازم ہے؟ کیا اس شخص اپنی زوجہ کو جوڑ کر ناجائز ہے تو شرعاً اسے کیا امر ہے؟

الجواب جامعاً و مفصلاً:

قرآن کریم کو پھاڑنا کفر سے جیسا آیا کہ وہ یوسیدہ ہو گیا تھا اور عداوت کے قابل نہیں رہا، تو اس کو بے اہل سے بچنے کے لئے چاہئے کہ وہ ایمان میں کوئی فرق نہیں ہوگا (۱)، البتہ اس کے متعلق کسی ایسی حالت میں پاک پڑنے میں چھڑا کر، اگر کفر میں کراہ جائے گا (۲)۔ اب مسئلہ ذکر ہے: اس کا کافرا قائم ہے کفر

بے بدلتا، وہی المخبورۃ، و منجی ان یسلحہ لہ، و لا یسئل لہ، لانه یحتاج الی حالہ القرب عبدہ الخ۔ (کتاب المحرمات مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب یصو الدعاء علی ما یسئل لہ)

۱۔ ب۔ ۱، ۲، ۳

و کذا فی الحدیث، کتاب الحنفی والإمامۃ، فصل فی البیع (۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴)

و کذا فی الفتاویٰ العالیہ کتب الکفر، الباب الخاص فی أدب المسجد، وغیرہ
و مصحف، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷

(۱) الخیر، ایمان بنی فتوایٰ عزاثر اس مسئلے پر آئی ہیں

”و امر ما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ أو مصحف أن تحرق“

فإن المسحوقی رحمہ اللہ علی ”و إذا حرق حرقہ لأن المسحوقی هو القرآن المتسویح، أو المستطیل غیر من التسمیاء، أو بلغا غیر قریشی، أو صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۲۱۳، قدسی کرہی

اس کے لئے یہ بیان مختلف، قرآن کی یہ ہے کہ اس کے ارتکاف اور تہمیل نہایت سے اور کفر و کفران اس میں استخفاف بالقرآن، أو سحوہ عمدہ بعض فی الشرع بکفر، (شرح الفقہ لاقتصر، قص فی تفسیر و اتصال، ص ۲۹، قدسی)

۲۔ فی الحدیث ”المصحف إذا صار محالاً لا یقرأ فیہ، یدعی کلامہم“ وہی الرواۃ، ”قوله یدعی“

نہیں ہو۔ اگر کسی اور سے چاہیے کہ اسے سنائیں تو کہہ دو، یا سنت کریں۔ فقط، اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۳۔ ولایہ محمودیہ دارالعلوم دیوبند ۱۳۱۵ھ۔

الجواب صحیح دہلوی دارالعلوم دیوبند ۱۳۰۹ھ۔

قرآن کریم کے بوسیدہ اور اوراقِ وحیانا

سیدان ۱۱۸۵۔ قرآن کریم کے بوسیدہ و اوراقِ کواکب کوئی آگ میں جلا دے تاکہ یہ قریش سے بچ جائے تو میں کوئی کتاب دو نہیں؟

الحجاب حائل و مصنیع:

۱۔ میں کوئی کتاب دو نہیں (۱) لیکن یہ آپ سے میری یہ کہ مخطوطہ کتب قرآن کریم سے بھی بچ سکتے (۲) فقط واللہ اعلم۔

۳۔ اب مایہ علق بانقرآن دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح عید احمد غفرلہ، علیہ السلام، دارالعلوم دیوبند ۱۳۰۹ھ۔

۴۔ بحسن علی سورۃ طہ، و بدلی فی محل غیر مستحب لا یوطأ، والذکر المختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، ۱۷۰، مطلق الدعا، سعید

او کذا فی الفتاویٰ العالیہ ص ۳۳۵، کتاب النکاح فی اذان، المساجد والصلۃ والمصنوع، رشیدیہ

(۱) آخرت میں بھی اتنا کافی عذر اڑیں کہ اللہ تعالیٰ بخیر ہے

۵۔ و بعد من بعد من الشرائع فی کل صحیفہ او مصحف ان بدلی، و صحیح الفتاویٰ ۶۶۲

و کذا من بعد من بعد من الشرائع، و بعد من بعد من الشرائع

۶۔ و لم یصحح ان صابر بحال لا یفرغہ بدلی کا مسموم، و فی الرد، "بحولہ بدلی، ای بحال فی خوفہ ضائع، و بدلی فی محل غیر مستحب لا یوطأ" والذکر المختار مع رد المحتار، ۱۷۰، مطلق الدعا، غیر ما یستعمل، سعید

و کذا فی الفتاویٰ العالیہ ص ۳۳۵، کتاب النکاح، رشیدیہ

وہن کے لئے بوسیدہ قرآن کریم کو لپیٹ کر رکھ دینا بجا و جلی نہیں

سوال (۸۹) : ۱۔ زید نے یہ بات قرآن پاک کو جو کہ بہت ہی مستہم کیا تھا کھڑے کر کے اپنے کپڑے میں اس نسبت سے باندھ کر رکھ دیا کہ اس کو کسی کو نہیں دینا، اب میں غصہ کر، یا بات کا اس پر زیادتی کی نے بہت فریاد کیا، وہی کیا اور زید کو برادری میں جہانم کیا کہ زید نے قرآن پاک کی وقیفائی ہے۔ زید کا اور اس کی یوں کا کسی اور محلہ میں انگارہ ہے۔ براؤ لڑم طبع فرما، میں زید نے کسی قسم کا ٹھانڈا کیا یا نہیں؟ اس کی زیادتی نے حملہ کیا یا نہیں؟ بیوی کے اس حرام سے برادری والوں نے زید کو برادری سے نکال دیا اور یہ کہ جسے جسے نفی نہ آئے گا اس وقت تک ہم تمہیں گاؤں میں نہ رہنے دیں گے۔

الحوبہ حاملاً و مصلیاً :

جو قرآن پاک بہت بوسیدہ ہو جائے، اور متدلی میں نہ ہو سکے تو اعلیٰ بات یہ ہے کہ اس کو اپنے سر لپیٹ کر قبر پر کراس میں محفوظ رکھ دینا ضروری ہے، کسی کو اس کتاب پر غصہ نہ بھی اس طرح غصہ نہ کر دینا درست ہے کہ اس کے اور اقل نیچے نہ جائیں اور بے ادبی نہ ہو (۱)۔ اندر یہ کہ تصور یہ بھی تھا تو اس نے یہ کوئی جرم کیا کہ نہیں کیا۔ ذاتی اختلاف کی وجہ سے بیوی کو اس کا جہانم کرنا بڑا حرام ہے اور برادری کا اس کی وجہ سے بخیر و برائے برادری یا گاؤں سے نکال دینا اور بلا وجہ نہ دینی کو لازم ہے کہ یہ کو کتاب میں آئے اور ہے سے ہرگز نہ دے کے درجہ تفسیل و اجتناب سے، یعنی کو بھی تو یہ لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد قمر علی، علوم راجہ بندہ ۲۱/۱۰/۹۰ھ۔

اجاب مکہ: بندہ محمد نظام الدین قمر علی، راجہ بندہ ۲۲/۱۰/۹۰ھ۔

۱۔ "المصحف إذا صار بحال لا يفرقه، يدين كالمسلم، وفي الرد: "أقول: مدعي أني يجعل في عرفه طاهره، و يدين في محل غير مسلمين لا يوطئ" "الرد المحتار مع رد المحتار" ۱/۱۵۱، مطلب يعلق الدعاء على ما يشمل الشاء، بعيد

(وكد في الفتاوى العاتكة ۳۶۳/۵، الباب الخامس، رتبہ)

و قد لعلامه و حبة الر حبلی "و يدين المصحف كالمسلم إذا صار بحال لا يفرقه

أو نقی فی ماء جار، و لا یزال احسن "الفقه الإسلامی و أدله" ۲/۵۰، مطلب الخامس، رتبہ)

قرآن کریم کو گراموفون میں بھرنا اور سننا کیسا ہے؟

سوال (۱۱۸۴): ایک شخص صاحبِ حشمت کے مکان میں فونو گراف رکھا ہوا ہے اس کے اندر غایتِ درجہ خوش الحانی کے ساتھ میں کلامِ پاک کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تقریر اور اظہارِ کافِی طرز سے بیان کیا جاتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احوال، جائزہ تھے موصوفائے کرام کی تعریف، خوبہ زمین الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بابے کو پسند کیا ہے۔ لہذا اس کا سننا اور مکان رکھا نہ رکھنا جائز ہے کہ نہیں، اگر جائز نہ ہو تو پورا پورا حوالہ حدیث نوشت فرما دیں تاکہ اس بابے سے لوگ باز رہیں۔

الجواب حامداً و مصلياً :

فونو گراف کی وجہ سے ایک آلہ ہے جس کے ذریعے سے محش پرست، دنیا دار، دین سے غافل، بیکار لوگ، پتلا دل، بھلائے اور وقت گزارتے ہیں، اس میں گانا بجاتے بھی ہوتے ہیں، غش اور مذاقہ نغزائیں بھی پڑھتی جاتی ہیں، قرآن کریم خدا کی کلامِ سب سے زیادہ معزز اور واجب الاحترام ہے ان کا گراموفون میں بھرنا اور سننا ناجائز ہے (۱)۔ اس سے احترامِ لازم ہے، اگر قرآن شریف کو آلہ کی وجہ سے بیکام اللہ کا شہداء اور استغفار ہو گا جو کفر ہے۔

"وفي الخلاصة: من قرأ القرآن عنى ضرب اللفظ واللفظ، يكفر، قلت: وبخبره من ضرب اللفظ واللفظ مع ذكر الله تعالى وبعت المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم وكذا التصديق على الذكر" اور شرح فقہ کبیر (۲)۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ جو اشیاء قابلِ احترام ہیں ان کا اس میں بھرنا اور سننا ناجائز ہے خواہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصافِ مبارکہ ہوں یا دوسرے بزرگینِ دین کے احوال حسنہ۔ خوبہ زمین الدین

(۱) "وفي المسراج: وذلك المسئلة أن الملاهي كلها حرام الخ" (الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، ۳۳۸/۶، معبد)

(۲) شرح لفظہ الاکبر ص: ۱۶۷، فصل فی القراءۃ والصلوة، (مبدی)

و کذا فی رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، ۳۳۹/۶، معبد)

چشمی راس بدشقی باسی بجے پہلے فرمایا کہ کتاب میں نص ہے اور وہ کتاب اس آدمی کی ہے۔ قتلہ و گناہوں کا مال امر۔

ترجمہ: اگر دشمنی خداوندی ہے تو اسے جتنی دیر سے ظاہر ہو سہا، پور۔

الجواب صحیح: سعید احمد خیر آبادی، عبدالحلیم، ۲۶، مکرم ۵۹ء۔

قرآن کریم کو راموفون میں بھرنے اور اس کی تجارت کرنی

سوال [۱۰۸۸] ۱۔ مراموفون کے پکاراؤں میں قرآنی باتیں نہ لیں کی جس میں علماء

سردکار نے تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث مسیحیوں کی ہے اور آپ کے کلمہ و معجزات میں بھرنے کا حلال اور بھرنے کو حرام کرنا انہیں کے کونکوں اور ثواب خاواں میں اور ہزاروں میں وراثت و تقاضا کے وقت کو بھی انہوں میں بھرنے سے منع کیا ہے؟

۲۔ مراموفون کو دیکھنے سے قرآنی کلمات نہ لے کر تجارت کرنے والے ہیں ان کو نصیب ہے اور یہ

جرت لینا دین بے نیاز ہے یا تارام ہے؟

۳۔ جو لوگ اہل دین سے کرایہ دیکھ کر تجارت کرتے ہیں اور پھر اس کی تجارت کرتے ہیں یہ تجارت

حلال ہے یا تارام ہے؟

۴۔ جو لوگ یہ دیکھ کر دانتے ہیں کہ لوگ ان دیکھ کر ان کو یہ نہ بھراؤ اس کی تجارت نہ کرنا چاہئے

تجربہ کرتے ہیں اور مراموفون میں یا سفیر و نقل سے اس کو جواب دہ دینی فرمایا کہ حلال ہے۔

کافی مدد فیضانِ حیدر آبادی

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ مراموفون، اگرچہ مراموفون میں سے اس نے قتلہ و گناہوں میں سے بھرنے کا حلال نہیں

تقریباً صحیح کے طور پر مراموفون میں لکھا ہے، جس کے ساتھ وہ وقت، یہ نہ لکھا ہے کہ یہ کتاب حرام ہے، اس لئے اس سے تجارت نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ یہ فعل اور تجارت میں لکھا ہے کہ اس سے قرآن کریم کی تجارت نہیں ہوتی ہوتی ہے۔

۳۔ فی طریقہ یہ تجارت میں لکھا ہے۔

۵۴۔ جس فصل سے قرآن کریم کے احترام میں فرق آتا ہو، بلکہ قرآن شریف کو تو تفریح اور ہوا واجب بنادیا جائے وہ فحش کلمہ و معنی ہے، اگر اس میں استہزاء و استخفاف بھی شامل ہو تو نہایت خفیانہ امر ہے، ایمان کا باقی رہنا دشوار ہو جائے گا۔ جو شخص قرآن کریم کے ساتھ سہواً نہ کرے، فقہاء اس کی تکفیر کرتے ہیں۔

”بنا انکر ایۃ من القرآن، لو تسحر بایۃ من القرآن، وہی الخزانۃ، أو عذاب، منفرہ، کذا فی استقار، عایۃ“ (۱)۔ ”إقرأ القرآن علی ضرب الدف والفص، فقد کفر“۔ ہذا فی علانگیہ (۲)۔ ۸۸۷/۲۔ فقہ و تہذیل۔

درود اللہ محمد و آلہ وسلم، ۱۱۸/۵۴۔

صحیح: عبدالمطیف، ۳۰، مجموع، ۵۴۔

قرآن کریم کو آیات اور آیات میں تلاوت کرنا

سوال (۱۱۹۹)۔ قرآن کریم کو عربی الفاظ میں جن الفاظ میں قرآن کریم نازل ہوا ہے یعنی ”الحمد لله رب العالمین“ کو گانے کے آلات میں جن آلات میں، آج: یا چاہے موسیقہ و سنائیڈ یا نہیں؟ مرنے والے کو کس حد پر جائز ہے، حرمت کیسی ہے اور سننے و سنانے والوں کو شریعت شریف کیساتھ کیسی ہے؟
 قرآن کریم کو قرآن کریم کا عربی الفاظ میں سننا و سنانا: کیا ہے؟
 الجواب حاملاً و مصلیاً:

قرآن کریم کے مبارک عربی الفاظ کو راگ اور گانے کے آلات میں پڑھنا اور سننا جیسے سارنگی، برصغیر و غیرہ میں انتہائی بے حرمتی اور توہین ہے، شرعاً جہزاً و نفساً، فقہاء نے بہت سخت حکم لگایا ہے (۳)۔

(۱) الفتاویٰ العالمگیریہ: کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام امر ندین، مکتب موحیات الکفر انواع و منها ما یصلح للقرآن، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، و شنبہ:

(۲) وکذا فی الدنار حانیہ، کتاب احکام المر ندین، فصل فیما یعلق بالقرآن، ۵، ۴۶۰، مدارہ القرآن:

(۳) الفتاویٰ العالمگیریہ، المصنوع السابق، ۴، ۲۶۰، و شنبہ:

(۴) ”قرأ القرآن علی ضرب الدف والفص، یکفر لاستعفاده، و ادب القرآن ان لا یقرأ فی مثل هذه المناسبات والمجلس الذی اجتمع فیہ للقاء والرقص لا یقرأ فیہ القرآن کما لا یقرأ فی البیع -

آداب تلاوت کا بیان

منبر کے پہلے درجہ پر قرآن رکھ کر پڑھنا

سوال (۱۰۷): منبر کے پہلے درجہ پر قرآن شریف رکھ کر عزت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بزرگوارانِ اہل کثیف و غریب پر رکھ کر پڑھنا تو ضائعِ ادب ہے۔ جس جگہ چیر کھجے جاتے ہوں نہ ہند
بغیر مناف و غیہ سے نہ رکھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: لغو و فخر، دارالعلوم دیوبند۔

مجبوراً لیٹے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا

سوال (۱۲۱): صعب شدیدی کی وجہ سے کچھ تلاوت نہیں کر پاتے کیا اس زمانہ کے چہیت یا نہ کرنا
کلمے بکارت کرنا اور پیوں کو نہ ٹکڑا کر پیوں کو ڈرو اور سوزنے میں تھنوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے
اور ٹھنوں میں درد ہوتا ہے، کیا یہ سوزنا لازم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسی حالت میں بغیر سوز کے بھی تلاوت جاری رکھیں، بسبب ہونٹ تو سوز لیں۔ (فقط واللہ
سبحان تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: لغو و فخر، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۲ھ۔

ایسا بھی نہ ہو، تمام اندرین فخر و اراہ و مریج نہ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۱۱. قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَلَا تَكْلَفُ الْاِسْفَافَ وَالْمَیْمَنَ الْاَسْفَلَ وَمِیْمَنَ الْاَسْفَلَ (سورۃ البقرۃ: ۲۸۶)

وہاں لحاظ نہیں کریں کہ کسی ایسی لا کلف احد اہوی طافہ، و ہذا من کلفہ تعالیٰ حلقہ و رافہ

بہم و احسنہ الیہم: انصیر اس کثیر: ۱، ۳۵۷، دار السلام، ریاض:

درست ہے یا نہیں؟ ایک مقامی نام میں طریقہ کو درست فرماتے ہیں حالانکہ اسی طریقے سے احادیث قرآن کرنا درست نہیں ہے، جب کہ ملاحق سے منطوق کیا ہے، مسئلہ کیا ہے؟

الجواب جازمًا ومصلیًا:

اصلی بات وہ ہے کہ سب سب سے آہستہ آہستہ قرآن کریم پائے ایک کی آواز دہرائے تاکہ قرآن کریم کو سنے گا فریضہ کسی کی طرف متوجہ نہ ہو لیکن اگرچہ اپنی سب سے بھی ایسے قول پر اجازت ہے۔ جب ایک شخص خود ہی عہدوت میں مشغول ہے اور دوسرے کی عہدوت کو نہیں سن رہے تو قرآن پاک کی طرف سے اجازت کرنے والا نہیں ہے۔ (۱) لکن وہ نام۔

حررہ وغیرہ وغیرہ۔ (۲) انصوحہ دیندہ۔

قرآن خوانی میں قرآن شریف زور سے پڑھنا چاہئے یا آہستہ سے؟

سوال ۱۱۱۸: "ایسا لکھا ہے کہ قرآن خوانی میں قرآن شریف زور سے پڑھنا چاہئے۔
یہ موافق ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ: "ما اہل سنت والجماعت"۔ میرا تصور یہ ہے کہ قرآن خوانی میں آہستہ سے پڑھنا چاہئے۔
خاموشی سے پڑھنے کو کہتے تھے۔ صحیح مسند سے منقول ہے۔"

۱: "وَمِنَ الْقُرْآنِ تِلْكَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ الْفَرْقِ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ حَلْفًا لِّلْمُسْتَعِزِّهِ الْإِسْلَامِ
وَالْإِنْسَانِ، وَلِجَلِّ لَا يَأْتِي بِهِ"۔ حاشیہ الطحاوی علی مرقی الفلاح، کتاب الصلاة، قبل باب ما یعلق
بالقرآن، ص: ۳۱۵، قدیمی؛

"وَحِجَّتِ ابْنُ الْحَنَظَلِ الْإِجْمَاعُ عَنْ عِدَّةٍ وَحِدٍ الْإِسْتِغْنَاءُ وَالْإِنْصَاتُ فِي غَيْرِ الشَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ،
وَالْمَلِكُ أَنْ يَجْعَلَ عَلَيَّ كَيْسَ مَسْجِدٍ أَحَدًا يَمُرُّ فِيهِ مَرَجٌ عَظِيمٌ، لِأَنَّهُ يَعْطِي أَنْ يَتَوَكَّلَ لَهُ الْمُسْتَعِزُّ
مَالَهُمْ عِلْمُهُ، وَالْمُسْتَعِزُّ يَنْعَكُ حُكْمُهُ، وَالْمُسْتَعِزُّ مَسْأَلَةٌ تَجَاهُ هَذَا، وَكُلُّ دَلِيلٍ شَعْلٍ مَعْلُومٌ"
تفسیر المنار ۲۵۲: ۵۵۳

"وَبِإِذْنِ الْقُرْآنِ فَاسْتَعِزُّوا وَاسْتَعِزُّوا"۔ المزمع فی سجدہ من الاستماع الیہ الا لی صلاة
مغروضة، (حکایت القُرآن للخصاص، ص: ۳۹، باب القُرآن وحلف الإمام، دار الكتب العربی، بیروت)
او کذا فی روح المعانی ۵۰۹: ۱۵۳، (در اجزاء لکھنؤ العربی بیروت)

الجواب حامداً و مصنياً :

افضل دینی ہے کہ آپ ایک جبرائیل قرآن شریف پڑھتے تو سب آیتیں پڑھیں لیکن نہ سب پڑھیں
 آپ بھی کچھ پڑھتے ہیں (۱)۔ لکن یہ بھی نہ توئی اہم۔
 زور الہامی و فطری۔

لوگوں کی رعایت میں قرآن سننے اگر پڑھنا

سوال [۱۱۱۱] : حضرت ابی بن کثیر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ قرآن شریف کو
 ۱۱۳ سے لے کر ۱۱۴ تک کوہن اللہ علیہ السلام نے تو فرمایا کہ اے نبی! میں نے تو فرمایا کہ اے نبی! میں نے تو فرمایا
 کہ اگر تم یہ حضور ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں تو اس پر حجت اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی
 قرآن پڑھنے پر قرآن پر عبادت اور خوب حضور پر حجت پڑے تو جائز ہے بلکہ اگر نماز ترک کر دے تو اس کی رعایت سے
 خوب سنو اگر کسی کو دل خوش کرنے کے لئے پڑھا جائے تو کیا حکم ہے کہ وہ سن کر دل خوش کرے یا نہیں؟
 الجواب حامداً و مصنياً :

اس میں شک نہیں کہ قرآن دل خوش کرنے میں بھی خوب ہے لیکن جو عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے کی
 جاتی ہے اس میں نیت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی ہی ہونی چاہئے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا اپنی اصل
 کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی خوش کرنا ہے۔ لہذا اس میں بغیر اس میں قصد اطاعت اللہ (۲) اور اللہ تعالیٰ کی

(۱) "ولما سألنا اجتماعهم على قراءة الإخلاص جهراً عند حجة القرآن، ولو قرأوا وحده واستمعوا لقرآن
 فهو أولى" : الفتاوى العاتكية، ۵ : ۳۲، الباب الرابع في الصلاة والسجدة والقرآن، وتبديده :
 وكذا في حاشية الطحطاوي على مرقا الفلاح، ص ۳۱۹ فصل في صفات الآلة كذا، قدیمی :
 (۲) كذا في تفسير ابن كثير ۲ : ۲۹۱، سبيل الكينهي لاهور :
 وكذا في مدارك التبريل ۲ : ۲۹۸ سورة الأعراف، قدیمی :
 ۲ : سورة النساء ۸۰ :

والله اعلم بالصواب "حجرت دہلوی عن عبدہ ورسولہ محمد علی اللہ علیہ وسلم بان من اطاع اللہ
 اطاع اللہ ومن عصا اللہ عصی اللہ، وما ذاك الا لانه ما يقضى عن اليهودي ان هو الا وحی ووحی :
 : تفسير ابن كثير ۲ : ۲۹۸، ص ۳۱۹، سبيل الكينهي لاهور :

الجواب حامداً ومصلیاً :

اگر ۱۲۵۰ سے پہلے سے کوئی شخص آواز بلند کرے یا ہے اور پھر کسی نے آکر اپنا عقیدہ شروع کر دیا تو اس نے اپنے لئے نور دکھائیں جانے کو اور اگر عقیدہ پہلے سے کوئی شخص پڑھا ہے تو بعد میں آنے والا آیت کا دوت کرے تو مجبور یہ بھی نہیں کیا جے گا جس شخص استسائی جزی ہے (۱)۔ فقہاء اللہ سے ان تعالیٰ علیم۔

ترجمہ: اعلیٰ شہادۃ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۹/۱۳۸۰ھ

الجواب صحیح، بعد و بعد منہجی عنہ بالعلوم دیوبند ۱۳/۹/۱۳۸۰ھ

جسہ کی ابتدا کلام پاک سے

سوانح (۲۰۲ : ۱) : مسٹر یونیورسٹی سندھوں کا اور ہے جس کی مجلس (مسلم یونیورسٹی نورٹ احمدیہ مسلم یونیورسٹی کی جماعت ہے اور کوئی غیر مسلم جانو نامی کا ممبر نہیں بن سکتا۔ مجلس مذکورہ کے چارہ خصوصی مشفقہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء میں ایک فیصلے نے تجویز پیش کی کہ کورٹ کے جلسوں کی ابتدا تلاوت کلام سے ہو کر ہو۔ اس پر ایک دوسرے فیصلے کی اور کہا کہ "اس میں جلسہ میں تلاوت کلام ہر کوئی کل دوسرے جلسوں میں ہو کر سنی اور جسہ میں کلام و عبادت کلام پاک پڑھنے کے لئے پڑھا ہوگا۔ اس لئے اس تجویز کو پیش کرنے کی عبادت نہ دی جائے نہ واضح ہے کہ اس مجلس میں کلامی فقہاء میں میرا ان خانہ جی اور فیکہا پیشواں، مزید میرا ان برکبر مسلمان ہی ہیں اور ۱۲۵۰ سے ۱۳۰۰ء تک اس کے لئے اور کلام و عبادت کلام پاک پڑھنے کے لئے ماسر ہونے ضروری نہیں ہے۔

چونکہ یہ تجویز شامل ایجنڈا تھی اور یہ اسکی تجویز کے پیش آنے کے لئے جو خارج ایجنڈا اور وہ جہتی

۱۔ "مسعی یظہر اھی البتہ وھنہ مشغولون بالعمل، یعنوں فی ترک الامتناع عن الصلوٰۃ، اللہ من فی القرآن والا فلا" و کذا الخرافۃ الفقہ عندہ فی القرآن، مدرسہ مدرس فی المسجد و فی مقررۃ بقرا القرآن بحجت تو مسکت عن شریعہ یسمع القرآن بعد فی شریعہ "الفوائد العالمہ کبریٰ" ۵۰، ۳۱، الباب الرابع فی فضلاء والشیعہ و فوائد القرآن، و تشبیہ

روکد فی رد المحتار ۵۶۰، مطلب الاستماع للقرآن فرجی کتابة، سعید

روکد فی مجموعۃ الفتاویٰ علی ہامش حلائے الفتاویٰ ۳۳۰، محمد اکیڈمی لاہور

تلاوت کے وقت سر ہلانے

سوال ۲۰۵۱: تلاوت کلام پاک یا سب حدیث پر ہفتہ است سر ہلانے کی بات؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ شرعی ظن نہیں طبعی رائے ہے بعض ہلالتے ہیں بعض نہیں اثناء اللہ تعالیٰ و الحمد۔

رد المحتار ج ۲، غفرلہ، دار الفکر، بیروت، ۲۲/۱۲/۱۴۰۵ھ

ایک نیک کر قرآن شریف پڑھنے والے کا اجر

سوال ۲۰۵۲: نہانی اور ان چار کے باب فقہ قرآن شریف میں جو یہ حدیث آتی ہے کہ

”ایک آدمی کر پڑھنے والے کو ہر ماہ ثواب اور جہنم پہنچتا ہے اس کو ستر ثواب ملتا ہے“ (۱) یہ عقل کے خلاف اور

انصاف کے خلاف ہے یا نہیں؟ حدیث نے اس کا کیا جواب دیا ہے؟ مہربانی فرما کر جواب عطا فرمائیں

مفصل رد لکھ دیا جائے۔ فقط حق و آجروں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

چونکہ ایک نیک کر پڑھنے میں شہادت زیادہ ہوتی ہے اس نے فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو دوا برپیش ملے

ایک پڑھنے کا اجر ۱۷ ہر ماہ شہادت کا اجر۔ جو شخص روزی سے پڑھتا ہے اس کو شہادت نہیں ہوتی تاہم یہ معروف پڑھنے

کا اجر ملے گا اور اس سے مقصود قرآن شریف کی طرف توجہ اور رغبت دلائی ہے۔ جو شخص پڑھے ایک کرشمہ پڑھتا

۔ من هذا الجوف فلا تأس بالذک۔ انکشف فتح الخلفہ شرح صحیح المسلمہ۔ باب الہیئۃ و سائر

بالمصنوع الخ۔ ۳۸۶۱۳، مکتبہ دار العلوم

(و کذا فی الحلۃ الکبیر ص ۶۰، مطلب فی أصح القولین، مہمل کتبہ ص ۱)

و فی رد المحتار: ۱۰۷، مطلب بطل الدعاء الخ، معتمد

۱۰۷، ”عمر عائشہ و حسن اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ اثناء بالقرآن مع السفر

الکرام الخ، ۲، والذی یقرؤہ، یفتح یدہ، وهو غصہ فقی، لہ اجراں اثنان،“ (۲) میں اس ماجہ باب ثواب

القرآن، ص ۲۷۶، میر معتمد کتب خانہ

(۲) سنن أبی داؤد مع بدل المسجود، باب فی ثواب قرآن القرآن ۳۳۰۶، مکتبہ غاصیہ، ملتان

اگر ہوگا تو کیا وہی مخصوص اس سے تم اور اگر حاجت و نیکی کے لئے یہ حاجت جائے۔ آخر میں صراحتاً فرمیں مثلاً: ”وہ وہی کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرویات میں یہ مبالغہ و تعسف فرمیں: ”مکتوب ہے“ (۱) اسی طرح یہ ”الا حول ولا قوة الا باللہ“ الخ و لا مسحہ میں اللہ بلا ایہ (۲) کا معنی صرف میں ماننے بلکہ دفع ہونے جس کا کوئی فقر ہے مروی ہے و اگر کوئی اس وحید کو دفع فقر اور غنی و غلظت کے لئے انکی پرہیز ہے تو کیا اس کو اس دنیوی حاجت کے قضاء کے لئے یہ ثواب جو مطلقاً ثلاثہ قرآن شریف کے متعلق یا ”الا حول ولا قوة الا باللہ“ الخ پر ہدایات میں وارد ہے موصول ہوگا یا نہیں؟

اور اگر کوئی شخص ایسا وظیفہ جن کے فضل و کرم سے ثابت ہیں و لائق ہوں تو نہیں چہ عاشر تا ثلث ایسا ہی جن اور ان کے فضل و کرم سے ثابت ہیں مثلاً: ”وہ شام و باری عزامہ و درود و الحمد و ثناء و ان کے فضائل مخصوص ہیں و اب کوئی شخص فارسی و ہندی وغیرہ زبان میں کوئی درود و ثناء کا کسی حادثہ کے لئے پرہیز نہ کرے تو کیا اس کو وہ ثواب بھی ملے گا؟ جواباً: ”نہیہ“ وغیرہ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ با تفصیل بیان فرمادیا جائے۔

الجواب حامداً و مصلياً:

جو خوش و فوایدات و سرور و ناز کے مخصوص ہیں ان کے لئے یہ ثواب سے ثواب میں کمی نہیں لے گی، کیونکہ جس نے ثواب بتایا ہے وہی نے خواص و فوائد بتائے ہیں اور ان خواص و فوائد کے لئے یہ ثواب کی تعمیر دی ہے۔ و ثواب کو مشرک نہیں کیا خواص و فوائد کی نیت نہ ہونے کے ساتھ

یہ خواص و فوائد اور نیت و ثواب میں تو اگر بھی نہیں کرنا چاہئے و ثواب کو اعلیٰ اور افضل و جہ و سبب و محض رشائے حق تعالیٰ مقصود ہو کیونکہ خواص و فوائد کا حسب تو یہ ہے کہ جو کچھ ثواب و تابع اور خواص و فوائد کو متوجہ بنائے گی کہ ضرورت ہے، تاہم اس سے ثواب مخصوص میں کمی نہ ہوگی، اگرچہ یہ درجہ مفصل و نیت کی وجہ سے اثنائیت کا ثواب نہ ملے گا، اپنی مشرک و غرض کے لئے دیا کرنا خود موعوب ہے نہ کہ موجب ثواب ہے اور

(۱) ”عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”من قرأ سورة“

الواقعة كل ليلة، لم يضره فاقة أبداً“۔ (تفسیر ابن کثیر ۳/۳۷۰، سورة الواقعة، دار السلام، ریاض)

(۲) ”مسند الإمام أحمد: ۵۹۵:۲، رقم الحديث ۵۰۹۲۳، راجعہ انوار البیضاء“

و: حصن حسن ۱۳۵۴، رقم ۵۳، حریۃ علم و ادب، لاہور

مصیبت کا علاج قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی رکھنا

سوال [۱۲۱]: ہر دے یہاں ایک صاحب نے یہ عمل بتلایا کہ مصیبت کے وقت یا کسی پریشانی کے وقت پریشانی دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی سطروں پر انگلی رکھتے جائیں اور بسم اللہ پڑھتے جائیں چاہے قرآن پڑھا ہو، دو، بھی قرآن پاک کی انکوں پر انگلی رکھا جائے اور بسم اللہ پڑھا جائے تو کیا یہ عمل ٹھیک ہے؟
الجواب حامداً و موصلیاً:

مصیبت دور کرنے کا علاج تو یہ واستغفار ہے۔ سنا ہوں ہے تاہم ہرگز معافی، گناہ اور آخرو کو عید نہ کرے۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، صدقہ روزہ، جو بھی دے میں باقی ہیں ان کو پُر کرنا ہے (۱)۔ بندوں کے حقوق کو ادا کرنا ہے اور ان سے معافی مانگنا ہے (۲)۔ قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی رکھ کر بسم اللہ پڑھنا قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مانتے جو یہ نہیں فرمایا۔ فقہ واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، کتبہ الحرمہ ۱۳۹۳ھ۔

ایک ایسے صحیح نکتہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، رقم الحرمہ ۱۳۹۳ھ۔

قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی پھیرنا اور بسم اللہ پڑھنا

سوال [۱۲۲]: قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی پھیرنا اور ہر سطر پر بخش بسم اللہ پڑھنا کیا ہے؟

(۱) "عن جابر بن عبد اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قل: "یا کعب بن عجر! الصلاة قربان، والصوم حنة، والصدقة تطفي، الخبطة، كما يطفى الجاء النار" والسند للإمام أحمد، ۳۹۹۳، دار إحياء التراث العربی؛

رو صحیح البخاری: ۵۵۹۹، دار الفکر بیروت؛

(والسنن للسنی: ۹۹۶۴، دار الکتب؛

(۲) "وأبشاً قد نصراً عسى أن كان التوبة ثلاثة: التوبة على الناسي، والإفلاخ في الحال، والمزم على عدم العود في المستقبل، وإبر كانت هما يتعلق بالعبادة، فتوقف صدقة التوبة معها مع ما قدمناه في حقوق الله تعالى على الخروج عن عهدة الأموال وإرضاء الخصم في الحال والاستقبال بأن يتحلل منهم أو يردّها إليهم" الخ، شرح الفقه الأكبر، بحث التوبة، ص ۵۸۰، (لمبسی)

تو کا وہی اور وہی طرح تو ان کی ہے، یہ دیکھ لیا کرتے ہیں۔

۲۔ اس طرح وہ قرآن سے بھی گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۳۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۴۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۵۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

الجواب حامد ومصباح

۱۔ قرآن کریم کی ہر پرکھ پر کلمہ کریم الحمد للہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ غلط ہے، غلط ہے، غلط ہے۔

۲۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۳۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۴۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۵۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۶۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۷۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۸۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۹۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۱۰۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

ایک شب میں قرآن کریم شہزادہ

۱۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۲۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۳۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۴۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۵۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

۶۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، یہ قرآن سے گڑبڑ کر رہے ہیں؟

پڑھنے کا تکرار نہ تھکتے تھے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نہ آرمو و نہ تخرجوا۔ اس پر پڑھنے کا کہا کہ ایک شب میں عرصہ قرآن کریم درست ہے، دوسرے طلاق میں حافظ پندرہ ٹھٹھے میں قرآن شکر کرتے ہیں، اس پر زید نے کہا کہ وہ شیطان میں جو پندرہ ٹھٹھے میں جیسے دینا پڑھا وہ یہ تھا کہ وہ حق پر نہ دانتے کہ کافک کو شیطان نہیں بنا کر یہ نے حدیث نہ سننے کی وجہ سے کہ۔

زید کی مندرجہ باتیں کس حد تک درست ہیں اور نہر کی بات کہیں تک درست ہے؟ جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو، نے اس کا شرمائے غم سے اٹھارے۔ یہاں اس بات پر شدید اختلاف ہے۔ پھر نے کہا کہ وہ شیطان کیوں کہ زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو نہ ماننے کا عذر پر ہے۔ دونوں میں سے کس کا قول درست ہے؟ شرعاً جواب دین۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

حدیث پاک میں جس شب کے تم میں قرآن پاک کو پندرہ فرمایا گیا ہے (۱)۔ اس میں چار سہ تہہ اور عموماً موقع نہیں ملتا اس نے ہو جو سوچو۔ رام رحمہ اللہ تعالیٰ متبر اور بہت سے ایسے عقلمند سے جس شب سے تم میں پندرہ ایک رکعت میں پڑھنا چاہی مقبول ہے بلکہ ایک رات میں کئی مرتبہ قرآن شکر کرنا بھی مقبول ہے (۲)۔ اب بھی جو شخص قرآن پاک سے توفیق و توفیق رکھتا ہو اس کو پندرہ روز بھی پڑھنا ہو۔ رسول تعالیٰ سے جس شب کے تم میں تم اسے پڑھنا چاہو اور ایسے آدمی کو شیطان کہتا نہ پڑھتا ہے اس نے کہ وہ اپنی

۱۔ "وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ بَقِيَ مِنْ قُرْآنِ النَّبِيِّ فِي آفٍ مِنْ ثَلَاثٍ" نَحْيٍ. لِبَدَلِي. كَلِمَةً لَوْ مَسَّكَ مِنَ السَّيْرِ لَدَوَّ الْعُكْرُ فِيهِ بِسَبِّ الصَّحْبَةِ وَكِبَلَاتِهِ". بِمَرْقَةِ الشَّافِعِيِّ. شرح منكاذا المصباح. كتاب فضائل القرآن ۲: ۱۰۵. رقم الحديث: ۴۲۰۱. (ترجمہ)

۲۔ "قال العلامة الكلبكي: "يقدم الحليل كنه. ورواه الفراء في يوم ركبته مرقه وموت. وانه تكب وكعبات أو زبد من ذلك. وهو ذلك من المحادثات والبراهيات ليس بدعة. وليس بهي عنه في التشرح. هو أمر حسن مرغوب إليه. لكن بشرطه فلا ينج. وقائمة الحجة على أن لا يكمل شي الصد ليس مدعة. في ضمن مجموع رسائل الكلبكي ۲: ۱۰۱، مرقه القرآن:

وذكره في الغدوى الجمدة. ص ۹۲، ۹۳، فديسي.

عقبتی یا اعتدالی کر کے، چنانچہ اس کے بعد بھی سرایت کر گئی ہے۔ یہ کہنا: وہاں کہنے میں تبدیلی رعایت نہیں کی۔ عقبتی سے اعتدالی کہہ دیا، وہاں عقبتی کا لفظ اس کے استعمل کے بعد ہی ہوتا ہے۔ نیز اہل طبرستان میں اسی لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

کلمہ قرآن پر دعوت لکھنا

۱۲۱۱۔ (۱) اس سے پہلے قرآن کی کچھ کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ دعوت لکھنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

۱۲۱۲۔ (۱) اس سے پہلے قرآن کی کچھ کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ دعوت لکھنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

۱۲۱۳۔ (۱) اس سے پہلے قرآن کی کچھ کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ دعوت لکھنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

۱۲۱۴۔ (۱) اس سے پہلے قرآن کی کچھ کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ دعوت لکھنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

۱۲۱۵۔ (۱) اس سے پہلے قرآن کی کچھ کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ دعوت لکھنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

۱۲۱۶۔ (۱) اس سے پہلے قرآن کی کچھ کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ دعوت لکھنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (ج ۱، ص ۹۲)۔

مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی غور طلب ہے کہ اگر اس نے رسم کی صورت اختیار کر لی تو یہ پختہ نہ ہو سکتا، اس لئے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کئی طور پر فرجہ کو ان کی ضرورت کی اشیا و محنی دے دی جائیں (۱۱۶)۔ بچے نے جہاں تم کیا ہے وہاں بچے والے بچوں اور ان کے اساتذہ کو شیعہ و غیرہ کی باتیں درمیان نہ لانا ہونی چاہئے۔ فقط و نہ تنہا بلکہ نعم۔

حررہ العبد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۴۲۹ھ

مکان کی تعمیر پر قرآن کریم ختم کرنا

سوال (۱۲۱۵): مذکورہ مکان کی تعمیر کر رہا ہے، اگر کی غیر درست ہے کس لئے؟ ختم قرآن کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے؟
الجواب حامداً و مصلياً:

خود دراصل خانہ و احباب اس میں قرآن پاک کی تلاوت کر لیں اور دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت عطا فرما، اس مکان میں رہنے والوں کو طاعات کی توفیق دے، انبیاء و ائمہ سے قربت حاصل فرما، ان سے محفوظ رکھ، شیاطین، جنات اور بزدلوں کے شرور سے حفاظت فرما (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۴۲۹ھ
الجواب صحیح، بندہ نظام الدین غنی عنہ دارالعلوم دیوبند۔

(۱) "عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من قرأ القرآن في ليلة الجمعة، فقد أحببته الله، وأحب الله إليه، وأحب إليه الناس جميعاً." (المعجم الكبير، باب فضل القرآن، ۲/۳۶۳، ص ۱۰۰)۔
(۲) "قال الله تعالى: ﴿يُؤْتِيكَ اللَّهُ تِلْكَ الْفَلَاحَ﴾" (المعجم الكبير، باب فضل القرآن، ۲/۳۶۳، ص ۱۰۰)۔
(۳) "والأحاديث في فضيلة الإحسان أكثر من أن تحصى الخ" (روح المعاني، ۵/۲۳، ص ۲۳)۔

(۴) "ولا بأس باحتساءهم على قراءة الإخلاص جهراً عند غيب القرآن ويستحب له أن يجمع قعده وولده عند الختم وبعده لهم الخ" (فتاوى العالم الكبير، ۱۰/۲۰۰، ص ۲۰۰)۔

تا بالغ سے ختم کرنا

سوال (۱۶۱): ہمارے یہاں گھروں میں شہر شریف کراتے ہیں، بہت سے بچے ٹاپاک کر جن کو بچہ پانی کی تیز نہیں ہے وہ بھی پڑھتے ہیں، قرآن پاک میں کئی جگہ کبر و اتا ہے وہ ایک مرتبہ بھی مجدد نہیں کرتے، اس طرح پڑھ کر آتا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جودیکھتے تا بالغ اور نہ کچھ خوب سن پر مجدد و تلاوت واجب نہیں (۱)۔ جب وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں تو ان کو بھی ثواب ملتا ہے (۲)۔ بچوں کے اسد ہے کہ پانی، ٹاپاک کی تیز سمجھیں۔ میت کو ثواب نہ دینا، بہت اچھا ہے ان سے ثواب پہنچانے والے کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور میت کو بھی (۳)۔ لیکن جب کہ یہ ثواب پہنچانا شریعت کے موافق ہو یعنی اخلاص کے ساتھ ہو، ریاکاری، برہمنی، پابندی، سوگ، دھم، جھگڑ، غیرت، بھوار، پڑھنے والے کو بھی ثواب سے ملے پڑھیں۔ جنوں، لالچی، دانوں، ارجحیت چیزوں کے لالچ سے نہ پڑھیں، نہ تو ثواب نہیں ہوگا جگہ گناہ ہوگا (۴)۔ فتاویٰ ہند، ج۱، ۲۸۱/۲۔

حررہ العبد محمد غفرلہ اراخٹو: یو بند۔

۱۔ (و کذا فی حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۶۸، فصل فی حقیۃ الاذکار، قلبی،

و تفسیر ابن کثیر، ۲۸۱/۲، سہیل اکیلمی،

۲۔ "فلا یجب (سجدة التلاوة) علی کافر و صبی و مجنون و حائض و نساء قرأوا مسجوداً لانهم

یسو افعالاً" (المرآۃ المتعارف، ۱۰۷/۲، باب مسجود التلاوة، سعید)

۳۔ "عن عبد اللہ بن مسعود قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من قرأ حرفاً من کتاب اللہ

فلہ بہ حسنة، و الحسنة بعشر مثائلها الخ" (جامع الترمذی، ۱۱۹/۳، باب ما جاء فی من قرأ حرفاً من

القرآن فانه من الاجر، سعید)

۴۔ "عن صام أو صلی أو تصدق، و جعل ثوابه لغيره من الاموات و الاحیاء، حاز، و یصل ثوابها الیهم

عند اهل السنة و الجماعة" (رد المحتار، ۳۳۳/۴، مطلب فی القراءۃ الملیت، سعید)

۵۔ "و یکره اتخاذ الطعام فی البوم الاول و الثالث و بعد الاصرع، و نقل الطعام الی الفری فی المناسم،

و اتخاذ الدعوة لقرآۃ القرآن و جمع الصلحاء و القراء الختم" (رد المحتار، ۳۳۹/۲، مطلب فی =

تلاوت کا ثواب پڑھنے والے کو بھی ملتا ہے

سوال [۱۲۱]: زید و زکریا کلام اللہ کے بعد اتر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ مومنین و مومنات، مسکین و مسکینات کو ثواب بخش دے تو کیا یہ کو تلاوت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟
الجواب: حد مد و مصیبا:

اس کو بھی ثواب ملے گا وہ اگر محرم نہیں رہے گا (۱)۔ فقط و الحمد۔
حررہ العبد و العیون علیہ و علیہ السلام، پیر ۱۲/۹/۱۳۷۸ھ۔

قبرستان میں قرآن شریف ملے جانا اور پڑھے کر ثواب پہونچانا

سوال [۱۱۹]: قبرستان میں قرآن شریف بجا کر خود پڑھا تو اور دوسرے سے اجرت پر پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: حد مد و مصیبا:

قرآن شریف خود پڑھے کر ایسا ثواب کرنا یا دوسرے سے پڑھوانا کر ثواب پہونچانا درست امر میت
- کرافة الخیافة من اهل الميت، سعید

(۱) "لاصل ان کل من تبي بعدة فانه جعل ثوابها لغيره" (الدر المختار، وقوله: "بعدة" ما اجمع: انی
سواء كانت صلاة أو قراءة أو فرائد أو ذكر أو طواف أو حجة أو عمرة أو غير ذلك
الأفضل لمن يصدق علان يوی لجميع المومنین والمومنات: لأنها تعمل لبيهم ولا تنقص من سواء
شيء أحد" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحج، باب: الحج عن العيو ۵۹۵-۶۰۰ سعید)
"فلان رسول الله صلى الله عليه وسلم" فمن قرأه فامن كتاب الله لله به حصة والحسنة
معشور أنت لها، لا لفلان، "آسم" حرف، ولكن ألف "حرف" ولام "حرف" وميم "حرف" وجامع
الشمدي، ما ما جاء في من قرأه فامن القرآن ۱۱۹، ۱۲۰، سعید

و کذا فی الحسنة، للإمام أحمد، ۳۰۳، مدار احیاء التراث العربی، بیروت

او مصنف ابن قتی شیعہ: ۱۰۰، ۹۹، مدار تفکر بیروت

و الکامل فی الصفة، لاس عدی، ۶۰۵، ۶۰۶، مدار تفکر بیروت

غیر مسلم کو قرآن پاک کی تعلیم دینا

سوال [۱۶۶۹]: اگر کوئی مسلمان غیر مسلم کو قرآن وغیرہ پڑھائے تو کیا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر ہمارے مسلمان کسی غیر مسلم کو اس نیت سے قرآن کریم پڑھائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے تو درست ہے، مگر اس کو تاکید رکھ کر دے، خصوصاً قرآن شریف کو ہاتھ نہ لگائے (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ والعبد محمد بن غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۷/۱۴۲۲ھ۔

الجواب صحیح: عند نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۷/۷/۱۴۲۲ھ۔

انگریز کو قرآن شریف کی تعلیم دینا

سوال [۱۶۷۰]: ایک مسلمان اور اس کی بیوی بچے ہیں اور قرآن شریف پڑھنا چاہتے ہیں آیا ان کو

پڑھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

اگر ام سیدہ جدیدہ رضویہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جواب تلخیص: ہدایت پڑھانا جائز ہے، کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق اسرار عطا فرمائے، قرآن شریف کا اثر ہر مخلوق پر ضروری ہے کہ بلا وضو اس کو ہاتھ نہ لگائے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ والعبد محمد بن غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار نیور، ۱۸/۱۱/۱۴۲۲ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار نیور، ۲۱/۱۱/۱۴۲۲ھ۔

شیخ عبداللطیف، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار نیور، ۲۱/۱۱/۱۴۲۲ھ۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتْلُوا رَسُولَ اللَّهِ (واقعة ۷۹)

"وَمَنْ يَتْلِمْ الْقُرْآنَ فَلْيَسْمَعْهُ الْفَرْقَ أَنْ يَرْفَقَهُ عَمِّي"

ان بھندی، (الدر المختار، کتاب الطہارۃ، قبل باب المیاء: ۱/۲۸۷، معجم)

"وَلَا يَأْسُ بِتَعْلِيمِ الْكَافِرِ الْقُرْآنَ أَوْ الْعَفْوَ بِجَاءِ أَنْ يَهْتَدِيَ، وَلَكِنْ لَا يَمَسُّ الْمَصْنُوعَ مَا لَمْ

يَغْتَسَلْ" (الحلی الکبیر، تنبیات فیما یکرہ من القرآن فی الصلاة وما لا یکرہ، وفي الفرائد خارج الصلاة،

ص: ۳۶۲، سبیل اکیلمی، لاہور)

(۲) تقدم بغیرہ تحت عنوان: "فی مسلمو قرآن کی تعلیم دینا"

غیر مسلم کو قرآن اور فقہ کی تعلیم دینا

سوال [۱۲۲۱]۔ اے مسلم کے دیگر مذہب کے لوگوں کو قرآن شریف پڑھانا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب جامعاً و مفصلاً :

جائز ہے، یا کج ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کو اسلام کی توفیق دیدیے مگر اس کو قرآن شریف کو پڑھانے سے بلا وضو منع کر دینا چاہئے

”کافر من اهل الذمۃ فی امر اهل الذمۃ صلیب من مسلم ان یعلم القرآن و الفقه، و ان یؤدّی

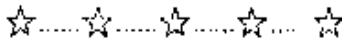
لا بأس بان یعلّم کافر من اهل الذمۃ فی الدین بالانہ عسی ان یتبدیٰ ذی الاسلام فیسلم، و ان یؤدّی

الکفار لا بأس ان یعلّم کافر من اهل الذمۃ فی الدین بالانہ عسی ان یتبدیٰ ذی الاسلام فیسلم، و ان یؤدّی

یعنی اہل ذمہ اش کیسے ہیں سے کسی کافر نے کسی مسلمان سے درخواست کی کہ وہ اس کو قرآن و فقہ کی تعلیم دے تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کو قرآن اور فقہ فی الدین کی تعلیم دے، اس لئے کہ امید ہے کہ اس کو اسلام کی ہدایت ہو جائے اور وہ اسلام قبول کرے۔ مگر یہ کافر قرآن پاک کو نہ چھوے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ ابوبکر محمد ونگدی نقلاً عن معین مفتی مدرس مظاہر علوم سہارنپور، ۱۴۰۱ھ/۵۶۶ھ۔

جواب صحیح ہے۔ سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف، ۸۱/صفر ۱۴۰۱ھ۔



(۱) ”قال الإمام محمد في السير الكبير: ”وإذا قال الحربي أو المدني للمسلم، علمني القرآن، فلا بأس بأن يعلمه، و يلقه في الدين، لعل الله يغلب قلبه، و الخامل مما سبق أن و فرج لمصنف ما يدعي الكفر، إنما يمسح منه إذا خيف منه، إعادته، أما إذا لم يكن مثل هذا الخوف، فلا بأس بذلك لا سيما لتبني القرآن و تبليغه، والله أعلم“ إنك عنه فتح افسله و شرح صحيح الإمام مسلم، باب انتهى أن يسافر بالمصنف الخ ۳۰: ۳۸۶، مكتبة دار العلوم كرجی)

والی: ”قدّر“ و یمنع التعرّض من مسدّد جوڑہ محمد ادا اعتسمل، ولا بأس بتعلّمه القرآن

واخفّہ، عسی أن یبدیٰ“ (الدر المختار - کتاب الطهارة ۱/۴۸۶، سعید)

المفرقات

قرآن افضل ہے یا سید؟

مسوال (۱۰۲۱): ایک مولوی صاحب سے کسی نے شان رسوں کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور شان قرآن پاک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ یہ مسئلہ اڑب ہے عام لوگوں کی فہم سے نو پر ہے۔ لیکن سرکل ایک سید تھا جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم قرآن شریف سے پیچھا اور ہونے لینی قاطر رشی اللہ تعالیٰ عز کے افضل ہیں۔ لہذا ہم پر شریعت کی پابندی ضروری نہیں۔ مولوی صاحب نے عظیم قرآن شریف میں فرمایا کہ قرآن شریف کے بارے میں یہ بات نازل ہوئی: ﴿لَا تَجِدُ أُمَّةَ إِلَّا خَلَا سلسلہ لا المصلیوں پچھا۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ لگانے حالت حذرت اور حضور ہونے میں اور ہوتی جھوٹ ثابت ہے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتھا احترام تھا۔

ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھے یہ نہیں؟ بلکہ بعض جہل منہ یہ فتنی دیا کیا یہاں مولوی صاحب اوجب اللہس ہے والد نے اپنے بیٹے کو تنبیہ کی کہ مولوی صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا بہ تمیز پڑھا کرو انہوں نے جواب دیا کہ وہ باندی کے پیچھے نہ پڑھتا جاؤ گے اور آپ کی اس بارے میں میرے اوپر اطاعت کوئی ضروری نہیں اور قیامت میں میری اس فرمائی کا اجر ملے گا نہ کہناہ آیا والد صاحب کی اطاعت ضروری ہے یا مرشد بریدی کی؟ جواب دہلی ہوور بندگی پورنی تحقیق ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ماہل سید کا یہ قول انتہائی جہالت پر مبنی ہے شریعت فرماتی پابندی خود لینی قاطر رشی اللہ علیہ وسلم اور ان کے شہر حضرت کل رشی اللہ عز اور ان کے والد مشہور کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ضروری تھی (۱)۔ آں حضرت صلی

(۱) فان اللہ تعالیٰ: ﴿وَأَمْرٌ أَهْلُکَ بِالصَّوْفَةِ وَالصَّوْفِ عَلَیْہِمْ﴾ (سورۃ طہ ۱۳۳)

وفان اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادٍ﴾ (سورۃ الذاریات ۵۰)

تھا جس میں حضرت نے آیہ اہم مسئلہ بیان فرمایا تھا کہ خلاف کلام اللہ خلاف بیت اللہ سے افضل ہے، چونکہ کلام اللہ اللہ کی سنات ازلیہ ابدیہ میں سے ہے اور صفت و صول میں عاجز تھا، ہوتا ہے، اس بناء پر دو چیز اختلاف کلام اللہ جس کا اتصال صفت حق تعالیٰ کے کلام سے ہے وہ افضل ہے یہ نسبت میں کچھ نہ کے جس کا اتسان صفت باری تعالیٰ سے نہیں ہے۔

الحجواب حامداً ومصلیاً؛

یہ مسئلہ ضروریہ دین میں سے نہیں کہ اس پر ایمان کی محنت و کوشش ہو یا اس پر واسطہ فرائض و قواف ہو، محض علمی بحث کے درجہ میں ہے، ایسے مسائل میں نزاع لگنی کرنا چاہیے۔

قرآن کریم کا بیت اللہ سے افضل ہونا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے (۱) ای واسطے جو خلاف (بیرادین) قرآن کریم سے متصل ہے وہ خلاف بیت اللہ سے افضل ہوگا، یہ بات اللہ ہے عرف بیت اللہ پر کفر شریف، کوئی آیت نہیں ہو تو اس کی وجہ سے اس کو اخصیہ ہو جائے۔ فقہ واللہ اعلم۔
حرم العید محمود خضر لہ واد اعظم، یوم ۲۲/۴/۱۴۲۲ھ، ۵۹۸۔

شیطان قرأت قرآن پر قادر نہیں

بہ (۱۰۰۸) : میں نے سنوئی کہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا کہ شیطان قرأت قرآن پر قادر نہیں، لیکن بدنامی شریف میں حدیث ہوئی کہ عمرؓ فرما رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ع میں ہے، شیطان نے ارادہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیت کو یہ انگریزی کی تعلیم کی۔ لہذا اس میں پڑھنا بھی سمجھا، اس تو فرق کا کیا جواب ہے؟ لڑیہ اس کا جواب دیتا ہے کہ پڑھنا اور سمجھنا ایک ہے جیسے سورہ محمد لفظ "کہنہ لہذا یہ پڑھتے میں شمار نہیں، یا شیطان نے صرف آیت انگریزی کہا، لہذا اس وقت شیطان انسان کے روپ میں تھا، وغیرہ وغیرہ۔

۱ : "وعدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام" القرآن احب الی اللہ تعالیٰ من السموات والأرض ومن فیہن، وقوله ومن فیہن، محاورہ یعم الخبی صلی اللہ علیہ وسلم، والمصلوۃ ذات خلاف، والاصوۃ الوقت، (ورد المحتار) : ۱/۷۶۱، قبل باب العبادہ، ص ۶۱.

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ جوابات بھی دینے کے ہیں اور محققین نے دیئے ہیں (۱)۔

حررہ العبد محمد رفیعی عزا دار العلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین رفیعی عزا دار العلوم دیوبند۔

کیا مالک کو تلاوت قرآن پاک پر قدرت ہے؟

سوال (۱۰۶۵)۔ محمد اکرام مولائے حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ نے قول دلائل

عسلان رحمہ اللہ کا ترجمہ کیا ہے کہ قرآن مجید پڑھیں سکتے ہیں۔ جواب: تواتر کیا ہے؟ (۲)۔ علوم دلائل

ذبیحہ (۳) سے کیا مراد ہے؟ اور ولایت نزول جبرئیل علیہ السلام قرآن پاک کو کس طرح نازل فرماتے تھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

محمد اکرام صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ نے صحیح لکھا ہے (۴)۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب

۱) "رسائل ابن الصلاح بمن بغول الشيطان يغتر أن يقرأ القرآن ويصلي هو وجنوده" فاجاب

سقولہ: ظاهر القول بمعنى قرأ جميع القرآن وقوعاً وبجزء من ذلك ابتداء الصلاة منبسطاً: إذ منها قوله

القرآن الح" (المصاوي الحمديّة، ص: ۳۱۰، مطلب: يجوز تكرير سورة الإسراء من خلافاً للإمام

أحمد، قدس)

۲) (المصايف: ۳)

۳) (القيمة: ۱۸)

۴) "وقد ورد أن السلاطنة لم يعطوا فضيلة حفظه، لهم حريصون على اسم عدم الإس، فإن قرأه

انضم أن كرامة أكرم لله به الإنسان، غير أن العموم من الجن بلغوا أنهم يقرؤونه، وما ذكره في

لعلنا نكة

قال الشيخان الميرزا: قد عرفه من جهة أن الحبريل هو المارل بالقرآن على السلي صلي

الله عليه وسلم. وقال تعالى: هو وحيد الصلوة. (المصايف: ۳) أي يقرأ القرآن، وقد

احتج أن ذلك مخصوصة لحبريل، ونفس الآية بخصوص كونها تنظر القرآن، هو محل التراجع، فلا

قدس له" (المصاوي الحمديّة، ص: ۳۱۰، مطلب: يجوز تكرير سورة الإسراء من خلافاً لشيخ قدس)

حلب امریہ نے کہا یہ جو خیال صحیح ہے، امید کہ اس کے پہلے بڑے غور و فکر سے جواب نہایت فرمائیں گے۔
الجواب حامداً ومعلیاً:

نفس الہادیٰ میں بھی اس کے قریب ہے مثلاً اس میں ہے کہ "ان حرکت کر، جو معلوم ہوتا ہے،
یانا، سورن، اور ان کی حرمت نکالتی ہے، قرآن پاک نے اس کی بڑی قوت کو تاثر فرمایا ہے بخود اللہ جل جلالہ
نہرین سے نہر آب۔۔۔ کل من لدن اللہ جل جلالہ (۱) اور (۲) ان سے بحث کرنا کہ زمین متحرک ہے،
آسمان، زمین، سورن سے۔ جس طرح مٹی ہینٹا ہے، جو جڑے، نصحت حاصل کی، پہنچتی ہے اور ان کی طرف
بروز کی جاتی ہے، اس پر انکو کیا فرمایا ہے، اور اس میں نے یہ چند بھی لکھا کہ زمین متحرک، جاتی ہے، یہ سورن
متحرک ہوتا ہے، یا ان میں جو جڑے، سورن سے متحرک ہے، اور جو متحرک ہے، اس کی حرمت طبعی ہے، یہ جاتی ہے، یہ
سے تو ہوا، اس پر بھی کوئی قطعی دلیل قائم نہیں اس لئے کہ ان سے تحقیقات بدلتی رہتی ہیں، بعد بالاجتہاد اپنے
سے پہلوں کی تخلیق و رد کیا رہتا ہے، اور یہ سب کچھ ممکن ہے کہ علم و تحقیق پر، اور نہ بدلتی رہتی ہو، جو کہ
حق و واقعہ میں تبدیلی نہیں ہوتا۔ دوسرے جو مقدمہ ہے (معرفت خالق اور ان کی جماعت) اس سے یہ
راہنمائی ملتی بہت دور اور محروم ہے، وہ منہ خالق کی کامیابی ہے، اور یہ سائنس، ہال جان ہے۔ اللہ اللہ
نجانہ فوقی اہم۔

مرد و عورت، و غیرہ۔

فائدہ قرآن پاک میں کیوں ہے؟

سورہ ۱۰۲: قال لا تفرحوا بحدوثنا قرآن میں نہیں لگائے گئے ہیں؟ ہوا، اثرات ملی
سہ حسب قانونی، سرائد خانی نے اپنی کتابوں میں انفر و شرک لکھا ہے۔

۱۰: سورہ فیس ۴۰، ۳۹

تفصیل کے لئے دیکھئے انفسہ میں مکتبہ، ۱۴۲۵ھ، دار السلام، ریاض

۱۰: بولل اللہ تعالیٰ: فإزیدکم من فی خلق السموات والأرض دت ما حقت حد ما علیکم: قال

عمران ۱۶۹

وقال من شاء ۵۰ ونبأ فرقہ سیداً شہداء: وجمعنا سوراً وارجاج ۶۰: انما ۱۰۳، ۱۰۴

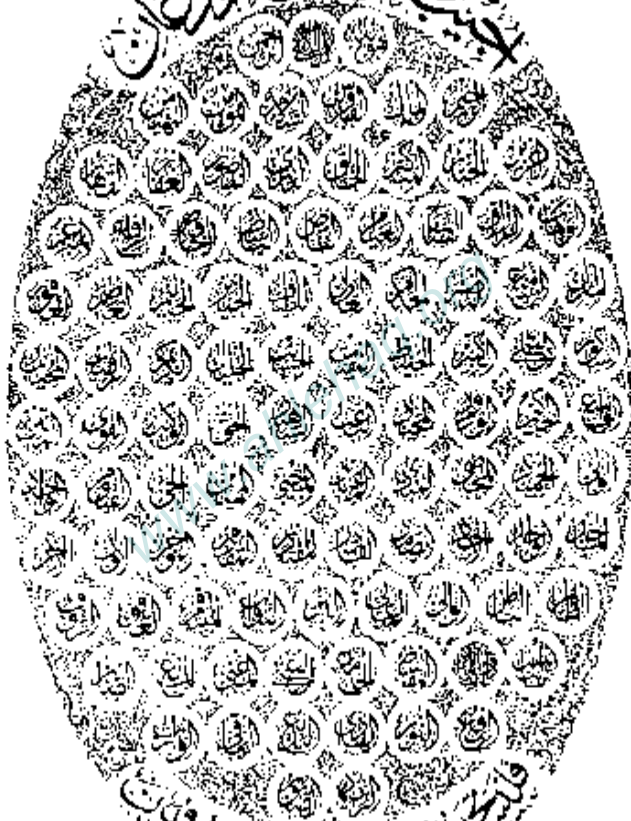
الحجوة اب حامدًا ومصطفى:

قالہ: قرآن شریف میں ۲۴ جوں نے لکھا ہے کہ لو کہ زیادہ خریدیں۔ حضرت مولانا شرف علی صاحب قضاوی نور مد مرقدہ نے نہیں لکھا، نہ لکھنے کی اجازت دی (۱)۔ فقط واللہ اعلم بحسب۔

حررہ العبد محمد قاسمی عتہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب: صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا وَكُنَّا لَهُ كَاثِرِينَ